وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

تاریخ

صحف سماوی

جسمین

توراۃ اناجیل اور قرآن مجید کی جمع و ترتیب و حفاظت کا تاریخی موازنہ تحریف لفظی

و معنوی کی بحث اور علماے یورپ کے قرآن مجید پر اعتراض اور انکے مدلل و مسکت جواب مذکور ہین

مولفہٗ

سیّد نواب علی - ایم - اے پروفیسر بڑودہ کالج

حسب فرمایش مصنف باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۱۹ع

فہرست مضامین تاریخ صحف سماوی



دنیا کو ۱۹۱۴ء خاص طور سے یاد رہیگا - اس سال مُہذب یورپ باوصف دعوی تہذیب و شائستگی پھر وہی خونخوار وحشی ہوگیا اور مسیح ناصری کی میمنے کی کھال اُتار کر بُت پرست رومہ کا بھیڑیا بن گیا - اسی سال ایک زبردست مستشرق ڈاکٹر منگانا باوجودیکہ مستشرقین یورپ تحقیق و انصاف پسندی کا دعوی نہایت بلند آہنگی سے کرتے ہین قرآن مجید کو محرّف ثابت کرنے کے لیے آمادہ ہوگیا - اگرچہ ڈاکٹر صاحب کی خبر[1] بڑی زمانے مین اُردو اخبارون نے لے لی تھی اور ماڈرن ریویو مین مسٹر کاکس نے بمصداق "کہ آہن بہ آہن توان کرد نرم" اُنکی پوری قلعی کھول دی تھی لیکن ڈاکٹر صاحب کی یہ ناشدنی کوشش اس کتاب کی تالیف کے حق مین "سبب خیر" ثابت ہوئی۔

اس کتاب مین توراۃ - اناجیل اور قرآن مجید کی جمع و ترتیب اور حفاظت کا تاریخی موازنہ ہے اور تحریف لفظی و معنوی کو مثالون سے ثابت کیا ہے - آخر مین قرآن مجید پر

[1] دیکھو علامہ شبلی کا مضمون وکیل مورخہ ۲- جون ۱۹۱۴ء اور روزنامہ زمیندار بابت ستمبر و اکتوبر ۱۹۱۴ء ۱۲

زمانۂ حال کے مستشرقین یورپ نے جو اعتراض کیے ہین اُن کو دفع کیا ہے اور توریت کے قصۂ یوسف اور قرآن مجید کے سورۂ یوسف کا پورا موازنہ لکھکر دکھایا ہے کہ کلام الٰہی اپنی اصلی حالت مین آیا مُقدّس بائبل مین محفوظ ہے یا قرآن مجید مین۔

ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بڑودہ کا جنکی علم دوستی اور روشنخیالی زبان زد خلائق ہے خاص طور سے ممنون ہون جنھون نے دَوران تحریر مین موازنۂ مذاہب کی ایک شاخ کالج مین کھولدی اور فراہمی کتب مذہبی کے لیے ایک معقول رقم عطا فرمائی۔

اِس شاخ کے ناظم فلسفہ کے پروفیسر البان۔ جی۔ وِجری ایم۔ اے ایک انگریز عالم ہین جنھون نے پیرس اور جینا (واقع جرمنی) کی یونیورسٹیون مین الٰہیات کی تکمیل کی ہے اور ہسٹنگز کی انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اور ہبرٹ جنرل کے مضمون نگار ہین پروفیسر ممدوح کی عنایت کا مشکور ہون کہ اُنھون نے کتب یہود و نصاریٰ کے معتبر ماخذون سے مجھے اطلاع دی اور یورپ سے اُن کتابون کو منگوا دیا اور نیز اپنی پرائیویٹ کتابین بھی مطالعہ کو دین۔

اِس کتاب کے شغل تالیف کے باعث معارج الدین حصۂ دوم کی تحریر ملتوی رہی لیکن ناظرین کو اب انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ انتظار کرنا نہ پڑے گا فقط

نواب علی

بڑودہ۔ جامع مسجد

۲۴۔ فروری ۱۹۱۸ء



قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ (سورۂ آل عمران)

تمہید

قرآن مجید کو جس طرح ہم کلام الٰہی مانتے ہین اُسیطرح توریت۔ انجیل۔ زبور اور نبیّون کے صحیفون کو منزّل من اللہ یقین کرتے ہین لیکن چونکہ مختلف وجوہات سے جنکو ہم بالتفصیل اس کتاب مین بیان کرین گے یہ صحف سماوی بجز کلام مجید کے اپنی اصلی حالت مین محفوظ نہ رہے اس لیے ہم مجبور ہین کہ بحالت موجودہ اُن کو خدا کا کلام جس حیثیت سے کہ وہ نازل ہوا تھا نہ مانین لیکن اجمالاً اُن کو مُقدّس مانکر اُن کی عظمت کرین۔

انبیاے بنی اسرائیل پر جسقدر کتابین نازل ہوئین اُنکو علماے مسیحی نے بائبل یعنی کتاب کا لقب دیکر دو حصّون مین تقسیم کیا ہے۔

اوّل۔ عہد عتیق یعنی حضرت عیسیٰ ع کے قبل جس قدر کتابین بنی اسرائیل کے انبیاؑ پر نازل ہوئین۔

دوم۔ عہد جدید یعنی اناجیل اربعہ جن کے ساتھ حوارین کے اعمال خطوط اور مکاشفات بھی شامل ہین۔

اب ہم پہلے عہد عتیق کے متعلق بحث کرتے ہین۔

باب اوّل

عہد عتیق

مروجہ عہد عتیق مین ۳۹ کتابین شامل ہین لیکن علماے یہود نے اُنکو ۲۴ کتابون مین شمار کرکے تین سلسلون مین منسلک کیا ہے۔

سلسلۂ اوّل۔ تورہ جسکو قانون بھی کہتے ہین۔ اسمین پانچ اسفار یعنی کتابین شامل ہین تکوین یا پیدایش۔ خروج۔ احبار۔ اعداد۔ توریت مثنیٰ۔

سلسلۂ دوم۔ نبیم جنمین یوشع۔ قضاۃ۔ صموئیل اول و دوم۔ ملوک اول و دوم یشعیاہ یرمیاہ۔ حزقیل اور بارہ چھوٹے پیغمبر شامل ہین۔

سلسلۂ سوم کتبیم انمین زبور۔ امثال سلیمان۔ ایوب۔ رعوت۔ نوحہ یرمیاہ۔ واعظ استیر۔ دانیال۔ عزرا۔ نحمیاہ ایام اول و دوم

صحیفے جو معدوم ہوگئے

عہد عتیق کے موجودہ مجموعہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اور بھی چند کتب سماوی تھین جو معدوم ہوگئین لیکن صرف انکا حوالہ عہد عتیق مین موجود ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا۔

حوالہ عہد عتیق	نام کتاب
خروج ۲۴/۷ "اور اُسنے (موسیٰ نے) عہدنامہ کی کتاب لیکر مجمع مین پڑھی اور حاضرین کہنے لگے خدانے جو کچھ حکم دیا ہے ہم اُسپر عمل کرینگے اور فرمان بردار رہین گے"	عہدنامہ موسیٰ
اعداد ۲۱/۱۴ "چنانچہ جنگ نامۂ خداوند مین یہ مسطور ہے کہ اُسنے بحر قلزم اور ارنن کے چشمون مین کیا کیا"	جنگ نامہ خداوند

نام کتاب	حوالہ عہد عتیق
کتاب یشیر	یوشع ۱۰/۱۳ "اور آفتاب اور ماہتاب ٹھہر گئے یہان تک کہ لوگون نے اپنے دشمنون سے بدلہ لے لیا۔ کیا یہ واقعہ کتاب یشیر مین نہین لکھا ہے"
کتاب ناتن نبی واحیہ ومکاشفات یعدو کاہن	ایام دوم ۹/۲۹ "سلیمان کے بقیہ اعمال اوّل سے آخر تک کیا ناتن نبی کی کتاب اور اخیہ شلونی کی پیشین گوئی اور مکاشفات یعدو کاہن بمقابلہ یربعام ابن نباط مین مندرج نہین ہین"
کتاب یاہو بن حنانی کتاب اشعیا بن عموص	ایام دوم ۲۰/۳۴ و ۲۶/۲۲ "یوشافاط کے بقیہ اعمال از اول تا آخر کتاب یاہو بن حنانی مین تحریر ہین"۔ "بادشاہ عوزیا کے بقیہ اعمال از اول تا آخر اشعیا بن عموص نے تحریر کیے"
امثال ونغمات سلیمان وکتاب خواص نباتات وحیوانات وکتاب اعمال سلیمان	ملوک اول ۴/۳۲و۳۳ و ۱۱/۴۱ "اور سلیمان نے تین ہزار امثال تعلیم دیے اور اُسکے نغمات کا شمار ایک ہزار پانچ ہے اور اُسنے لبنان کے تمام اشجار کا شاہ بلوط سے لیکر دیوار پر اُگنے والی بیل تک کا ذکر کیا اور اُسنے حیوانات طیور اور حشرات الارض اور ماہی کے تذکرات کیے" "اور بقیہ اعمال سلیمان اور اُسکے افعال وحلم آیا یہ سب اعمال سلیمان مین درج نہین ہین"

یہود کی کتب سماوی کی بربادی کا سب سے بڑا سبب وہ ہولناک حوادث ہین جو حضرت سلیمان

کے بعد پے درپے واقع ہوے۔ آپ کی وفات کے بعد ہی بنی اسرائیل کے اسباط مین تفرقہ پڑگیا اور اُن کی دو جداگانہ سلطنتین جو ایک دوسرے کی رقیب تھین قائم ہوگئین دو اسباط یعنی یہود ا اور بنیامن نے رجبعام ابن سلیمان کی اطاعت کی لیکن دس اسباط بغاوت کرکے علٰحدہ ہوگئے اور شمال کی جانب سماریہ کو اپنا دارالحکومت قرار دیا اور خداوند یہوہ کی عبادت کے ساتھ سونے کے بچھڑون کی بھی پرستش کرنے لگے[۱] آخر ۷۲۲ء قبل مسیح مین اسیریا والون نے اِس سلطنت کو تباہ کیا اور بنی اسرائیل کو نینوا پکڑ لے گئے۔ اِس طور سے دس اسباط فنا ہوگئے یا بت پرست قومون مین جذب ہوکر یہود سے ہمیشہ کے لیے علٰحدہ ہوگئے۔

دوسری سلطنت کو بھی ۵۸۶ء ق م مین بخت نصر تاجدار بابل نے برباد کر دیا اور بیت المقدس کو جہان حضرت سلیمان نے الواح توریت اور تبرکات کو محفوظ کیا تھا جلاکر خاک سیاہ کر دیا اور جس قدر بنی اسرائیل قتل سے بچے اُن کو گرفتار کرکے بابل لیگیا۔ پچاس برس کے قورش شاہ ایران نے بابل کو فتح کرکے یہود کو آزاد کر دیا اور تعمیر بیت المقدس کی اجازت دی لیکن کچھ عرصہ تک یہ تعمیر سماریہ والون کی عداوت سے جنھون نے بیت المقدس کے مقابلہ مین کوہ جرزیم پر اپنا معبد علٰحدہ قائم کرلیا تھا ملتوی رہی۔ آخر ۵۳۲ء ق م مین عزرا اور نحمیا کی کوششون سے بیت المقدس کی تکمیل ہوئی۔ عزرا نے توریہ یعنی سلسلہ اول کی پانچ کتابون کو از سرِنو جمع کرکے واقعات کو مورخانہ حیثیت سے قلمبند کیا[۲] پھر نحمیا نے نبیم یعنی سلسلہ دوم کی کتابون کو مع زبور داؤد جمع کیا[۳] لیکن دو سو برس کے بعد یونانیون کے فتوحات کا سیلاب آیا تو یہود پر پھر بلا نازل ہوئی۔ سکندر اور اُسکے جانشینون کے زمانہ مین یہود کی سلطنت کی نیم آزادانہ حیثیت قائم رہی لیکن ۱۶۸ء ق م مین انطاکیہ کے یونانی بادشاہ انٹونیس نے یہود کی جداگانہ قومیت اور مذہب کو مٹانے کی غرض سے بیت المقدس مین یونانی دیوتا زیمیس کا مندر بنا دیا۔ مقدس صحیفون کو جلادیا اور توریت کی تلاوت حکماً بند کرکے شعائر یہود کی ممانعت کردی

---

[۱] ملوک اول ۱۲/۲۸ و ۳۰ ۱۲ [۲] نحمیا باب ۸ [۳] کتاب مقابیان دوم ۲/۱۳ ۱۴

لیکن بہت جلد یہودا مقابی کی ہمت مردانہ نے اس فتنہ کو فرو کیا۔ شاہ انطاکیہ منہزم ہوا اور بیت المقدس پھر ناپاکیون سے پاک کیا گیا اور مُقدّس صحیفے جمع کرکے محفوظ کیے گئے اور سلسلۂ سوم یعنی کتبیم کی کتابون کا بھی اضافہ کر دیا۔ لیکن یہود کا پیمانۂ حکومت لبریز ہو چکا تھا۔ یکایک رومیون کی تلوار چمکی۔ پہلے تو یہود کو یونانیون کے پنجہ سے نجات دلائی گئی لیکن "خود گرگس بودی" کی مثل آخر صادق آئی۔ ٹائٹس رومی نے ۷، ستمبر سنہ ۷۰ء کو بیت المقدس فتح کرکے شہر کے ساتھ ہیکل سلیمانی کو بھی مسمار کر دیا اور مُقدّس صحیفون کو حرم سے نکال کر رومہ کے محل مین بطور یادگار فتح لیگیا۔ یہود جلا وطن کر دیے گئے اور یروشلم کے گرد غیر یہود کی آبادیان قائم کر دی گئین۔ سنہ ۱۳۴ء مین قیصر ہڈرین کے زمانہ مین یہود نے پھر حرکت مذبوحی کی اور جا بجا سے جمع ہو کر آخری جان توڑ مقابلہ کیا لیکن شکست کھائی اور قریب پانچ لاکھ کے قتل ہوے۔ اس خوفناک جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ رومیون نے یہود کو یروشلم کے ویران کھنڈرون مین بھی آنے کی اجازت موقوف کر دی صرف سال مین ایک دن جس روز ٹائٹس نے بیت المقدس کو مسمار کیا تھا اجازت ملتی تھی کہ خداوند یہوہ کی پیارون کے بدبخت ناخلف آئین اور قدس کی زمین کو خون کے آنسوؤن سے تر کرین۔ اُف

چونکہ از حد بگذرد رسوا کند	حلم حق با تو مواسا ہا کند

تعلیم دین

مذکورۂ بالا حوادث کے سبب سے اگرچہ اصل تورات اور صحف انبیا ضائع ہو گئے لیکن انکی تعلیمات کا سلسلہ روایت بالمعنی کی طور پر جاری رہا جس کی صورت یہ ہوئی کہ بابل کی اسیری کے زمانہ مین علماے یہود نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ سبت کے دن لوگون کو جمع کرکے غم والم کے ساتھ یادرفتگان کو تازہ کرتے تھے اور توریت کی آیات سے مجلس وعظ کو گرم کرکے شکستہ دلون کو تسلی دیتے تھے۔ یہ رسم بابل سے واپس آکر اور بیت المقدس کے دوبارہ تعمیر ہونے کے بعد بھی جاری رہی اور جا بجا ایسے مکانات تعمیر ہو گئے جہان اس قسم کی مجلسین ہوا کرتی تھین۔ ان مکانات کو کنیسہ کہتے تھے۔ ہر کنیسہ مین تورات کی نقلین صندوقون مین رکھی جاتی تھین اور سامنے ایک شمع

روشن رہتی تھی۔ ہر دوشنبہ، پنجشنبہ اور شنبہ کو لوگ اپنے اپنے کنیسون مین جمع ہوتے تھے لیکن بڑے کنیسے نماز کے اوقات ثلثہ کے وقت ہر روز کھلے رہتے تھے۔ طریق عبادت یہ تھا کہ "سفریم" یعنی احبار پہلے چند آیات توریت جو قدیم عبرانی زبان مین ہوتی تھین پڑھتے تھے پھر اُن کی تفسیر ارامی زبان مین جو بابل کی اسیری کے بعد سے یہود کی مادری زبان ہوگئی تھی لوگون کے سمجھانے کے واسطے بیان کرتے تھے۔ ہر شنبہ کو صبح کے وقت خاص اہتمام ہوتا تھا اور لوگ کثرت سے جمع ہوتے تھے۔ نماز مین آیات توریت پڑھی جاتی تھین اور حاضرین بیت المقدس کی طرف منھ کر کے کھڑے رہتے تھے پھر جو مقامات توریت اس دن کے واسطے مخصوص ہوتے تھے اُن کی تفسیر بیان کر کے وعظ ہوتا تھا۔ احبار نے حضرت موسیٰ کی پانچون کتابون یعنی تورہ کو (۱۵۴) ٹکڑون مین تقسیم کیا تھا اور یہ التزام تھا کہ ہر تیسرے سال پورے تورات کا دَور تمام ہو جائے انٹونیس شاہ انطاکیہ کے زمانہ مین جبکہ توریت کی تلاوت حکماً بند کردی گئی تو احبار صحف انبیاء کے ۱۵۴ ٹکڑے کر کے کنیسون مین پڑھنے لگے لیکن یہودا مقابی نے جب پھر آزادی حاصل کی تو توریت کی تلاوت بھی جاری ہوئی لیکن اب یہود مین دو فریق ہوگئے ایک صدوقی جنھون نے سماریہ والون کی طرح سلسلہ اول یعنی تورہ کی پانچ کتابون پر اکتفا کیا اور باقی صحف کو خارج کر دیا۔ دوسرے فریسی جنھون نے صحف انبیا یعنی سلسلہ دوم وسوم کی کتابون کو بھی اصول دین مین شامل کر لیا انھین یہ روایت مشہور ہوئی کہ حضرت موسیٰ پر دو قسم کی وحی نازل ہوئین (۱) "تورہ شبکتب" یعنی وحی مکتوبی۔ (۲) "تورہ شبعلفہ" یعنے وحی لسانی جو حضرت ہارون اور آپ کی اولاد کی وساطت سے سینہ بسینہ عزرا کاتب تک پہونچی۔ عزرا نے کنیسۂ عظمیٰ کے ممبرون کو جن کی تعداد ۱۲۰ تھی سکھایا۔ پھر ڈھائی سو برس تک یہ وحی اُن ممبرون کی اولاد و احفاد مین محفوظ رہی شمعون عادل (المتوفی سنہ ۲۰۰ ق م) اس جماعت کا آخری ممبر تھا۔ شمعون سے پھر جماعت "سفریم" (کاتبان وحی) نے اور ان سے

دو قسم کی وحی

سلہ نحمیا $\frac{۱۳}{۲۳-۲۵}$ ۱۲ سلہ جوئش انسائیکلوپیڈیا جلد دہم صفحہ ۶۳۱ ۱۲

گروہ "تنائم" (علما) نے سیکھا جنکا زمانہ ۳۰ء سے ۲۲۰ء تک رہا پھر اس گروہ سے احبار و ربّیین نے سیکھا اور اس طور سے یہ سلسلہ قائم رہا[۱]۔ اس عقیدہ نے احبار و ربیین کے اقوال کو وحی الٰہی کا ہم پلہ بنا دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف روایات اور افسانون کا انبار لگ گیا بلکہ تورہ کی آیات پر بھی پردہ پڑ گیا۔ یہان تک کہ جب مقابیون کی آزاد حکومت رومیون کے ہاتھون تباہ ہوگئی تو پھر یہ بلا عام طور سے پھیل گئی۔ دوسری صدی عیسوی کے آخر مین ربّی یہودا نے ان اقوال کو جمع کیا جسکا نام مشنا ہے جو گویا تورات کی تفسیر ہے پھر اس تفسیر کی تفسیر جمع کی گئی اور اسکا نام جمرا رکھا گیا۔ اس کل ضخیم مجموعہ کو **تالمود** کا لقب دیا گیا۔

تالمود

تالمود دو ہین ایک تالمود شامی دوسری تالمود بابلی جو ۵۰۰ء مین جمع ہوئی ہر تالمود بلحاظ مضامین اس طور سے منقسم ہے:-

اوّل ہلکہ یعنی خالص احکام و شرایع۔ چھہ سو تیرہ اوامر و نواہی۔ پھر انکی جزئی تفصیل۔ حرام و حلال کی موشگافیان اور صغائر اور کبائر کی باریکیان غرضکہ توریت کے احکام کے مقابلہ مین گویا ایک دوسری شریعت قائم ہوگئی جسکی پابندیون اور سختیون نے مذہب یہود کو احبار اور ربیین کے اعمال ظاہر کا گورکھ دھندا بنا دیا اور یہ حالت ہوگئی کہ ایک طرف عوام کورانہ تقلید اور جہل مرکب کے سبب سے احبار کے اقوال کو خدا کا کلام سمجھکر اُن کی ویسی ہی عظمت کرنے لگے اِتَّخَذُوٓا اَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ دوسری طرف احبار کا یہ حال ہوگیا کہ فریب نفس اور جاہ پسندی کے باعث تورات کو اپنے مطلب کے موافق توڑ مروڑ لیتے تھے یُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝

[۱] دیباچہ ترجمہ تالمود بابلی صفحہ ۸۰ مترجمہ پادری اسٹرین۔

دوم ہجدہ یعنی روایات وسیر۔ آثار و قصص۔ یہ ایک عجیب و غریب معجون مرکب ہے جسمین کہین تو الٰہیات کے رموز اور ملک اور ملکوت کے اسرار درج ہین اور کہین خدا اور اُسکے برگزیدہ انبیا و رُسل کی طرف لغو اور بیہودہ افعال منسوب ہین۔ کہین زمین و آسمان کے عجائبات تحریر ہین اور کہین اجنہ اور ارواح خبیثہ کی خوش فعلیان۔ جادو اور طلسمات کے کرشمے۔ تعویذ گنڈے۔ غرضکہ یہ مجموعہ عام طور سے مقبول ہوگیا اور مذہب مسخ ہوکر مجموعۂ اوہام رہگیا۔

تالمود کا اثر ہماری تفاسیر پر

انتباہ افسوس ہے کہ ان کتابون کا زہریلا اثر ہمارے یہان کی تفاسیر مین بھی سرایت کرگیا اور مشہور مفسرین نے بھی اہل کتاب کی اُن روایات کو اپنی تفاسیر مین بجنسہ نقل کرکے صحابہ کرام اور رسول صلعم تک اُنکا سلسلۂ روایت ملا دیا۔ اسکی ابتدا یون ہوئی کہ عبداللہ عمرو بن عاص کو اہل کتاب کی کتابون کا ایک بار شتر ہاتھ لگ گیا چنانچہ اُنھون نے قصص بنی اسرائیل اور روایات یہود کو اس کثرت سے بیان کیا کہ اُن کی حدیثون کی تعداد حضرت ابوہریرہ رضہ کی حدیثون سے بھی بڑھ گئی۔ حاشیہ نخبۃ الفکر مین ابوالامداد ابراہیم لکھتے ہین:۔

اور اُن صحابہ مین جنھون نے اسرائیلیات سے اخذ نہین کیا ابوبکر اور عمر و عثمان اور علی ہین اور جنھون نے اخذ کیا ابن سلام ہین اور کہا جاتا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص ہین انھون نے جب ملک شام فتح ہوا تو ایک بار شتر کتب اہل کتاب کا لیا اور انسے روایت کرنے لگے۔	ومثال الصحابی الذی لم یاخذ عن الاسرائیلیات ابوبکر وعمر وعثمان وعلی ومثال من اخذ منھما عبداللہ بن سلام وقیل عبداللہ عمرو بن عاص فانہ لما فتح الشام اخذ حمل بعیر من کتب اھل الکتاب وکان یحدث منھا۔

شرح الشرح نخبۃ الفکر مین ملا علی قاری کا بھی یہی قول ہے اور جنگ یرموک مین یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ ان روایات کا نام کتب احادیث مین اسرائیلیات ہے۔ اور ان کا سلسلہ آنحضرت صلعم تک منقطع ہے لیکن غلطی سے لوگ ان کو احادیث نبوی سمجھتے ہین مقاتل بن سلیمان

سدی۔ کلبی وغیرہما نے ان روایات کو کثرت سے نقل کیا اور پھر ان سے بعد کے مفسرین نے اِس طور سے یہ فاسد مادہ منتقل ہوتا گیا۔ لیکن محققین اسلام نے ان حضرات کی قلعی خوب کھول دی ہے۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال مین مقاتل بن سلیمان کے متعلق لکھتے ہین (دیکھو جلد دوم صفحہ ۵۰۰)

قال ابن حبان کان یاخذ عن الیہود والنصاری من علم القرآن ما یوافق کتبہم وکان یکذب بالحدیث۔	ابن حبان کہتے ہین کہ مقاتل یہود اور نصاریٰ سے جو کچھ علم القرآن سے اُن کی کتابون کے موافق ہوتا تھا اخذ کرتا تھا اور جھوٹی حدیث بیان کرتا تھا۔

حافظ ابن حجر تقریب التہذیب مین لکھتے ہین کہ مقاتل جو خراسان کا باشندہ تھا کذب مین مشہور تھا ۱۵۰ھ مین وفات پائی۔ یہی حال ابو نصر محمد بن سائب کلبی (المتوفی ۱۴۶ھ) اور محمد بن مروان سدی صغیر (المتوفی ۱۸۶ھ) کا ہے[۱] ذہبی۔ ابن حجر اور سیوطی کے نزدیک یہ کاذب تھے اور انسے جو اسرائیلیات منقول ہین اور انکو حضرت عبداللہ بن عباس کی طرف منسوب کیا ہے موضوع اور غلط ہین۔

"اپوکریفہ" یعنی پوشیدہ مکتوب	عزرا کاتب کی نسبت مشہور تھا کہ بابل کی اسیری سے واپس ہو کر جب اُسنے تورات کو از سر نو ترتیب دیکر تحریر کیا تو ستر مخفی ملفوظات بھی قلمبند کیے جو اگرچہ عام طور پر رائج نہ تھے لیکن خواص کو پوشیدہ

تعلیم ہوتی تھی[۲]۔ ان کتب کو ان کی اصطلاح مین "سفریم جنوزیم" کہتے ہین جنوزیم کے معنی قیمتی چیزون کو محفوظ رکھنا۔ عربی مین اسکا مترادف کنز مخفی ہے۔ یہ تو روایت ہے لیکن واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکندر کے جانشینون کے عہد مین جب ایک طرف یہود اپنی آزادی قائم رکھنے کے لیے جد و جہد کرتے تھے اور دوسری طرف آپس ہی مین صدوقیون فریسیون اور دیگر فرقون کے مابین مناظرے اور مجادلے ہو رہے تھے لوگون نے اپنے مطلب

[۱] میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۴۳ و صفحہ ۴۴۴۔ اتقان نوع ۸۰۔ [۲] کتاب عزرا نمبر ۲ ۱۴/۴۴۔

کے مطابق کتابین تصنیف کین اور اُن کو انبیاے ماسبق کے نام سے منسوب کرنے لگے۔ یہ سلسلہ دو سو برس قبل مسیح سے سو برس بعد مسیح تک زور وشور سے جاری رہا اور یہود کی طرح نصاریٰ نے بھی اختیار کیا۔ یہ کتابین زیادہ تر اخبار آیندہ اور مسیحا کے ورود کی پیشین گوئیون سے بھری ہوتی تھین اور ہر فریق اپنے مطلب کے مطابق عبارت گڑھ دیتا تھا[۱]۔ عام طور سے ان کتابونکا چرچا ہوگیا مگر اسکے ساتھ ہی اختلاف بھی بڑھتا گیا کسی نے کسی کتاب کو معتبر قرار دیا تو دوسرے نے اُسکو جعلی ٹھہرایا اسطور سے ان کتب کو **اپوکریفہ** (جعلی) کہنے لگے۔ غرضکہ اِس ردّ و قبول سے جسکی بناء نفسانیت اور جہل پر تھی اصلیت پر پردہ پڑگیا۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝

اب ہم ان کتابون کے نام ذیل مین درج کرتے ہین :۔

اپوکریفہ کتابون کی تفصیل

۱	کتاب اسدراس اول و دوم
۲	توبت
۳	یودت
۴	بقیہ ابواب استر
۵	دانائے سلیمان
۶	کتاب اوعنطیا "اکلی زیسٹکس"
۷	باروق
۸	تین معصوم بچون کا نغمہ
۹	تاریخ سسینا
۱۰	تاریخ بربادی بل و درگن
۱۱	دعاے منیسس شاہ یہودیہ
۱۲	کتاب مقابیان اول و دوم

یہ سب کتابین عہد عتیق کے یونانی ترجمہ نسخہ سبعینہ مین موجود ہین اور اب تک یونانی اور رومی کلیسا مین مقدس کتابون مین شامل ہین اور بعض کی تلاوت بھی ہوتی ہے۔ پراٹسٹنٹ کلیسا نے ان کو خارج کردیا ہے

[۱] ہم نے یہ حال معارج الدین حصہ اول باب چہارم مین لکھا ہے تحت عنوان "تحقیق مسیحا" ۱۲

۱۳	کتاب سوم مقابیان	۲۰	صحیفہ اول و دوم ادریس	۲۷	کتاب چہارم مقابیان
۱۴	سراق	۲۱	کتاب دوم و سوم باروق	۲۸	صحائف سبعہ شیث
۱۵	نامہ یرمی	۲۲	عہدنامہ بارہ پیغمبرون کا	۲۹	کتاب پیدائش صغیر
۱۶	صحیفہ آدم و حوا	۲۳	سبلی لائن پیشین گوئیان	۳۰ لغایۃ ۳۳	صحائف قیاس و وصیت
۱۷	کتاب جوبلی	۲۴	مشاہدات موسیٰ ع		و اسرار و معراج موسےٰ ع
۱۸	نامہ ارستیس	۲۵	کتاب چہارم عزرا	۳۴	معراج اشعیا
۱۹	شہادت نامہ اشعیا	۲۶	زبور سلیمان	۳۵	ملفوظات حبقوق

ان کتابون کے علاوہ چند اور کتابین تھین جو اسی زمانہ مین معدوم ہوگئی تھین مگر انکا حوالہ ان کتب مین پایا جاتا ہے مثلاً "تاریخ "یوحن ہرکنیس" جسکا حوالہ کتاب اول مقابیان مین موجود ہے۔ اور کتاب "یوسف و اسینث" وغیرہما[۵۱] اگرچہ ان سب کتابون کو "اپوکریفہ" کا لقب دیا گیا ہے لیکن زمانہ حال کے علماے یورپ اب ان کی اہمیت تسلیم کرتے جاتے ہین کیونکہ ان کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ سے تین سو برس پیشتر اور دو سو برس بعد کی تاریخ پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ علاوہ اسکے توراۃ اور اناجیل کے درمیان یہ کتابین برزخ کے طور پر کام دیتی ہین اور صاف نظر آتا ہے کہ کس طرح "مسیحا" کے متعلق پیشین گوئیون نے نصاریٰ کے عقائد کی بنیاد قائم کی۔ ان کتابون مین ایسے بھی مضامین ہین جو کلام مجید مین مذکور ہین مگر جن کو مروجہ عہد عتیق کی کتابون سے یا خارج کردیا ہے یا مبہم طور پر بیان کیا ہے[۵۲] مگر خود مروجہ عہد عتیق کی کتابین کہان تک قابل وثوق ہین انکا ذکر آگے آتا ہے۔

۵۱ ماخوذ از دیباچہ اپوکریفہ جلد اول مؤلفہ چارلس مطبوعہ آکسفورڈ پریس ۱۹۱۳ء ۱۲

۵۲ مثلاً حضرت ابراہیم کا مناظرہ اپنے باپ آزر سے سورۂ انعام مین مذکور ہے لیکن توریت کتاب پیدائش مین اسکا کچھ ذکر نہین حالانکہ کتاب جوبلی آیت ۱۲ مین یہ مناظرہ بجنسہ مذکور ہے (دیکھو اپوکریفہ جلد دوم صفحہ ۳۰ و ۳۱) ۱۲

جمع و تحریر عہد عتیق

روایت یہود کے مطابق حضرت عزراء نے تورات کی تعلیم و تلقین تحریر و تسطیر کے واسطے ۱۲۰ علماء یہود کی ایک مجلس ترتیب دی تھی جو زمانۂ مابعد مین "کنیسۂ عظمٰی" کے نام سے مشہور ہوئی۔ احبار جو اس مجلس کے رُکن ہوتے تھے اُنکے فرائض مین منجملہ تصفیہ مہمات امور دین اجزاے تورات کی نقل و کتابت قرأت و روایت بھی داخل تھی۔

قدیم رسم الخط یہود مین لکھنے کا دستور قدیم سے ہے۔ مورث اعلی حضرت ابراہیمؑ کا اصلی وطن "اُور کلدانیان" تھا جہان ایک قدیم خط رائج تھا۔ ارض سوس مین جو پتھر کی سلین ۱۹۰۱ء مین زمین کھودتے وقت ملی ہین اُن پر کلدانیون کے قدیم بادشاہ حمورابی (عہد سلطنت دو ہزار دو سو برس قبل مسیحؑ) کا قانون جسمین ۲۸۳ دفعات مندرج ہین اور جن سے اُس زمانہ کی تہذیب کا نقشہ کھنچ جاتا ہے منقوش پایا گیا۔ اسی طرح آشور اور بابل کے آثار قدیمہ۔ تخت جمشید اور نقش رستم کے کتبے جو گذشتہ صدی مین دریافت ہوے اُن سب پر ایک ہی رسم الخط کا پتہ چلتا ہے۔ اس خط کا نام اصطلاح مین کئنی فارم یا خط میخی ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حروف پیکان یا میخ کی شکل مین نظر آتے ہین۔ ۱۸۶۷ء مین ایک جرمنی عالم اسپیگل نے ایران کا سفر کیا اور اصطخر کے دخمون اور ویرانون مین پُرانے کتبون کو پڑھا اور پھر ایک کتاب مین اس خط میخی کے حروف تہجی۔ اُن کے پڑھنے کا طریقہ اور اُن کتبون کا ترجمہ تحریر کیا۔ خط میخی مین ۲۱ حرف ہین لیکن ایک ہی حرف کو اکثر دو تین طرح پر لکھا ہے اس لیے ۳۲ شکلین پیدا ہوگئین۔ ذیل مین ایک کتبہ نمونۃً درج ہے۔ یہ کتبہ مشہد مادر سلیمان مین جو شیراز سے ۲۰ فرسخ دور ہے پایا گیا۔ اس پر

خط میخی

کیخسرو کا نام تحریر ہے۔

(علامت فاصلہ) ک ش (علامت فاصلہ)

(علامت فاصلہ) ش خ ی (علامت کسرہ) ت ی ا ش خ ی

ی (علامت کسرہ) ش (علامت کسرہ) ن م ا خ ہ

ترکیب حروف مذکورہ مع ترجمہ

ادم	کوروش	خشائیثی	ہخامنشی
مین ہون	کیخسرو	پادشاہ	کیان

(ماخوذ از آثار عجم صفحات ۱۴۳ تا ۱۴۶ وصفحہ ۲۳۴)

کہا جاتا ہے کہ صحیفۂ ابراہیمؑ اسی خط مین تحریر تھا لیکن اسکا کچھ پتہ نہین چلتا۔ حضرت یوسفؑ کے زمانہ مین جب بنی اسرائیل مصر مین مقیم ہوگئے تو اُن کو ایک دوسرے خط سے سابقہ پڑا جو چار ہزار سال قبل مسیحؑ وہان رائج تھا اور جسکو "ہیروگلیفک" یا **خط تمثال** کہتے تھے ممفس کے قدیم بتخانون۔ اہرام کے تہ خانون مین ممی لاشون پر جو عجیب نشانات پائے جاتے ہین وہ یہی خط تمثال ہین جس کے ذریعہ سے اشیاء کو ان کی شکلین کھینچکر ظاہر کرتے تھے لیکن اس خط مین یہ سخت دقت تھی کہ اظہار مطلب کے لیے تھوڑی سی جگہہ مین بہت سی شکلین کھینچنا پڑتی تھین اسلیے رفتہ رفتہ تصاویر کے عوض مختصر اشارات جن کو "ہیراٹک" یا "کرسیو" (بمعنے معوج) کا

خط تمثال

لقب ملا مقرر کئے گئے۔ انھین اشارات کو صاف کرکے اہل فنیقیہ نے ۲۲ حروف تہجّی ایجاد کیے جن سے عبرانی اور یونانی خط ماخوذ ہے۔ ذیل کے نقشہ سے ان چارون خطوط کا نمونہ معلوم ہو جائے گا۔

نام حروف	مصری ہیروگلیفک	مصری کرسیو	فنیقی	یونانی	عبری
دال			𐤃	Δ	
واو			𐤅		ו
را مہملہ			𐤓	Ρ	
لام			𐤋		ל
شین			𐤔		ש

(ماخوذ از "انتھرپولوجی" مصنفہ ٹائلر صفحہ ۱۰۶)

حضرت موسیٰ نے چونکہ فرعون کے محل مین پرورش پائی تھی اس لیے قیاس کیا جاتا ہے کہ توریت کے احکام عشرہ جو آپ پر نازل ہوے تھے آپ نے مصری خط مین تحریر فرمائے تھے لیکن حوادث ایام مین یہ الواح اور صحف انبیاء جو حضرت سلیمانؑ نے بیت المقدس مین محفوظ کیے تھے ضایع ہو گئے اور اب اُن تبرکات کا پتہ نہین۔ سب سے پُرانی تحریر جو اب تک دریافت ہوئی ہے وہ ایک پتھر کا کتبہ ہے جو سنگ موآبی کے نام سے مشہور ہے اور جو نو سو برس قبل مسیحؑ یعنی حضرت سلیمان کے بعد کا لکھا ہوا ہے اسپر قدیم عبرانی حروف نقش ہین

قید بابل سے رہائی کے بعد حضرت عزرا نے قدیم رسم الخط کو صاف کیا اور پھر اُسی خط مین احبار مقدس صحیفون کو لکھنے لگے۔

قدیم تحریرات کس چیز پر لکھی جاتی تھین

پتھر پر کندہ کرنے کے علاوہ کلدانی اور بابلی مٹی کی تختیان بناکر اور اُنپر ایک قسم کا رنگ پھیر کر آگ مین پکا لیتے تھے اور پھر اُنپر لکھتے تھے۔ گذشتہ صدی مین جب کالڈیہ۔ بابل اور نینوا کے آثار قدیمہ برآمد ہوے تو ہزارون اِس قسم کے الواح مدفون پائے گئے جن پر مختلف علوم وفنون۔ شاہی فرمان قوانین سلطنت اور آداب معاشرت منقوش ہین [1] مصر مین بھی تل عمارنہ کے کھودنے سے ایسے ہی الواح پائے گئے جن سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم مصری بھی انھین الواح کا استعمال کرتے تھے لیکن اُنھون نے ایک قسم کا کاغذ بھی ایجاد کیا تھا جسکو ”پپائرس“ کہتے تھے وادی نیل کے نیستان سے ایک خاص قسم کے نئے کو کاٹ کر اسکے اندر کا مغز نکالکر پھیلاتے تھے اور پھر اوسپر دوسرا مغز اس طور سے چپان کرتے تھے کہ زاویہ قائمہ بنکر اجزا آپس مین مل جائین بعد ازان سریش سے چپکاتے تھے اور جب خشک ہو جاتا تھا تو اُسپر بے تکلف لکھتے تھے۔ یہ کاغذ مصر و شام اور یونان مین بہت مستعمل تھا اور اسی پر کتابین لکھی جاتی تھین۔ لیکن مصریون نے جب پپائرس کا داخلہ غیر ممالک مین بند کر دیا تو شہر پرگموس واقع ایشیاے کوچک مین چمڑے کو صاف کرکے اُسپر لکھنے لگے۔ اِس قسم کے چمڑے کو ”پارچمنٹ“ کہتے تھے قرآن مجید مین جہان رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ فرمایا ہے وہان ”رق“ سے یہی پارچمنٹ مراد ہے۔ سن عیسوی سے ایک صدی پیشتر اس چرمی کاغذ کا خوب رواج ہو گیا تھا احبار صحف کو اسی پر لکھتے تھے لیکن چونکہ یہ کاغذ قیمتی ہوتا تھا اسلیے جب کوئی جدید نسخہ تحریر کرنا منظور ہوتا تھا تو اکثر قدیم تحریر کو یا چھیل ڈالتے تھے یا پُرانی روشنائی کو خوب دھو کر پھر لکھتے تھے صحف کے ایسے نسخے اب بھی موجود ہین جن پر یہ عمل

[1] ہمنے اِن کا ذکر بالتفصیل تذکرۃ المصطفیٰ صفحہ ۴۹ تا ۵۱ مین بیان کیا ہے ۱۲

صاف نظر آتا ہے۔ پپائرس چونکہ کثرت استعمال سے جلد بوسیدہ ہو جاتا تھا اسلیے بہت سے قلمی نسخے جو اس کاغذ پر لکھے گئے (خاصکر اناجیل کے) وہ اکثر ضایع ہو گئے۔

عہد عتیق کے قدیم نسخے بیت المقدس کی آخری تباہی کے بعد جب یہودیت کا شیرازہ بکھر گیا تو احبار نے دوسری صدی عیسوی مین ۲۴ مروّجہ کتابون کو جو عیسائیون مین عہد عتیق کے نام سے مشہور ہوئین ترتیب دیکر یکجا لکھنا شروع کیا ان قدیم تحریرات کے متعلق ریورنڈ ہارن اپنی کتاب دیباچہ علوم بائبل جلد ۲ حصہ اول باب ۲ فصل اول مین لکھتے ہین :۔

"عہد عتیق کی کتابین دراصل عبرانی زبان مین ہین وہ دو نامون سے پکاری جاتی ہین ایک آٹوگرافس یعنی وہ کتابین جنکو خود الہامی لکھنے والون نے لکھا تھا اُنمین کے سب نسخے ناپید ہو گئے کوئی بھی موجود نہین ہے دوسرے ایپوگرافس یعنی وہ نسخے جو اصلی نسخون سے نقل ہوے تھے اور جو مکرر اور سہ کرر نقل ہوتے ہوتے بہت کثرت سے پھیل گئے تھے۔ یہ پچھلے نسخے بھی دو قسم کے تھے۔ (۱) پرانے جو یہودیون مین بہت معتبر اور سندی گنے جاتے تھے مگر یہ نسخے بھی مدت سے معدوم ہو گئے ہین۔ (۲) نئے جو سرکاری کتب خانون مین یا لوگون کے پاس موجود ہین اور یہ بھی دو قسم کے ہین اول رولڈ یعنی وہ قلمی صحیفے جو معابد مین کام آتے ہین دوم اسکویر مینوسکرپٹس یعنی وہ قلمی نسخے جو مربع تقطیع پر لکھے ہین اور عام لوگون کے کام مین آتے ہین"

عہد عتیق کی کتابین اگرچہ دوسری صدی عیسوی مین مرتب ہو گئین لیکن اُسوقت تک کسی خاص متن پر اتفاق نہین ہوا تھا اسوجہ سے نقلون مین سخت اختلاف ہوتا تھا اور یہ اختلاف روز بروز نقلون کی کثرت کے ساتھ بڑھتا جاتا تھا۔

وجوہ اختلاف اختلافات کے چند وجوہ تھے **اوّل** عبرانی رسم الخط مین حروف علت

بالکل نہ تھے صرف ۲۲ حروف صحیح مستعمل تھے اور ان مین بھی بعض حرف ایک دوسرے سے مشابہ ہین[1] اِسلیے ذراسی بے احتیاطی مین عبارت کچھ سے کچھ ہو جاتی تھی مثلاً کتاب اول صموئیل باب ۱۴ آیت ۱۸ مین لکھا ہے

" اور طالوت نے اَحیا سے کہا کہ تابوت کو یہان لا کیونکہ تابوت اُس وقت بنی اسرائیل کے پاس تھا"

لیکن یہ محقق ہے کہ تابوت اُسوقت بنی اسرائیل کے پاس نہ تھا بلکہ کوسون دور اُن کے دشمنون کے قبضہ مین تھا اور اَحیا کے عوض اسوقت آیا زرکاہن تھا اسلیے مفسرین تورات نے جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ مشابہ حروف کی وجہ سے التباس ہوگیا ہے۔ زمانہ حال کے مشاہیر علماے توریت وِلہاسن۔ کوزن۔ رِیورنڈ کِرک پیٹرک اور ڈاکٹر اِسمتھ بالاتفاق[2] کہتے ہین کہ چونکہ آفوذ (אפוד) یعنی جُبّہ اور اَرُون (ארון) یعنی تابوت کے حروف مشابہ ہین اِسلیے غلطی ہوگئی۔ اصل مین آیت یون ہوگی۔

" اور طالوت نے اَحیا سے کہا کہ جُبّہ یہان لا کیونکہ اُسنے اُسوقت جُبّہ کو پہنا "

دوم۔ عبرانی حروف چونکہ علحدہ علحدہ لکھے جاتے تھے اور چونکہ لفظون کے درمیان کوئی علامت فاصلہ درج نہین ہوتی تھی اور نہ جگہ چھوڑکر لکھتے تھے اِسلیے غلط جوڑ ملانے سے الفاظ کچھ سے کچھ ہو جاتے تھے جیسا کہ مثلاً زبور باب ۲۲ آیت ۱۶ مین اختلاف ہوگیا[3]۔ اسیطرح توریت مین بکثرت ایسے مقامات پائے جاتے ہین۔

لطیفہ اودھ کے نواب سعادت علیخان نے شاہِ ایران کو ایک خط بھیجا۔ کاتب نے نواب کو " پیر و مرشد برحق " لکھدیا اسپر دربار ایران سے اعتراض ہوا کہ یہ لقب خاص جناب امیر علیہ السلام کا ہے اِسلیے ایک شیعہ مومن سے ایسی بے ادبی کیسے جائز ہو سکتی ہے

---

[1] عبرانی حروف کا نقشہ باب سوم مین درج ہے ۱۲ [2] صفحہ ۳۰۹ " دیریورم رزنس بائبل " ۱۲
[3] صفحہ ۱۱۱ بائبل مذکورہ ۱۲

نواب سعادت علی خان نے جسوقت یہ جواب پڑھا شرمندہ ہوکر سر جھکا لیا اور دربار کے میرمنشی احسان اللہ ممتاز کی طرف خط بڑھا کر کہا کہ "اسکا جواب دو"۔ ممتاز نے برجستہ عرض کیا جہان پناہ ایرانی اہل زبان ہین لیکن آج اُن کی سخن فہمی معلوم ہوگئی۔ یہ "پیرو مرشد برحق" نہین ہے بلکہ یون ہے "پیروِ مُرشدِ برحق" یعنی مرشد برحق (علی مرتضیٰ) کا پیرو۔ نواب پھڑک گئے اور ممتاز کا مُنھ زروجواہر سے بھر دیا۔

"تصیحات احبار" ان وجوہ کے علاوہ احبار نے تورات کے متعدد مقامات کو جہان اُنکے مروجہ عقائد کے خلاف کوئی بات پائی گئی بدل دیا۔ ریورینڈ ٹامسن اپنی کتاب "ہسٹری آف دی انگلش بائبل" صفحہ ۱۴۱ مین لکھتے ہین کہ احبار نے **اٹھارہ** مقامات مین متن تورات کو بدل دیا جو اب تصیحات احبار کے نام سے مشہور ہین۔ انکے علاوہ دوسرے مقامات پر انھون نے اسیقدر نشان کردینے پر اکتفا کیا کہ یہ احسن ہے اور اس امر کو اُنھون نے بطور روایت بیان کیا جو بعد کو حاشیہ پر قلمبند ہونے لگا۔ مذکورۂ بالا اٹھارہ مقامات کو انھون نے پوشیدہ نہین رکھا اور وہ اب تک عبرانی بائبل مین نقل ہوتے ہین انہین سے اکثر مقامات تو ایسے ہین جہان احبار کی راے مین خدا کو بطور انسان (تجسیم) بیان کرنا خلاف ادب تھا یا اُسکی طرف ایسے افعال مذکور تھے جو عقائد یہود کے مطابق ذات باری تعالیٰ کی طرف منسوب نہونا چاہیے۔ مثلاً کتاب پیدائش باب ۱۸ آیت ۲۲ مین اصل عبرانی متن یون تھا "یہواہ ابراہیم کے سامنے کھڑا ہوا"، چونکہ یہ مضمون خلاف ادب تھا اس لیے احبار نے یون تصیحیح کی "ابراہیم یہواہ کے سامنے کھڑا ہوا"،

پادری صاحب اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ مین پھر لکھتے ہین۔

"لیکن کتاب قاضیان باب ۱۸ آیت ۳۰ کے متن مین قصداً تحریف ہوئی کیونکہ یہونتن کو جو مرتد ہوکر قوم دان کا کاہن بنا منسّہ کا پوتا لکھا ہے حالانکہ وہ موسیٰ کا پوتا تھا لیکن احبار نے حضرت موسیٰؑ کی کسر شان کے لحاظ سے یہ مناسب نہ جانا کہ آپ کا پوتا مرتد مشہور ہو اسلیے

آپ کے نام کے عوض منسّہ لکھدیا"

ڈ یٔر یٔوٗرٗم بائبل کے صفحہ ۲۸۵ کتاب قاضیان کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ "جملہ نقّادِ فن بالاتفاق اِس تحریف کے قائل ہین" اگرچہ ان تحریفات کو حق بجانب ثابت کرنے کی بہت کوشش ہوئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ عذرِ گناہ بدتر از گناہ ہے۔

عبرت کلام مجید مین ابو لہب کی بدکرداریون اور جہنمی ہونے کا اعلان ہوتا ہے کروڑون مسلمان تیرہ سو برس سے تبت یدا ابی لہب پڑھتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ ابولہب حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعالمین کا حقیقی چچا ہے لیکن نہ کسی خلیفہ نہ امام نہ سلطان نہ بادشاہ نہ مجتہد نہ محدث نہ فقیہ نہ متکلم کسی کی یہ جرأت نہوئی کہ ابو لہب کو مثلاً ابو جہل سے بدل دیتا لیکن یہ احبار یہود ہی کی "دلاوری" ہے کہ "بکف چراغ دارد" کے مصداق ہین!

مسوراتیان یعنی رواۃ یہود احبار کے اقوال اور روایات کو جس گروہ نے سب سے پہلے جمع کر کے تحریر کیا وہ مسوراتیان کے نام سے مشہور ہے۔ مسورہ کے لفظی معنی روایت ہے اِسلیے مسوراتیان یہود کے رواۃ ہین۔ چھٹی صدی عیسوی سے دسوین صدی عیسوی تک یعنی آن حضرت صلعم کے عہد رسالت سے خلیفہ عباسی القادر باللہ کے زمانہ تک یہود کے دو مشہور مدرسے ایک بابل مین اور دوسرا طابیریس واقع ملک شام مین قائم تھے جہان کتب مقدسہ کثرت سے نقل کی جاتی تھین۔ بابل مین جو نسخے تحریر ہوے اُن کو مشرقی نسخے اور ٹابیریس والون کو مغربی نسخے کہتے ہین۔ مسوراتیان نے سب سے پہلے روایات احبار کو جمع کر کے حواشی اور تعلیقات مرتب کیے لیکن جب اختلافات کو جمع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تعداد ۱۳۱۴ تک پہونچ گئی۔ یہ اختلافات مع حواشی و تعلیقات اب تک عبرانی توراۃ مین نقل کیے جاتے ہین جن سے صاف نظر آتا ہے کہ اصل توریت اور صحف انبیا کہانتک قابل وثوق ہین۔

بہرحال اُسوقت تک جسقدر تحریفات ہوئین وہ ہوئین لیکن مسوراتیان نے یہ بڑا کام کیا کہ قرآن مجید کی صحت قرأت وکتابت (جسکا ذکر آیندہ عنوان مین کیا جائیگا) سے متاثر ہوکر اُنھون نے بھی عبرانی رسم الخط کے نقائص کو دور کرکے نقطے وغیرہ لگاکر متن تورات کی صحیح قرأت کی بنیاد مستحکم کردی۔ ابتداے گیارھوین صدی عیسوی مین ہرن بن عشر مدیر مدرسہ طائبریس اور یعقوب بن نفتالی مدیر مدرسہ بابل نے مشرقی اور مغربی نسخون کا مقابلہ کرکے ایک متن تیار کیا جو اب تک مروّج ہے۔

اختلافات جسقدر پائے گئے وہ اب حاشیہ پر درج ہوتے ہین ۱۴۸۸ء مین پہلی مرتبہ عہد عتیق کی کتابین چھاپی گئین لیکن جب وانڈرہوف نے ۱۷۰۵ء مین طبع ثانی کا اہتمام کیا تو بارہ ہزار جگہ طبع اول سے اختلاف کرنا پڑا لیکن یہ اختلاف زیادہ تر قرأت کے اختلاف ہین۔

ترگم ترگم کے لفظی معنی مفصل ترجمہ ہین۔ قدیم عبرانی زبان جسمین توریت نازل ہوئی تھی قید بابل کے زمانے سے یہود مین متروک ہوگئی تھی اور اُسکی جگہ کالدی یا آرامک زبان نے لیلی تھی۔ حضرت عزرا کے زمانہ سے یہ دستور ہوگیا تھا کہ چونکہ یہود عام طور سے عبرانی کو نہین سمجھتے تھے اسلیے احبار توریت کی اصل آیات کا مفصل ترجمہ سنایا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ کنیسون مین توریت اسی طریقہ سے پڑھی جانے لگی اور ان ترگمون نے مستقل حیثیت اختیار کرلی اور عہد مسیح مین کتابون کی شکل مین مرتب ہوگئے ان سب کی تعداد قریب دس کے ہے۔ سب مین مشہور وہ تارگم ہے جو انکیلاس کی طرف منسوب ہے۔ اسکے مصنف کا حال محقق نہین ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اسکا لکھنے والا ایک بابلی تھا جس نے دین یہود اختیار کرلیا تھا۔ بہرحال یہ ترگم اپنی موجودہ صورت مین تیسری صدی عیسوی کے آخر کا مرتب کیا ہوا ہے۔

غیر زبانون مین ترجمے عہد عتیق کا ترجمہ سب سے پہلے یونانی زبان مین ہوا جس کو

سپٹواجینٹ یعنی نسخہ سبعینہ کہتے ہین۔ مشہور مورخ یہود جوسی فس اپنی کتاب ”اینٹی کو ریز“ (یادسلف) کے باب ۱۲ مین لکھتا ہے ”کہ بادشاہ مصر بطلیموس فلا دلفیوس (عہد حکومت ۲۹۴ء سے ۲۴۶ ق۔م) اپنے مشہور کتبخانہ اسکندریہ کے لیے یہود کی کتب مقدسہ کی ایک نقل چاہتا تھا جس کے واسطے اُسنے ایک کثیر رقم خرچ کی اور بہت سے یہودی غلامون کو آزادی دیکر ایک وفد یروشلم کے سردار کاہنان کے پاس بھیجا چنانچہ ستر علماء یہود منتخب ہوکر روانہ ہوے۔ بادشاہ نے اُنکو جزیرہ فروس مین علیحدہ علیحدہ ٹھہراکر ترجمہ کا حکم دیا انھون نے ۷۲ دنون مین ترجمہ پورا کر دیا۔ جب سبکے ترجمے ملائے گئے تو معلوم ہوا کہ ہر مترجم کا ترجمہ لفظ بلفظ یکسان ہے اور کسی قسم کا فرق نہین ہے اسلیے سب کو یقین ہو گیا کہ بے شک یہ ترجمہ الہامی ہے۔
یونانی زبان بولنے والے یہود مین یہ ترجمہ بہت مقبول ہوا اور صدیون تک عبادت خانون مین عبرانی توریت کے عوض اسی کی تلاوت جاری رہی حضرت عیسیٰ کے حواری جب اقوام غیر یہود مین اشاعت دین کو نکلے تو انھون نے اسی ترجمہ کو غنیمت سمجھکر استشہاد کرنا شروع کیا۔ اناجیل مین جہان تورات کی عبارت کا حوالہ دیا ہے وہان یہی ترجمہ نقل کیا ہے مشرقی کلیسا مین اب تک یہی ترجمہ گرجاؤن مین پڑھا جاتا ہے۔

نسخہ سبعینہ کے اختلافات

لیکن مروجہ عبرانی متن سے یہ ترجمہ چند باتون مین مختلف ہے جنکی تفصیل یہ ہے۔

(۱) انبیاء کی مدت عمر اور واقعات کی تاریخون مین سخت باہمی اختلاف ہے مثلاً تخلیق آدمؑ سے طوفان نوحؑ تک عبرانی توریت مین ۱۶۵۶ سال درج ہین لیکن اس ترجمہ مین ۲۲۶۲ سال تحریر ہین۔ وغیرہما۔

(۲) اپوکریفل یعنی وہ ”جعلی کتابین“، جن کو یہود و نصاریٰ نے مروجہ عہد عتیق سے خارج کردیا ہے وہ بھی اسمین شامل ہین۔

(۳) امثال سلیمان۔ یرمیاہ اور زبور کی ترتیب بدلی ہوئی ہے۔ زبور مین ایک نغمہ کا اور اضافہ کیا ہے۔

(۴) ترجمہ لفظی نہین ہے بعض مقامات مین فاش غلطیان ہین چنانچہ کتاب دانیال اسقدر لغو ترجمہ ہوئی تھی کہ اسکی جگہ جدید ترجمہ شامل کیا گیا۔

(۵) بہت سے مقامات مین تصرف کیا ہے خاصکر اُن مقامات مین جہان خدا کو انسانی صفات اور جذبات رکھنے والا بیان کیا ہے تاکہ غیر یہود کو خدا کی عظمت اور روحانیت[۱] مین کچھ شبہہ نہو مثلاً کتاب پیدائش باب ۱۸ آیت ۳۰ کی اصل عبرانی مین یون لکھا ہے "ہان خداوند خفا نہو نا مین عرض کرتا ہون"۔ لیکن یہان اِس ترجمہ مین یون بدل دیا ہے "خداوند کیا یہ ایسی بات نہین کہ مین کچھ عرض کرون" یہ وہ مقام ہے جہان حضرت ابراہیمؑ قوم لوطؑ کے واسطے سفارش کرتے ہوے عرض کرتے ہین کہ اے خدا اگر اس قوم مین پچاس ایمان والے موجود ہون تب بھی عذاب آئیگا ارشاد ہوتا ہے اس صورت مین عذاب ٹل جائیگا۔ یہ سُنکر حضرت ابراہیمؑ پھر عرض کرتے ہین کہ اگر پچاس مین پانچ کم نکلے ارشاد ہوتا ہے کچھ مضائقہ نہین۔ حضرت ابراہیمؑ پھر دس دس کم کرتے جاتے ہین اور ہر مرتبہ خداوند تعالی انکو اطمینان دلاتا ہے آخر دس پر حضرت ابراہیمؑ خاموش ہو جاتے ہین۔

قرآن مجید مین یہ واقعہ یون مذکور ہے:۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ۝ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ ۝	پھر جب ابراہیم سے ڈر جاتا رہا اُور اسکو بشارت ملی تو قوم لوط کے مقدمے مین ہم سے جھگڑنے لگا۔ بیشک ابراہیمؑ بردبار نرم دل خدا سے دل لگانے والا تھا۔ (سورۂ ہود)

حضرت ابراہیمؑ مقام رضا مین شانِ جمالی کا نظارہ کرتے ہوے راز و نیاز مین مصروف ہین۔ اس انداز گفتگو کی حقیقت ظاہر بین کیا سمجھتے اور اِسلیے انھون نے اپنے قصور فہم کیوجہ سے

[۱] تعجب ہے کہ پھر کیونکر سینٹ پال نے مسیحؑ کو ابن اللہ کہا۔ ہم نے اسکی تشریح معارج الدین حصہ اول صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ مین کی ہے وہان دیکھنا چاہیے ۱۲

تجسیم کی بحث چھیڑ کر عبارت کو بدل دیا۔

الغرض دوسری صدی عیسوی تک یہ ترجمہ بہت مقبول رہا لیکن تیسری صدی مین جب دین عیسوی قسطنطین رومی کے عہد حکومت مین شاہی مذہب ہوگیا تو پاپاے روم دماسوس نے ۳۸۳ء مین سینٹ جروم کو مقرر کیا کہ تورات اور اناجیل کا ایک مستند ترجمہ رومی زبان مین مرتب کرے۔ جروم نے مذکورۂ بالا یونانی ترجمہ کو ناقص سمجھکر ارادہ کیا کہ رومی ترجمہ اصل عبرانی تورات سے ہو۔ چنانچہ اُسنے شام کا سفر کیا اور ۲۱ سال تک بیت اللحم کے ایک غار مین قیام کرکے مختلف عبرانی نسخون اور احبار یہود کی اعانت سے ۳۹۴ء مین اپنا مشہور رومی ترجمہ جو ولگیٹ کے نام سے مشہور ہوا طیار کیا۔ ابتداءً کلیساؤن نے اس ترجمہ کو معتبر نہ سمجھا۔ لیکن رفتہ رفتہ کلیساے روم نے اسی ترجمہ کو قبولیت کی سند عطا کی۔ پھر تو یہ حال ہوگیا کہ قرون مظلمہ سے پندرھوین صدی عیسوی تک اسی ترجمہ پر مدار تھا حتی کہ ۱۵۲۲ء مین جب کارڈنل زمنس نے پالی گلاٹ نسخہ اس طور سے شایع کیا کہ ہر صفحہ پر بیچ مین رومی ترجمہ اور دونون طرف اصل عبرانی اور یونانی ترجمہ نسخہ سبعینہ تحریر ہوا تو رومی ترجمہ کے قبول عام کے باعث سے خاص وعام مین یہ فقرہ چست ہونے لگا کہ حضرت مسیحؑ کو دو ڈاکوؤن کے بیچ مین سولی دیگئی ہے پادری ٹامسن لکھتے ہین کہ مختلف اوقات مین اگرچہ جروم کے ترجمے کی نظر ثانی ہوئی لیکن اسکا ترجمہ ناقص ہی رہا۔ زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ جروم کو اگرچہ پُرانے صحیفے دستیاب ہوے لیکن پھر بھی پوری صحت نہو سکی۔

ان دو مشہور ترجمون کے علاوہ شامی قبطی حبشی اور آرامی زبانون مین بھی عہد عتیق کے ترجمے ہوے لیکن یہی دونون مذکورہ بالا ترجمے زیادہ مشہور ہین[1]

کیا عجیب بات ہے کہ صدیون تک تمام عیسائی انھین ناقص اور مشکوک ترجمون کو وحی والہام سمجھتے رہے اور انھین کو اپنا رہبر بنایا۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کی جلد دوم طبع جدید مین

---

[1] ماخوذ از تاریخ بائبل مصنفہ پادری ٹامسن ۱۲

تحریفات توارت

"بائبل"، پر جو عالمانہ اور مبسوط مضمون تحریر کیا گیا ہے اسکے ایک مقام مین لکھا ہے:-

"عرصہ دراز تک کتب مقدسہ کا مطالعہ جرح و تعدیل کے مستند اصول سے محروم رہا۔ یہود محض اُس عبرانی نسخہ کی پیروی کرتے تھے جس کی نسبت یہ مشہور تھا کہ غالبًا دوسری صدی عیسوی مین جمع کیا گیا اور بعد ازان احتیاط سے محفوظ رکھا گیا۔ لیکن اُس نسخے مین چند تحریفین تو ایسی ہین جو اب صاف نظر آتی ہین اور غالبًا ایک کافی تعداد تک ایسی تحریفین اور بھی موجود ہین جنکی شاید اب یا کبھی پورے طور سے قلعی نہ کھل سکے[1] عیسائی (اور اسکندریہ کے یہود) علماء کی حالت اس سے بھی بدتر تھی کیونکہ پانچوین صدی عیسوی تک شاذو نادر استثنا کے ساتھ اور پانچوین صدی سے پندرھوین صدی تک بلا استثنا ان بزرگون نے تمامتر ترجمون پر اکتفا کیا ہے"۔

تحققات جدیدہ کی رو سے انصاف پسند علماء یورپ کی اب آنکھین کھلی ہین اور ان کو تحریفات کا علم ہوتا جاتا ہے لیکن تیرہ سو برس ہوے قرآن مجید نے ان تحریفات کی پہلے ہی قلعی کھول دی تھی۔ ذیل مین ہم چند مثالین اہل کتاب کی ہدایت کے واسطے پیش کرتے ہین۔

مثال اوّل

حضرت داؤدؑ اور قصۂ اوریا

کتاب دوم سموئیل باب ۱۱ - ۲-۱۳ مین لکھا ہے کہ "ایک دن داؤدؑ نبی اپنے ایک فوجی افسر اوریا کی مہ جبین عورت بتشبع کو غسل کرتے دیکھکر عاشق ہوگئے۔ فورًا اسکو محل مین بلوا بھیجا۔ عورت کو حمل رہگیا تب آپ نے عیب چھپانے کی غرض سے اوریا کو میدان جنگ سے بلوا بھیجا لیکن

[1] عبارت کو ہم نے جلی کردیا ہے ۱۲

وہ جہاد کے جوش مین اپنی عورت سے ملتفت نہوا۔ تب آپ نے اسکو لڑائی کی صف اول مین اپنے سپہ سالار سے خفیہ کہلا کر متعین کرا دیا جہان اوریا نہایت جانبازی سے لڑکر مارا گیا۔ تب آپ نے اسکی عورت سے شادی کرلی۔"

تم اوپر پڑھ آئے ہو کہ احبار نے اٹھارہ مقامات پر متن تورات کو عمدًا بدل دیا۔ کتاب قاضیان مین موسیٰ کے عوض منسہ بنا دیا تاکہ حضرت موسیٰ کے گمراہ پوتے کی وجہ سے خود آپکی عظمت مین فرق نہ آئے۔ یہ سب کچھ ہوا اور پھر اِس اہتمام کے ساتھ کہ سلسلہ بسلسلہ اِن تصحیحات کی روایات تسوراتیان تک پہونچین اور آج تک بیان کی جاتی ہین لیکن کیا عجیب بات ہے کہ مذکورۂ بالا قصہ کی صحت کی طرف احبار نے بالکل توجہ نہ کی حالانکہ داؤدؑ کو یہود اولوالعزم پیغمبر صاحب زبور مانتے ہین۔ اور آج تک منتظر ہین کہ مسیح موعود آپ ہی کی نسل سے پیدا ہوگا۔ پھر کیا زنا اور قتل عمد سے جو شریعت موسوی مین بھی گناہ کبیرہ ہین نبوت اور عظمت داؤدی مین کچھ فرق نہین آتا؟

اگر ذرا بھی اصول درایت سے کام لیا جاتا تو خود تورات سے اِس بیہودہ قصہ کا ابطال ہوجاتا۔

تبصرۂ تورات کی شہادت پر

حضرت داؤدؑ کی سیرت تورات کی تین مختلف کتابون مین مذکور ہے کتاب دوم صموئیل۔ کتاب اول ملوک۔ کتاب اول تاریخ الایام مذکورۂ بالا قصہ کتاب دوم صموئیل مین تحریر ہے لیکن کتاب اول ملوک مین چند ایسے مقامات موجود ہین جن سے یہ قصہ غلط معلوم ہوتا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

اوّل۔ باب ۳ درس ۱۴ مین خداوند یہواہ حضرت سلیمان سے یون خطاب فرماتا ہے۔

"اور اگر تو میرے طریق پر عمل کرے گا اور میرے احکام اور شعائر کو بجا لائے گا جس طرح تیرا باپ داؤدؑ بجا لاتا تھا تو مین تجھے طول حیات عطا کرونگا۔"

دوم۔ باب ۹ درس ۵ مین جب حضرت سلیمان بیت المقدس کی تعمیر کو ختم کرچکے تو خداوند یہواہ دوبارہ تجلی فرماتا ہے اور یون خطاب ہوتا ہے۔

"اور اگر تو میرے سامنے اِسطور سے چلیگا جس طرح تیرا باپ داؤد صفاے قلب اور تقوے کے ساتھ چلتا تھا......"

خداوند یہوواہ حضرت داؤد کی پابندی احکام شریعت اور تقوی اور طہارت کی خود شہادت دیتا ہے اور ان کو بطور ایک اعلی نمونہ کے پیش کرتا ہے۔ پھر کیا خداے پاک کے مقابلہ مین کسی اور کی شہادت مقبول ہوسکتی ہے؟

سوم باب درس ۲۴ مین لکھا ہے کہ اَحیا کاہن یرُبعام ابن نباط کو ایک کھیت مین تنہا پاکر اُس سے یون کہتا ہے:۔

"خداوند فرماتا ہے کہ مین سلیمان کی سلطنت کو پارہ پارہ کرکے تجھے دس اسباط بنی اسرائیل پر حاکم بناؤنگا۔ لیکن مین سلیمان کے ہاتھ سے کل سلطنت نہ چھینونگا بلکہ اسکی زندگی بھر اُسکو حاکم رکھونگا بطفیل اپنے خادم داؤد کے جسکو مین نے پسند کرکے چُن لیا کیونکہ اُس نے میرے احکام اور شعائر کی پابندی کی۔"

یرُبعام وہ شخص ہے جو آل داؤد کا سخت دشمن تھا۔ اس نے حضرت سلیمان کے بیٹے کے زمانہ مین بغاوت کرکے دس اسباط بنی اسرائیل کو توڑ لیا اور بیت المقدس کے مقابلہ مین دو بتخانے تعمیر کیے جہان سونے کے بچھڑون کی پرستش جاری کی [1] اَحیا وہ کاہن ہے جو درپردہ یرُبعام کو بھڑکاتا ہے لیکن باین ہمہ حضرت داؤد کو برگزیدہ الٰہی اور پابند احکام بتاتا ہے۔

چہارم باب ۱۴ درس ۸ مین لکھا ہے یرُبعام کا بیٹا سخت علیل ہوا وہ اپنی بیوی کو اَحیا کاہن کے پاس فال کھلوانے بھیجتا ہے۔ اَحیا کہتا ہے:۔

"جا یرُبعام سے کہدے کہ اسرائیل کا خدا کہتا ہے کہ مین نے تجھے لوگون مین سربلند کیا اور اپنے بندون اسرائیل پر حاکم بنایا اور داؤد کے خاندان سے

---

[1] ملوک اول $\frac{۱۲}{۲۸ و ۳۰}$

سلطنت کو ٹکڑے کر کے تجھے عطا کی لیکن پھر بھی تو میرے بندے داؤد کی طرح ثابت نہوا جس نے میرے احکام پر عمل کیا اور جس نے دل سے میری پیروی کی تاکہ اُس سے وہی فعل سرزد ہو جو میرے حضور مین صواب ہے۔

تعجب ہے کہ اس کھلی ہوئی شہادت سے بھی احبار کی آنکھین نہ کھلین۔

اب دیکھنا چاہیے کہ تیسری کتاب جسمین حضرت داؤد کی سیرت تحریر ہے یعنی کتاب تاریخ الایام اول مین کیا لکھا ہے۔ اول سے آخر تک اِس کتاب کو پڑھ جاؤ کہین بھی یہ بیہودہ اور لغو قصہ تحریر نہین ہے۔

باب ۳ درس ۵ مین صرف اِس قدر مذکور ہے کہ "یروشلم مین داؤد کے جو بیٹے پیدا ہوے وہ یہ ہین شمعا۔ شوباب۔ ناثان۔ سلیمان۔ یہ چارون بت شوع بنت عمیال سے پیدا ہوے" عجیب بات ہے کہ یہان عورت کا نام بت شوع بنت عمیال ہے اور اوسکا اوریا کی بیوی ہونا مذکور نہین لیکن کتاب دوم صموئیل مین جہان یہ قصہ نقل کیا ہے وہان بت شبع بنت الیعم زوجہ اوریا درج ہے۔

یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ کتاب دوم صموئیل مین قصۂ زنا اسطور سے بیان ہوا ہے۔

"اور ایسا ہوا کہ ایک شام کو داؤد ...... الخ"

یعنی یہ واقعہ خبر کی حیثیت سے بیان ہوا ہے اور خبر مین کذب کا احتمال ہو سکتا ہے برعکس اِسکے کتاب اول ملوک سے جو چار مقامات ہمنے اوپر نقل کیے ہین وہان حضرت داؤدؑ کا برگزیدۂ الٰہی اور متقی اور پرہیزگار ہونا امر مسلمہ کے طور پر بیان ہوا ہے پس خبر اور امر مسلمہ مین جو فرق بین ہے وہ ارباب بصیرت سے پوشیدہ نہین۔ فتدبّر۔

اصل یہ ہے کہ کتاب صموئیل کے مضامین اِسقدر متضاد اور مبہم ہین کہ زمانہ حال کے علماء یورپ کو مجبور ہوکر یہ کہنا پڑا کہ صموئیل کی دونون کتابون کے اکثر ابواب الحاقی ہین مثلاً ڈاکٹر اسمتھ اور ریورنڈ کرک پیٹرک کے نزدیک کتاب اول صموئیل باب ۱۷ درس ۱۲ الغایت ۳۱ و ۴۱ و ۵۰ و ۵۵ لغایت ۵۸

اور کچھ حصہ باب ۸ کا الحاقی ہے۔ اِن علما کے نزدیک نسخہ "سبعینیہ" یونانی جسمین سے یہ مقامات حذف ہین زیادہ قابل وثوق ہے[1]

جان کیٹو نے ان کتابون کی مشکوک صحت سے پریشان ہوکر آخر اقرار کر لیا کہ "یہی کافی نہین کہ جن مقامون کو ہم غلط سمجھین اُنھین کو الحاقی مانین اور باقی کو بلا کم وکاست صحیح جانین بلکہ ممکن ہے کہ جنھون نے الحاق کیا ہے اُنھون نے باقی حصون مین بھی تصرف کیا ہو" (انسائیکلوپیڈیا کیٹو کی)۔

بیشک باقی حصون مین بھی تصرف ہوا ہے اور اس قصہ اوریا مین تو قطعاً تصرف ثابت ہے

قرآن مجید کی شہادت

اب دیکھو کہ کلام مجید مین حضرت داؤدؑ کے متعلق کیا تحریر ہے۔ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (سورۃ السبا)	اور بیشک ہم داؤد کو بزرگی دے چکے ہین اے پہاڑو اور پرندو تم داؤد کے ساتھ تسبیح کیا کرو اور ہم نے لوہا اُسکے لیے نرم کر دیا تھا۔ پورے بدن کی زرہین بنا اور کڑیان اندازے سے جوڑ اور نیک کام کرتے رہو کیونکہ مین تمھارے کامون کو دیکھ رہا ہون۔

پھر ارشاد ہوتا ہے:-

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ	اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کر جو زور والا تھا۔ بیشک وہ رجوع رہتا تھا۔ ہمنے پہاڑون کو اُسکا تابعدار بنا دیا تھا وہ سورج ڈھلے اور سورج نکلتے اُسکے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندون کو بھی وہ جمع ہوکر سب اسکی طرف رجوع رہتے

[1] ڈیر یورم بائبل صفحہ ۳۱۴ حاشیہ ۱۲

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ (سورہ صٓ)

اور اسکی سلطنت کو ہم نے مضبوط کر دیا تھا اور ہمنے اسکو حکمت عطا کی اور جھگڑا چکانے والی بات ۔

غرضکہ جہاں کہین حضرت داؤدؑ کا ذکر کلام مجید مین آیا ہے آپ کی بزرگی عظمت اور نبوت صاف اور واضح الفاظ مین مذکور ہے اور کہین بھی اِس بیہودہ اور غلط قصہ کا ذکر نہین ۔

دُنبیوں کا قصّہ اور ہمارے مفسرین

انتباہ ہمارے یہان جن مفسرین نے اپنی تفاسیر مین اِس قصہ کو نقل کیا ہے انکا اصل ماخذ اسرائیلیات سے ہے کلام مجید اور احادیث صحیحہ مین اِس غلط اور بیہودہ قصہ کا مطلق ذکر نہین جن مفسرین نے سورۂ صٓ کی آیات ذیل مین

وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ

اور کیا تجھے جھگڑنے والون کی خبر پہونچی ہے جو دیوار پھاند کر داؤدؑ کے پاس عبادت خانہ مین گھس آئے ۔ وہ اُنھین دیکھکر گھبرایا کہنے لگے مت ڈر ہم دو نون مین جھگڑا ہے ہم مین سے ایک نے دوسرے پر ظلم کیا تو انصاف سے ہمارا فیصلہ کر دے اور بے انصافی نہ کر اور ہم کو سیدھی راہ بتا ۔ یہ میرا بھائی ہے اِسکے پاس ننانوے دُنبیان ہین اور میرے پاس ایک دنبی وہ کہتا ہے میرے حوالہ کر اور گفتگو مین مجھے دباتا ہے داؤدؑ نے کہا بیشک وہ تجھپر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُنبی مانگ کر اپنی دُنبیون مین ملاتا ہے اور اکثر ساجھی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہین مگر جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اور ایسے لوگ کم ہین ۔ اور داؤد کو خیال ہوا کہ ہم نے اُسکو آزمایا تھا

پھر اس نے اپنے رب سے مغفرت مانگی اور سجدے مین گر پڑا اور رجوع ہوا آخر ہمنے اُسکا یہ قصور معاف کیا اور بیشک ہمارے پاس اُسکا نزدیکی کا درجہ ہے اور اچھا ٹھکانا۔	فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّأَنَابَ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ٥ (سورۂ ص)

اِس قصہ کو نقل کیا ہے اُنھون نے یہ سمجھکر کہ توریت مین چونکہ قصۂ زنا کے بعد ناثان کاہن کا دنبیون کی تمثیل سے حضرت داؤدؑ کو ملامت کرنے کا حال بیان ہوا ہے اِسلیے اُنھون نے اِن آیات کی تفسیر مین اُسی قصہ کو نقل کردیا حالانکہ یہ اُنکی غلط فہمی ہے۔

سب سے پہلے ہم تمثیل ناثان اور قرآنی قصہ کی باہمی مشابہت کی جس سے ہمارے ان مفسرین کو دھوکا ہوا ہے قلعی کھولتے ہین (۱) سورۂ ص مین دو جھگڑا کرنے والے دیوار پھاند کر محراب مین داخل ہوتے ہین مفسرین کہتے ہین کہ یہ دو فرشتے تھے لیکن کتاب صموئیل باب ۱۲ مین یون لکھا ہے کہ ناثان کاہن داؤد کے پاس آیا اور آپ کے سامنے ایک تمثیل بیان کی۔ (۲) سورۂ ص مین ایک کے پاس ننانوے ۹۹ دُنبیان ہین اور دوسرے کے پاس ایک دُنبی ہے جسکو پہلا زبردستی لینا چاہتا ہے مگر کتاب صموئیل مین ایک امیر ہے جسکے پاس بکثرت بھیڑ اور بکریون کے گلّے ہین اور دوسرا غریب ہے جس نے ایک دُنبی خریدی اُسے اپنے ساتھ کھلاتا ہے پلاتا ہے اور بیٹی کی طرح رکھتا ہے۔ ایک مسافر آتا ہے جسکی دعوت مین امیر اُس غریب کی دُنبی کو چھین کر ذبح کرتا ہے اور مہمان کو کھلا دیتا ہے۔ ہمارے مفسرین نے ننانوے ۹۹ دنبیون سے حضرت داؤد کی ۹۹ بیویان مراد لی ہین حالانکہ توریت مین سات بیویان اور ۱۰ حرمین مذکور ہین[1] (۳) سورۂ ص مین دو جھگڑا کرنے والون کے قصہ کے شروع اور آخر مین حضرت داؤدؑ کے تقوے وعبادت نبوت اور خلافت کی تعریف مذکور ہے لیکن کتاب صموئیل مین تمثیل ناثان کی ابتدا قصۂ زنا سے ہوتی ہے اور انتہا ولد الحرام کے مرنے اور حضرت داؤد کی آہ وبکا پر ہوتی ہے

[1] دیکھو تاریخ الایام اول $\frac{3}{1-9}$ و دوم صموئیل $\frac{5}{13}$ و $\frac{20}{3}$

اور اسکے بعد بطور سزاے آسمانی کے آپکا بیٹا اپنی سوتیلی بہن سے زنا کرتا ہے اور دوسرا بیٹا باغی ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سورۂ صٓ کے قصہ کو کتاب صموئیل کے قصۂ زنا اور قتل اوریا تان سے کوئی تعلق نہین ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہین کہ مفسرین نے اس جگہ ایک قصہ ذکر کیا ہے جس کا اکثر اسرائیلیات سے ماخوذ ہے۔ اِس قصہ کے بارے مین حضرت معصوم صلعم سے کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی ہے جسکا اتباع واجب ہو لیکن ابن ابی حاتم نے اِس جگہ ایک حدیث روایت کی ہے جس کی سند صحیح نہین ہے کیونکہ وہ بروایت یزید رقاشی عن انسؓ ہے۔ یزید گو منجملہ صالحین ہین لیکن ائمہ کے نزدیک ضعیف الحدیث ہین[۵۱]

قاضی عیاض فرماتے ہین جائز نہین ہے کہ اُس شے کی طرف التفات کیا جائے جس کو اہل کتاب کے اخباریون نے لکھا ہے جنھون نے تبدیلیان کی ہین اور تغییر کی ہے اور اُس کو بعض مفسرین نے نقل کیا ہے اور اللہ پاک نے اسمین سے کسی شے پر نص نہین فرمائی اور نہ کسی صحیح حدیث مین وارد ہوا[۵۲]

امام رازی نے تفسیر کبیر مین مفسرین کے اقوال پر نہایت عمدہ تبصرہ کیا ہے اور روایتًا اور درایتًا دونون طریقون سے ثابت کیا ہے کہ یہ قصہ باطل ہے ذیل مین ہم امام صاحب کی تقریر کا ملخص درج کرتے ہین۔

امام رازی کی تقریر کا ملخص

اس قصہ مین لوگون کے تین فریق ہو گئے پہلا فریق اِس قصہ کے ماننے سے ایک پیغمبر اولوالعزم کی نسبت ارتکاب کبیرہ کا قائل ہوتا ہے حالانکہ خداوند تعالیٰ نے اِس مقام پر قصہ کی ابتدا حضرت داؤدؑ کے آٹھ اوصاف سے کی ہے۔ (۱) آنحضرت صلعم کو حضرت داؤدؑ کی اقتدا کی تعلیم اور آپ کے ذکر کا حکم (۲) "عبدنا" (ہمارا بندہ) یہ نسبت تمام مفاخر سے بالاتر۔ (۳) "ذوالاید" یعنی ادائے واجبات اور

[۵۱] ابن کثیر جلد ہفتم صفحہ ۲۹۱ [۵۲] تفسیر خازن صفحہ ۳۷ جلد ۴۔

اجتناب محظورات مین قوت کاملہ رکھنے والا (۴) اواب یعنی خدا کی طرف زیادہ رجوع کرنے والا (۵) تسخیر جبال (۶) تسخیر حیوانات (۷) استحکام ملک (۸) عطاے حکمت و فصل خطاب۔ اور قصہ کی انتہا مین (۱) حسن مآب (۲) عطاے خلافت کا مذکور ہے۔

اِن تمام صفات پر غور کرنے سے قصہ محض لغو اور باطل ثابت ہوتا ہے۔ حضرت سعید بن المسیب حضرت علی مرتضےٰ رض سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم سے حضرت داؤد کا قصہ اِس طور پر بیان کرے جسطرح قصہ گو بیان کرتے ہین تو مین اُسکو ایک سو ساٹھ ۱۶۰ درے مارونگا یہ حد ہے انبیاء پر بہتان لگانے کی۔

با این ہمہ اگر کسی کو یہ شبہہ ہو کہ اِس قصہ کو بہت سے محدثین اور مفسرین نے نقل کیا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جبکہ دلائل قطعیہ اور خبر واحد مین تعارض ہوتا ہو تو دلائل قطعیہ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور محققین کے نزدیک ایسی خبر مردود اور باطل ہے۔

دوسرا فریق کہتا ہے کہ آپ مرتکب کبیرہ نہین ہوے ہان صغیرہ کی صورت پیدا ہو گئی وہ اِسطرح کہ عورت کی صرف منگنی اوریا سے ہوئی تھی آپنے باوجود کثرت ازدواج کے اپنی ایک دینی بھائی کی منگیتر سے شادی کرلی۔ یہ صورت اگرچہ جائز ہے لیکن خلاف شان انبیاء ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْن (نیکون کی نیکیان بھی مقرب بندون کی برائیان ہین) حضرت داؤد پر اِس صورت مین ترک اولیٰ کا الزام آتا ہے۔

تیسرا فریق کہتا ہے کہ صغیرہ یا کبیرہ کا کیا ذکر اِس قصہ سے تو حضرت داؤد کی مدح و ثنا ثابت ہوتی ہے اِس طور سے کہ حضرت داؤد کے چند دشمن اُس روز جب کہ آپ محراب مین خاص عبادت کے لیے تشریف فرما تھے اور محافظ اور دربان کسیکو آنے کی اجازت نہین دیتے تھے دیوار پھاند کر گھس آئے لیکن جب محافظین کو دیکھا تو ڈرے اور بات بنا کر دُنبیون کا قصہ گڑھ لیا لیکن حضرت داؤد اُنکا فاسد ارادہ سمجھ گئے اور چاہا کہ اُنسے انتقام لین لیکن پھر یہ خیال گذرا کہ یہ میرے حلم اور عفو کا امتحان تھا اِسلیے آپنے توبہ کی۔ انتہیٰ کلامہ۔ (دیکھو جلد ہفتم صفحہ ۱۸۴-۱۹۴)

واقعہ کی اصلیت

قصہ اوریا جب غلط ٹھہرا تو یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اصل واقعہ کیا تھا جس کا کلام مجید مین ذکر ہے۔ ہمارے مفسرین نے اس کا کچھ جواب نہین دیا۔ امام رازی نے اگرچہ فریق سوم کی طرف سے ایک عمدہ توجیہ پیش کی لیکن کوئی ثبوت نہین دیا۔

سورہ ص کے قصہ کی اصلیت جسطور سے حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھپر منکشف کی ہے وہ یہ ہے حق تعالیٰ نے قصہ کی ابتدا مین اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ کا ایسا بلیغ فقرہ ارشاد فرمایا ہے جو فی الواقع ایک کلید ہے جس سے قصہ کا قفل یکایک کھل جاتا ہی۔ بنی اسرائیل مین حضرت موسیٰ کے بعد سے قاضیون کے آخر عہد یعنی حضرت صموئیل کے زمانہ تک قبائل کے شیوخ اپنے اپنے خیمون مین یا کھلے مقامات مین گھنے درختون کے نیچے لوگون کے باہمی جھگڑے اور مقدمات فیصل کرتے تھے[1] حضرت داؤد متفقہ اسباط بنی اسرائیل کے پہلے بادشاہ اور پیغمبر صاحب کتاب ہین جنھون نے اس طریقے کی اصلاح کی۔ آپ نے ۴۰ برس تک حکومت کی[2] اور ہمیشہ بنفس نفیس رفع خصومات فرماتے رہے[3] آپ نے اپنی دار الخلافت اورشلم مین شاہانہ تزک و احتشام کی بُنیاد ڈالی۔ شہر پناہ کی دیوار کھچوائی اور حاجب اور دربان مقرر کیے[4] بنی اسرائیل اس قسم کی مدنیت سے اب تک آشنا نہ تھے خاصکر دیہات مین مویشی چرانے والے ابنائے بادیہ بالکل سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ انھین مویشی چرانے والون مین سے دو شخص آپ کے پاس رفع خصومت کے واسطے آئے یہان دیکھا کہ حاجب اور دربان پاسبانی کر رہے ہین مگر وہ آزاد ابنائے بادیہ جو سردار قبیلہ کے خیمون اور درختون کے سایہ کے نیچے مقدمات فیصل ہوتے دیکھتے تھے وہ حاجب و دربان کو کیا سمجھتے بے تکلفانہ دیوار پھاند کر حضرت داؤدؑ کے حضور مین کھڑے ہوگئے حضرت داؤدؑ کو چونکہ اپنے عہد خلافت مین اہل فلسطین اور دیگر قبائل کفار سے ایک نہ ایک

---

[1] دیکھو کتاب خروج ۱۸/۱۳-۲۶ [2] کتاب رعوت [3] کتاب ملوک اول ۲/۱۱ [4] تاریخ الایام اول ۲۹/۲۷ [5] تاریخ الایام اول ۱۴/۱۴-۱۷ [6] تاریخ الایام اول ۱۱/۶-۸ و ۱۱/۲۶-۲۷ و ۱۲/۲۶-۲۷

مقابلہ پیش رہتا تھا اِسلیے آپ کو خیال گذرا کہ یہ شخص دشمن ہین لیکن اُنھون نے فوراً آپ کو اطمینان دلایا پھر مدعی نے اپنی ایک دُنبی کا قضیہ در مدعا علیہ کا باوجود ۹۹ دنبیون کے مالک ہونے کے اُس ایک دُنبی کو سخت کلامی کے ساتھ چھیننے کی کوشش کا ذکر کیا۔ مدعا علیہ نے اسکی تردید نہ کی جس سے معلوم ہوا کہ اُسکو جرم کا اقرار تھا اسلیے حضرت داؤد نے اُسکی اس حرص اور درشتی کو ظلم سے تعبیر کیا اور پھر یہ کلمہ ارشاد فرمایا وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۤءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ اِس طور سے ضمناً مدعا علیہ کو عمل نیک کی تعلیم بھی دیدی۔ لیکن جبوقت آپ یہ فیصلہ سُنا رہے تھے معاً آپ کو اپنی ابتدائی حالت یاد آگئی کہ کس طرح حق تعالیٰ نے ایک معمولی چرواہے کی حیثیت سے آپ کو خلافت کے اعلیٰ عہدہ پر فائز فرمایا تاکہ خلق خدا کی صلاح و فلاح مین مشغول رہین پھر جبوقت مخاصمین کا دربان و حاجب کی روک ٹوک کے باعث دیوار پھاند کر حاضر ہونے کا تصور بندھا آپ احکم الحاکمین کی ہیبت و جلال سے مرعوب ہوگئے اور سمجھے کہ یہ قضیہ توجہ الی اللہ کے لیے تازیانہ ہے اور اسلیے خضوع و خشوع کے ساتھ سجدے مین گر پڑے فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ۔ حق تعالیٰ نے آپ کی انابت اور رجوع کو قبول فرماکر آپ کو مقام ہیبت سے مقام قرب کی طرف ترقی دی پھر لذّت ہمکلامی سے مشرف فرماکر بطور خطاب نہ بطریق عتاب خلافت حقہ اور اُسکے نازک اور اہم ذمہ داریون کی یاد دلائی يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ..... الآیہ

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کے قلوب آئینۂ انوار ہوتے ہین۔ آئینہ جسطرح منھ کی بھاپ سے دھندلا ہوجاتا ہے لیکن جہان کسی چیز سے اُسکو رگڑ دیا پھر اور چمک اُٹھتا ہے۔ اسیطرح انبیاء کے قلوب مطہر عالم رنگ و بو کے اثر سے کبھی مکدر ہوجاتے ہین لیکن معاً خشیت الٰہی کی تیز روشنی اپنا عکس ڈالتی ہے جس سے اُن کی فطرت کا نورانی جِرم اور چمک اُٹھتا ہے۔ حدیث شریف مین وارد ہے۔ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّةً۔ بیشک مین اپنے پروردگار سے

سلہ دیکھو سموئیل اوّل ۱۷/۱۵ و ۳۰ و ۳۳ و ۳۴ ۔ ۵۲ تفسیر بیضاوی جلد ہفتم صفحہ ۳۴۲

ہر روز دن مین ستر مرتبہ مغفرت کرتا ہون۔ آن حضرت صلعم اگرچہ اصطفا کے مقام اعلےٰ پر فائز تھے لیکن پھر بھی دن مین ستر مرتبہ استغفار فرماتے تھے۔ سبحان اللہ انبیاء کے قلوب کی یہ کیفیت ہے!۔

مثال دوم

حضرت سلیمانؑ اور قصہ بت پرستی

کتاب ملوک اول ۱۱/۳-۸ مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کی بیگمات نے جو بیگانہ قوم سے تھین آپ کے دل کو بڑھاپے مین بتون کی طرف پھیر دیا۔ آپ نے بیت المقدس کے مقابلہ مین مندر بنوائے اور بتون کی پوجا کرنے لگے۔

تورات کی کتاب ملوک اور تاریخ الایام پر تبصرہ۔

حضرت سلیمان کے حالات عہد عتیق کی دو کتابون مین مندرج ہین۔ کتابِ ملوک اور کتاب تاریخ الایام لیکن یہ کتابین کہان تک قابل وثوق ہین اسکی تشریح زمانہ حال کے مشہور علمائے مسیحی کی زبان سے سنو۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کی طرف سے جو مشہور کتاب "ہلپس ٹو دی اسٹڈی آف بائبل" حال مین شایع ہوئی ہے اس مین ان کتابون پر جہان تنقید کی ہے یہ عبارت لکھی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"کتاب ملوک۔ اس کتاب کا مولف کون تھا اسکا فیصلہ نہین ہوسکتا لیکن جس نے اسکو ترتیب دیا ہے اُسنے تین ماخذون کا حوالہ دیا ہے"

---

۵۱ حضرت غوث الاعظم رض نے اس حدیث شریف کی خوب توجیہ کی ہے۔ فرماتے ہین کہ آن حضرت صلعم منازل تقرب مین ہمیشہ ایک پایہ سے دوسرے پایہ پر برابر چڑھتے جاتے تھے اسلیے جب بلند پایہ پر پہونچتے تھے تو پہلا پایہ اسقدر پست نظر آتا تھا کہ اُس سے استغفار فرماتے تھے (دیکھو فتوح الغیب مقالہ ہفتم صفحہ ۱۴)

کتاب اعمال سلیمان (دیکھو ملوک ۱۱/۴۱) تاریخ الایام ملوک یہودیہ (دیکھو ملوک ۱۴/۲۹) جسکا حوالہ پندرہ مقامات مین پایا جاتا ہے - تاریخ الایام ملوک اسرائیل (دیکھو ملوک ۱۴/۱۹) حوالہ سترہ مقامات مین - لیکن یہ تمام تحریرات سب ضایع ہوگئین ہان انکا انتخاب جو اس نیت سے کیا گیا کہ خدا کے معاملات اُسکے بندگان کے ساتھ کیونکر ہوتے ہین موجود ہے - متن کتاب مین اِس کثرت سے کلدانیت (یعنی کلدانی زبان کے مخصوص محاورات وغیرہ) کا استعمال ہوا ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب زمانۂ مابعد کی لکھی ہوئی ہے "

"کتاب تاریخ الایام - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِس کتاب کے مؤلف نے سیرت سلیمانؑ اِن کتابون سے جمع کی کتاب ناتان کاہن - اخیا شلونی کی پیشین گوئی - مکاشفات بعدو کاہن (دیکھو تاریخ الایام ۲۹/۹) اِس کتاب سے چند واقعات خارج ہین (۱) شمالی سلطنت کے قریب قریب تمام واقعات (۲) جنوبی سلطنت مین حضرت داؤدؑ کے معاصی مثلاً قصۂ اوریا امنان ابسلم - شیبہ - ادونیا کے واقعات (۳) سلیمانؑ کا فیصلہ انتظام اور معصیت (۴) واقعات متعلق حداد اور رزین "

کچھ شک نہین کہ یہ کتابین قید بابل کے بعد لکھی گئین یعنی تخمیناً پانسو برس بعد حضرت سلیمان کے تو یقیناً اور اُسکے بعد اور جسقدر عرصہ ہوا ہو - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مختلف قسم کی تحریرون یادداشتون اور روزنامچون سے جو اب سب کے سب مفقود ہین یہ کتابین مرتب ہوئین -
یہ امر قابل غور ہے کہ کتاب تاریخ الایام مین واقعہ بت پرستی کا مطلق ذکر نہین کتاب ملوک مین جو یہ قصہ مذکور ہے اُسکا ماخذ شمالی سلطنت اسرائیل کے روایات ہین - شمالی سلطنت کا بانی یربعام ہے یہ وہ شخص ہے جسے حضرت سلیمان نے سبط یوسف پر عامل مقرر کیا تھا لیکن

اس نے احیا، کاہن کی سازش سے درپردہ فساد کرنا چاہا حضرت سلیمانؑ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے یروبعام کو قتل کرنا چاہا لیکن وہ مصر بھاگ گیا اور حضرت سلیمان کی وفات تک وہین رہا [۱] جب حضرت سلیمان کا بیٹا تخت نشین ہوا تو یروبعام پھر واپس آیا اور بغاوت کا جھنڈا بلند کرکے دس اسباط بنی اسرائیل پر حاکم بن بیٹھا اور بیت المقدس کے مقابلہ مین دو بتخانہ دان اور بیت ایل مین بنوائے جہان سونے کے بچھڑون کی علانیہ پرستش کرنے لگا اور اُسکے ساتھ بنی اسرائیل بھی بت پرست ہو گئے [۲] کچھ شک نہین کہ ایسے مرتد اور باغی نے جس نے حضرت سلیمان کے عہد مین فساد کرنا چاہا اور اُسکے رفیق احیا کاہن جس نے درپردہ حضرت سلیمان پر الزام بھی لگایا تھا اب علانیہ اپنی بت پرستی کو فروغ دینے کے لیے حضرت سلیمانؑ پر بھی بت پرستی کا الزام لگا دیا اور اُسکے متبعین نے اُسکی تصدیق کرکے اپنی نوشتون مین لکھ لیا جن سے کتاب ملوک کی یہ روایت منقول ہے

اب دیکھو کہ کلام مجید مین اس واقعہ کے متعلق کیا لکھا ہے۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا (بقرہ)	اور پیروی کی اُس علم کی جو سلیمان کی سلطنت مین شیاطین پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفر نہین کیا لیکن شیاطین نے کفر کیا

کلام مجید کی شہادت

شیاطین سے مراد یروبعام احیا کاہن اور اُسکے متبعین ہین جنھون نے ملک سلیمان مین سازش کرکے آپکے بعد علانیہ بت پرستی کی اور رسوم خبیثہ اور عقائد باطلہ کی جن سے یہان سحر مراد ہے تعلیم دی بنی اسرائیل نے حق و باطل مین کچھ تمیز نہ کی اور ایک اولوالعزم پیغمبر پر جنھین حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے حکمت اور خلافت عطا فرمائی تھی ایسا ناپاک الزام لگا دیا۔ اتنا ہی نہین بلکہ احبار اور ربّیین نے زمانہ مابعد مین اس واقعہ پر ایسے ایسے حاشیہ چڑھائے کہ سیرت سلیمانؑ کو "فسانۂ عجائب" کی داستان بنا دیا۔

[۱] اول ملوک ۱۱/۱۲ تا ۴۰ [۲] اول ملوک ۱۲/۲۰-۲۸ و ۳۰

تالمود کا قصہ سلیمان اور شاہ دیوان

تالمود مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے پاس ایک انگوٹھی تھی جسپر اسم اعظم کندہ تھا۔ اسکی تاثیر سے انسان۔ حیوان۔ چرند پرند سب ہی آپکے مسخر تھے۔ آپ کی سلطنت جسوقت خوب مستحکم ہوگئی تو آپ کو اپنی طاقت اور قدرت پر غرور ہوگیا۔ یہ بات خداوند یہواہ کو ناگوار گذری جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دیوون کا بادشاہ اصمودیس چالاکی سے آپ کی انگوٹھی چُرا لیگیا اور فوراً آپ کا ہمشکل بنکر تخت پر بیٹھ گیا۔ سلیمان اپنی جان بچاکر بھاگے اور فقیرون کا بھیس بدلکر اور اپنا نام قہلت رکھکر یہ صدا لگانے لگے " لوگو! دیکھو قہلت پہلے ایک زبردست بادشاہ تھا جسکا نام سلیمان شاہ اور شلیم تھا لیکن آج وہی کاسۂ گدائی لیے پھر رہا ہے "۔

آخر شاہ امون کے ملک مین پہونچکر آپ نے شاہی باورچی خانہ مین نوکری کرلی اتفاقاً بادشاہ کی بیٹی آپ پر عاشق ہوگئی بادشاہ کو جب یہ معلوم ہوا تو اُسنے دونون کو جنگل مین نکال دیا۔ ایکدن ایک ماہی گیر ایک مچھلی لیے ہوئے اُدھر سے گذرا شاہزادی نے مچھلی خریدلی اور جسوقت اُسکا پیٹ چاک کیا تو وہی انگوٹھی جو اصمودیس کی اُنگلی سے نکلکر دریا مین گر پڑی تھی نکل پڑی قہلت (سلیمان) نے انگوٹھی پہچان کر فوراً اُٹھائی اور طرفۃ العین مین بیت المقدس پہونچکر شاہ دیوان کو قتل کرکے بدستور حکومت کرنے لگے لہ

مسیرن نے باطلہ کو باالکل قلعی کھولی گئی

لہ اِس کذب و افترا کو ہمارے یہان بعض مفسرین نے بھی وہب ابن منبہ کی روایت سے نقل کردیا ہے پھر واعظین اور شعراء نے ایسی رنگ آمیزیان کین کہ یہ جھوٹا قصہ عام طور سے مقبول ہوگیا مگر محققین علماے اسلام نے ایسی اکاذیب باطلہ کی خوب قلعی کھول دی ہے۔ تفسیر مدارک التنزیل نسفی مین لکھا ہے :-

ما یروی من حدیث الخاتم والشیطان وعبادة الوثن فی بیت سلیمان فمن اباطیل الیھود۔	انگشتری اور شیطان اور سلیمان کے گھر مین بُت پوجے جانے کی روایت یہود کے باطل قصّون مین سے ہے۔

علامہ جار اللہ زمخشری اپنی تفسیر مین بجنسہٖ یہی الفاظ لکھتے ہین۔ امام رازی اربعین فی اصول الدین کے مسئلہ ۳۲ مین اِس قصہ کی نسبت لکھتے ہین :-

فاما الحکایة الجنیة التی یروونھا للحشویہ فکتاب اللہ مبرا عنھا	جن کی حکایت جو عامہ ناس نے روایت کی ہے سو کتاب اللہ اِس سے بری ہے

مروجہ عہد عتیق کے مجموعہ مین ایک اکلیزائیٹس (کتاب الوعظ) بھی شامل ہے جسکی ابتدا یون ہوتی ہے "ملفوظات قہلت (واعظ) ابن داؤد شاہ اورشلم"۔ یہود ونصاریٰ کہتے ہین کہ یہ کتاب حضرت سلیمان نے اپنے انتزاع سلطنت کے زمانہ مین لکھی تھی لیکن یہ محض جھوٹ ہے۔ زمانۂ حال کے انصاف پسند علماے نصاریٰ اس بات کے قائل ہین کہ اس کتاب مین "اسٹوئک" (پیروانِ حکیم زینو) کے خیالات ادا کیے گئے ہین اور طرز بیان اور زبان عبرانی سے بمراحل دور ہین۔ اسلیے صاف ظاہر ہے کہ یہ کتاب حضرت سلیمانؑ کی لکھی ہوئی ہرگز نہین۔ قدیم زمانہ مین لوتھر نے نہایت سختی سے اس کتاب پر نکتہ چینی کی تھی اور ثابت کیا تھا کہ یہ کتاب حضرت سلیمانؑ کی لکھی ہوئی ہرگز نہین ہے۔ سچ ہے وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ۔

مثال سوم

(حضرت ہارون اور گوسالہ سامری)

کتاب خروج باب ۳۲ آیات اول لغایۃ ۲۵ مین لکھا ہے:۔

"جب لوگون نے دیکھا کہ موسیٰؑ پہاڑ سے اُترنے مین دیر کرتا ہے تو وہ ہارون کے پاس جمع ہوے اور کہنے لگے کہ اُٹھ ہمارے لیے معبود بنا کہ ہمارے آگے چلین کیونکہ یہ مرد موسیٰ جو ہمین ملک مصر سے نکال لایا ہم نہین جانتے کہ اُسے کیا ہوا۔ ہارون نے کہا کہ سونے کے زیور جو تمھارے بیویون بیٹون اور بیٹیون کے کانون مین ہین اُتار اُتار کے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ سب لوگ زیورون کو جو اُن کے پاس تھے اُتار اُتار کے ہارون کے پاس لائے۔ اُس نے اُن کے ہاتھون سے لیا اور ایک بچھڑا ڈھال کر اسکی صورت چکا کی

ملہ دیکھو "اولڈ ٹسٹامنٹ" (عہد عتیق) مصنفہ سلفرک اڈورڈس صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶۔

کے اوزار سے درست کی۔ اُنھون نے کہا کہ اے بنی اسرائیل یہ تھارا معبود ہے
جو تھین ملک مصر سے نکال لایا۔ جب ہارون نے یہ دیکھا تو اُسکے آگے ایک
قربانگاہ بنائی۔ ہارون نے یہ کہہ کے منادی کی کہ کل خداوند کے لیے عید ہے
وہ صبح کو اُٹھے سوختنی قربانیان چڑھائین سلامتی کی قربانیان گذرانین لوگ
کھانے پینے کو بیٹھے اور کھیلنے کو اُٹھے۔ تب خداوند نے موسیٰؑ کو کہا کہ اُتر جا
کیونکہ تیرے لوگ جنھین تو مصر کے ملک سے چھڑا لایا خراب ہو گئے ہین وہ اُس
راہ سے جو مین نے اُنھین فرمائی جلد پھر گئے ہین۔ اُنھون نے اپنے لیے
ڈھلا ہوا بچھڑا بنایا اُسے پوجا اور اُس کے لیے قربانی ذبح کر کے کہا اے
اسرائیل یہ تھارا معبود ہے۔ پھر خداوند نے موسیٰؑ سے کہا کہ مین اِس قوم کو
دیکھتا ہون کہ ایک گردن کش قوم ہے اب تو مجھ کو چھوڑ کہ میرا غضب اُن پر
بھڑکے اور مین اُن کو بھسم کر دون مین تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤن گا۔ موسےٰ
نے اپنے خداوند خدا کے آگے منت کر کے کہا کہ اے خداوند اِکیون تیرا غضب
اپنے لوگون پر جنھین تو شہزوری اور زبردستی کے ساتھ ملک مصر سے نکال لایا
بھڑکتا ہے ......۔ تب خداوند اُس بدی سے جو اُسنے سوچا تھا کہ اپنے
لوگون سے کرے پچھتایا۔ موسیٰ پھر کر پہاڑ سے اُتر گیا۔ شہادت کی دونون لوحین
اُسکے ہاتھ مین تھین وہ لوحین دو طرفہ لکھی ہوئی تھین ...... جب یوشع نے
لوگون کی آواز جو پکار رہے تھے سُنی تو موسیٰؑ سے کہا کہ لشکرگاہ مین لڑائی کی آواز
ہے موسیٰؑ بولا۔ یہ تو نہ فتح کے شور کی آواز نہ شکست کے شور کی آواز ہے بلکہ گانے
کی آواز مین سنتا ہون۔ جب وہ لشکرگاہ کے پاس آیا اور بچھڑا اور ناچ راگ دیکھا
تب موسیٰؑ کا غضب بھڑکا اُسنے لوحین اپنے ہاتھون سے پھینک دین پہاڑ کے
نیچے توڑ ڈالین۔ اُس بچھڑے کو جسے اُنھون نے بنایا تھا اسکو آگ سے جلایا پیکر

خاک سا بنایا اور اُسکو پانی پر چھڑک کر بنی اسرائیل کو پلایا۔ موسیٰ نے ہارون سے کہا کہ "اِن لوگون نے تجھ سے کیا کیا کہ تو اُن پر ایسا بڑا گناہ لایا" ہارون نے کہا کہ "میرے خداوند کا غضب نہ بھڑکے تو اس قوم کو جانتا ہے کہ بدی کیطرف مائل ہے سو اُنھون نے مجھے کہا کہ ہمارے لیے ایک معبود بنا جو ہمارے آگے چلے کہ یہ مرد موسیٰ جو ہمین ملک مصر سے چھڑا لایا ہم نہین جانتے کہ اُسے کیا ہوا تب مین نے اُنھین کہا کہ جسکے پاس سونا ہو اُتار لائے اُنھون نے مجھے دیا اور مین نے اُسے آگ مین ڈالا سو یہ بچھڑا نکلا جب موسیٰ نے لوگون کو دیکھا کہ وہ بے قید ہو گئے کہ ہارون نے اُنھین ان کے مخالفون کے روبرو اُنکی رسوائی کے لیے بے قید کر دیا تھا تب موسیٰ لشکرگاہ کے دروازے پر کھڑا ہوا اور کہا کہ جو خداوند کی طرف ہووے وہ میرے پاس آوے تب سب بنی لاوی اسکے پاس جمع ہوے اُس نے اُنھین کہا کہ "خداوند اسرائیل کے خدا نے فرمایا ہے کہ تم مین سے ہر مرد اپنی کمر پر تلوار باندھے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک تمام لشکرگاہ مین گذرتے پھرو۔ ہر مرد تم مین سے اپنے بھائی کو اور ہر ایک آدمی اپنے دوست کو اور ہر ایک شخص اپنے عزیز قریب کو قتل کرے" بنی لاوی نے موسیٰ کے کہنے کے موافق کیا چنانچہ اُس دن لوگون مین سے قریب تین ہزار مرد کے مارے پڑے"

حضرت ہارون کو خدا نے تقدس کا لباس پہنایا تھا حضرت موسیٰ کے ساتھ شریک نبوت کیا تھا[۱] روحانی نعمتین عطا کی تھین نسلاً بعد نسل اُنھین کے خاندان مین تقدس کو قائم رکھنے کا وعدہ کیا تھا[۲] ایسا مقدس بزرگ اور پھر گوسالہ کا بنانے والا اور بنی اسرائیل کو جن پر وہ پیشوا مقرر ہوا تھا گمراہ کرنے والا! کیا واقعی خداوند یہواہ ایسے ہی اشخاص کو خلعت نبوت عطا فرماتا ہے

[۱] خروج ۴ ۱۵ و ۱۶ [۲] خروج باب ۲۸ و ۳۰ / ۱۲ خروج

اور کیا اُسکا یہی انصاف ہے کہ بیچارے عامیون کو اتنی سخت سزا دی جائے کہ بھائی بھائی کو اور باپ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے لیکن بانی فساد یعنی گوسالہ بنانے والا صاف بچ جائے اور نہ اُسکا بھائی موسیٰ اُسپر ہاتھ اُٹھائے اور نہ غضبناک یہواہ اُسکا کچھ بگاڑے۔ کیا دنیا توریت کی اس روایت کو بے چون و چرا تسلیم کرلے یا پھر ہم اس قصہ کو اُن احبار کی جنھین سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ کا لقب ملا ہی طبع آزمایون کا نتیجہ سمجھین۔

تبصرہ توریت کی ابتدائی پانچ کتابون پر

حقیقت یہ ہی کہ توریت کی ابتدائی پانچ کتابین جو اہل کتاب مین خمیس موسیٰ کے نام سے مشہور ہین کسی ایک شخص کی لکھی ہوئی نہین بلکہ اُن کا ماخذ دو مختلف تحریرات ہین جنپر اگر غور کیا جاے تو اُنمین باہمی تخالف اور تباین صاف نظر آتا ہے مثلاً کتاب پیدائش ۲۲/۱۴ مین لکھا ہے کہ ابراہیمؑ نے اُس مقام کا نام جہان اُسنے اپنے بیٹے اسحٰقؑ کی قربانی کرنا چاہی تھی " یہواہ یری " رکھا لیکن خروج ۶/۳ مین خدا کہتا ہے کہ ابراہیمؑ اسحٰقؑ اور یعقوبؑ مجھے اشدائی کے نام سے جانتے تھے اور یہواہ کے نام سے واقف نہ تھے۔ اسیطرح کتاب مستثنا یا توریت مثنیٰ ۵/۲۲ مین لکھا ہے کہ خداوند نے شہادت کی دو لوحون پر احکام لکھ دیے اور اس سے زائد نہین فرمایا لیکن خروج ۲۴/۱۲ مین لکھا ہے کہ نہین اور احکام بھی بڑھائے تھے۔ حضرت ابراہیم اور سارہ کا واقعہ پیدائش کے باب ۲۰ مین جسطور سے مذکور ہے ویسا ہی باب ۲۶ مین حضرت اسحٰقؑ اور آپ کی بیوی ربقہ کی طرف منسوب ہے۔ باب اول پیدائش مین پہلے جانور پیدا ہوے پھر انسان لیکن دوسرے باب مین پہلے انسان پیدا ہوتا ہے پھر حیوان۔ غرضکہ ایسے بکثرت اختلافات موجود ہین اس بنا پر زمانہ حال کے علماء یورپ کی یہ راے ہے کہ خمیس موسیٰ کے تین جداگانہ ماخذ ہین:۔

اوّل انتخاب دو نوشتون کا جو اصطلاح مین " جے " اور " ای " کے نام سے مشہور ہین کتاب پیدائش باب اول کل اور دوم کے آیات ۱ لغایت ۳ مین ۳۵ مقام پر خدا کے نام کے واسطے آلوہیم کا استعمال ہوا ہے اور کسی جگہہ بھی یہواہ

نہین کہا برعکس اسکے اُسی کتاب پیدائش کے باب ۲ مین ۱۹ جگہ یہواہ استعمال ہوا ہے اور آلوہیم کا مطلق استعمال نہین ہوا اسوجہ سے مبصرین کہتے ہین کہ یہ دو مختلف نوشتے تھے الوہیمی (جسکا مخفف "ای") اور یہوی (جسکا مخفف "جے") جن سے مروجہ کتاب پیدائش کے مضامین منتخب ہوے۔

دوم کتاب استثنار یا تورات ثنی۔ کہتے ہین کہ ۶۲۱ برس قبل مسیح بیت المقدس کے پیشرو کاہنان حلقیا نے شاہ یہودیہ یوشیا کے عہد مین ایک کتاب پیش کی جو اُسنے ہیکل مین مدفون پائی اور یہ مشہور ہو گیا کہ یہی اصل توریت ہے مروجہ عہد عتیق کی کتاب استثنار کا ماخذ وہی ہے۔

سوم ضابطہ کاہنان جسکی نسبت مشہور ہے کہ اسیری بابل کے بعد عزرا اور نحمیاہ نے مرتب کیا۔ موجودہ کتاب اعداد اور احبار اسی سے ماخوذ ہین اتنا ہی نہین بلکہ موسیٰ کی پانچون کتابین انھین ضوابط کے قالب مین ڈھالی گئی ہین اس دعوی کا ثبوت یہ ہے کہ کتاب خروج ۳۴ اور استثنار ۷ مین خداوند حکم دیتا ہے کہ بیگانہ عورتون سے ہرگز شادی نہ کرنا ورنہ وہ بت پرستی کی طرف مائل کردینگی لیکن خود حضرت موسیٰ نے بیگانہ قوم مین شادی کی (دیکھو کتاب اعداد ۱۲) اور جب حضرت ہارون اور مریم آپ کی بہن نے بدگوئی کی تو خداوند نے خفا ہو کر مریم کو مبروص کردیا لیکن آخر حضرت موسیٰ کی سفارش سے یہ مرض دفع ہوا۔ (دیکھو اعداد ۱۲) اسی طرح رعوت جس کے نام پر عہد عتیق مین ایک کتاب معنون کی گئی ہے قوم موآب سے تھی اُس کی شادی بعاز سے ہوئی اور اُسی کی نسل سے حضرت داؤد پیدا ہوے (دیکھو رعوت باب الغایت ۴) خود حضرت داؤد نے متعدد بیگانہ عورتون سے شادی کی (دیکھو اول تاریخ ۳)

سلہ کتاب ملوک دوم ۲۲–۱۲

نیا شہر آلیا ۱۳۵ ع مین آباد ہوا اور بجاے قدیم موسویت کے جو بعد کو یہودانہ عیسائیت کی تابع ہوگئی تھی اب ایک ایسا کلیسا قائم ہوا جس کا اسقف اعظم ایک جنٹائل (غیر یہود) تھا اور جس مین یہود اور غیر یہود سب ایک ہو گئے۔ یہودانہ عیسائیت کا دور ختم ہو چکا اور وہ لوگ جو اب بھی اپنے قومی شعار کے پابند رہے اور یہ کوشش کی کہ ان رسوم و شعائر کو یسوع کی مسیحیت کے عقیدہ کے ساتھ شامل رکھین بدعتیون مین شمار ہونے لگے"

نیقہ کی کونسل

۱۳۵ ع سے قیصر قسطنطین کے عہد یعنی دوسو برس تک دین عیسوی اپنے دو متضاد عناصر یعنی یہود اور جنٹائلز کے باہمی کشاکش مین مبتلا رہ کر فرقہ آرائیون کا آماجگاہ بنا رہا اس کشاکش کا نتیجہ آخر یہ نکلا کہ رفتہ رفتہ یہودی عنصر سلب ہوتا گیا یہان تک کہ ۳۲۵ ع مین جب نیقہ کی مشہور کونسل منعقد ہوئی تو بحث صرف یہ آن پڑی کہ الوہیت مین حضرت مسیح کا کیا درجہ ہے آیا اقانیم ثلثہ (باپ بیٹا روح القدس) مساوی الحیثیت ہین یا کچھ فرق مراتب بھی ہے اور ایک کو دوسرے پر کچھ فوقیت ہے۔ پادری اریوس کی راے یہ تھی کہ بیٹا باپ کے مقابلہ مین ازلی نہین ہوسکتا لیکن کونسل نے بالاتفاق اریوس کے اس عقیدہ کو کفر قرار دیا اور یہ فیصلہ کیا کہ "جو شخص یہ دعوے کرے کہ کسی وقت مین خدا کے فرزند کا وجود نہ تھا یا پیدا ہونے سے قبل وہ موجود نہ تھا یا وہ نیست سے ہست کیا گیا یا کسی ایسے مادہ یا جوہر سے اُسکی تخلیق ہوئی جو ربانی نہین ہے یا وہ مخلوق یا متغیر ہے ایسے شخص کو کلیساے مقدس ملعون قرار دیتا ہے" اس فتوے کے صادر ہوتے ہی قسطنطین نے اُسکو بزور حکومت نافذ کر دیا[۵۱]

یہ پہلا دن تھا کہ مسئلہ تثلیث دین عیسوی کا مسلمہ مسئلہ ہوگیا اب غیر یہود یعنی رومیون یونانیون اور مصریون کے توہمات اور رسومات دین عیسوی کے شریک غالب ہو گئے۔

---

۵۱ معرکہ مذہب و سائنس مصنفہ ڈریپر صفحہ ۴۴ +

قَالُوْا مَا اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ
لٰكِنَّا حُمِّلْنَا اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ
فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ
فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ
فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى
فَنَسِيَ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ
قَوْلًا وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا
وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ
يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ وَاِنَّ رَبَّكُمُ
الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ قَالُوْا
لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ
اِلَيْنَا مُوْسٰى قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ
اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا اَلَّا تَتَّبِعَنِ اَفَعَصَيْتَ
اَمْرِيْ ۔ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ
بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ اِنِّيْ خَشِيْتُ
اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ
يٰسَامِرِيُّ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا
بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ
فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ
قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ

کہنے لگے ہمنے اپنے اختیار سے تیرا وعدہ خلاف نہین کیا
لیکن ہم کو کہا تھا کہ اُس قوم کا گہنا اُٹھا لین پھر ہمنے
وہ پھینک دیے پھر سامری نے یہ نقشہ ڈالا پھر اُنکے
لیے ایک بچھڑا بنا نکالا ایک دھڑ جسمین گاے کا ایسا چلانا
پھر کہنے لگے یہ رب تمھارا اور موسیٰ کا رب ہے سو وہ
بھول گیا۔ بھلا یہ نہین دیکھتے کہ وہ ان کو کسی بات
کا جواب نہین دیتا اور نہ اختیار رکھتا ہے اُن کی
بُرے کا نہ بھلے کا۔ اور ان سے ہارون نے کہا تھا پہلے
سے اے قوم اور کچھ نہین تم کو بہکا دیا ہے اسپر اور تمھارا
رب رحمٰن ہے سو میری راہ چلو اور میری بات مانو۔
بولے ہم اسی پر لگے بیٹھے رہین گے جبتک ہمارے پاس
موسیٰ پھر آوے۔ موسیٰ نے کہا اے ہارون تجھکو کیا اٹکاؤ
تھا جب تو نے دیکھا کہ وہ بہکے۔ تو میرے پیچھے (کیون)
نہ آیا کیا تو نے میرا حکم رد کیا" وہ بولا اے میرے ماں جائے
میرا سر اور داڑھی نہ پکڑ مین ڈرا کہ تو کہے گا کہ تو نے
پھوٹ ڈال دی بنی اسرائیل مین اور میری بات
یاد نہ رکھی"۔ موسیٰ نے کہا "اے سامری اب تیری کیا حقیقت
ہے" سامری نے کہا "مین نے دیکھ لیا جو سب نے نہ دیکھا
پھر لی مین نے ایک مٹھی رسول کے پانون کے نیچے
سے پھر مین نے وہی ڈالدی اور مجھکو میرے جی سے یہی مصلحت
سوجھی" موسیٰ نے کہا "چل تجھکو زندگی مین اتنا ہے

کہ کہا کرے نہ چھیڑو، اور تجھکو ایک وعدہ ہے وہ تجھ سے خلاف نہوگا اور دیکھ اپنے ٹھاکرجی کو جس پر سارے دن لگا بیٹھا تھا ہم اسکو جلاوینگے پھر بکھیر دینگے دریا مین اڑاکر۔	لَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهُ وَانظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ٥ (سورۂ طٰہٰ)

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ کے پہاڑ پر سے واپس آنے مین دیر ہوئی تو بنی اسرائیل پریشان ہوے اور مال غنیمت کو وبال سمجھکر پھینکنا شروع کیا کیونکہ اُسوقت تک چونکہ توریت نازل نہین ہوئی تھی اسلیے مال غنیمت کیواسطے بھی کوئی حکم صادر نہین ہوا تھا۔[ف] غرضکہ جبوقت قوم نے زیورات پھینک دیے تو ایک شخص نے جو سامری کے لقب سے یاد کیا گیا ہے (اُس کی تحقیق آگے آتی ہے) قربانی سوختنی کے طور پر یا جیسے ہنود مین ہوم کی رسم ہے ان سب چیزون کو آگ مین ڈال دیا جو گھل کر ایک سونے کا ڈلا بن گیا تب اُسنے اُسکو گڑھ کر ایک بچھڑے کی صورت بنا دی۔ بنی اسرائیل چونکہ مصریون کو گاے بیل وغیرہ کی پوجا کرتے دیکھا کرتے تھے اب خود بھی اِسکی پوجا کرنے لگے۔ حضرت ہارون نے جو ایام غیبت مین حضرت موسیٰ کے جانشین تھے ان کو اِس حرکت سے منع کیا لیکن اُنھون نے نہ مانا اور کہنے لگے کہ جب تک موسیٰؑ واپس نہ آئے ہم اسی کی پوجا کرین گے۔ حضرت موسیٰ جب الواح لیکر واپس آئے تو قوم کو اس حال مین دیکھکر سخت ناراض ہوے اور انھین ملامت کرنے لگے اُنھون نے صورت واقعہ بیان کردی مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ .... الآیہ۔ حضرت موسیٰ نے قبل اِس کے کہ سامری کو کچھ کہین الواح کو غصہ مین پھینک کر سب سے پہلے اپنے حقیقی بھائی ہارون کی ڈاڑھی اور سر کے بال حمیّت دین کے سچے جوش مین کھینچ کر کہنے لگے کہ کیون تو نے انکو گمراہی سے

ف بعد کو یہود مین یہ طریقہ جاری ہوا کہ جاندارون کو قتل کردیتے تھے اور باقی اشیاء کو جلا ڈالتے تھے دیکھو توریت مثنیٰ باب ۲/۷ اور یوشع ۶/۲۱

منع کیون نہ کیا اور میری مرضی کے خلاف کیا؟ حضرت ہارون نے اپنے بھائی کے غصہ کو دھیما کرنے کے خیال سے یون خطاب کیا "اے میرے مان جائے بھائی! مجھے کیون ذلیل کرتا ہے مین نے منع تو کیا لیکن زیادہ سختی اس وجہ سے نہ کی کہ کہین انمین تفرقہ نہ پڑجائے اور پھر تو مجھے الزام دے"۔ حضرت موسیٰؑ نے یہ عذر سُن کر اب اصل بانی فساد سامری کی طرف توجہ کی اور اُس سے بازپرس شروع کی۔ اُس نے جواب دیا کہ "مجھے وہ بات سوجھی جو اُن کو نہ سوجھی مین اے رسول موسیٰ پہلے آپ کے نقشِ قدم پر چلا اور پھر اُس طریق کو چھوڑ دیا[۵۱]۔ میرے نفس نے مجھے ایسا ہی سمجھایا"۔ حضرت موسیٰ نے ایسے مُفسد کو اپنی قوم سے الگ ہوجانے کا حکم دیا[۵۲] پھر اُس بچھڑے کو جلا کر خاک کر ڈالا اور اُسکی راکھ پانی مین بہادی۔

توریت اور قرآن مجید کے بیان کو مقابلہ کرکے پڑھو پھر دیکھو کہ وہ کلام الٰہی جو اپنی اصلی حالت مین محفوظ رہا ہے کسطرح صورت واقعہ کی تصویر کھینچکر اصل حقیقت کو آئینہ کردیتا ہے۔ کیون نہین یہ احبار اور ربیین کی سُنی سنائی روایتین نہین ہین

---

[۵۱] یہ ترجمہ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ کا موافق قول ابومسلم اصفہانی کے ہے جس کی نسبت امام رازی فرماتے ہین کہ یہ قول مفسرین کے اقوال کے مخالف تو ہے لیکن تحقیق کے بہت قریب ہے (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۱۰۰ و ۱۰۱ طبع اسلامبول) لیکن اگر محض لفظی معنی لیے جائین تو مطلب یہ نکلا کہ جس وقت سامری نے زیورات کا ڈھیر دیکھا تو اس کو یہ سوجھی کہ ایک سونے کا بچھڑا بنادے تاکہ بنی اسرائیل جو گوسالہ پرست مصریون کی صحبت مین خراب ہوچکے تھے خود بھی پوجنے لگین پھر مکار جادوگرون کی طرح جو "چھو منتر" سے آنکھون مین خاک جھونکتے ہین سامری نے مٹھی بھر خاک جھوٹ موٹ، موسیٰ کے قدم کے نیچے کی کہکر بچھڑے مین ڈالدی۔ مصری اِس قسم کے شعبدے جیسے رسّی کا سانپ بنادیا کرتے تھے اور بنی اسرائیل ایسے ہی تماشون کے عادی تھے ۱۲

[۵۲] اعداد ۱۶/۲۶ مین لکھا ہے کہ موسیٰؑ نے قورح۔ داتان اور ابیروم کو جنھون نے آپ سے بغاوت کی تھی اسباط بنی اسرائیل سے علحدہ کردیا۔ یہی سزا سامری کو دی گئی جو قرآن مجید مین مذکور ہے ۱۲

جن کو یہود نے مختلف ماخذون سے جمع کرکے مرتب کردیا اور اُس کا نام توریت رکھ دیا بلکہ

اِن ھٰذا القراٰن یقص علیٰ بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون وانہ لھدی ورحمۃ للمؤمنین (سورۂ نمل)	بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل کو بہت سی وہ باتین بتاتا ہے جن مین وہ اختلاف کررہے ہین اور بے شک یہ مومنون کے واسطے ہدایت اور رحمت ہے۔

یہود ونصاری کو چاہیے تھا کہ کلام مجید کے اس انکشاف سے فائدہ اُٹھاکر حضرت ہارونؑ کو اِس غلط اتہام سے بری کرتے اور توریت کی ان آیات کی تصحیح کرلیتے۔ایسا کرنے سے احبار کی مشہور "اٹھارہ تصحیحات" مین ایک تصحیح کا اور اضافہ ہوجاتا لیکن یہ ایسا اضافہ تھا جس سے حضرتؑ موسی کے حقیقی بھائی کے سر سے یہ الزام اُٹھ جاتا۔ بھلا جب کتاب قاضیان باب۱۸ مین حضرت موسیٰؑ کی کسرشان کے لحاظ سے آپ کے پوتے یو ناتن کو جوبت پرست ہوگیا تھا منسّہ کا پوتا لکھ دیا تو یہان بھی حضرت ہارونؑ کے عوض کسی دوسرے کا نام لکھ دیتے۔ لیکن چونکہ کلام مجید نے اِس حقیقت کا انکشاف کیا ہے اِس لیے اہل کتاب قائل ہونے کی ذلت کیون گوارا کرنے لگے!

تحقیق سامری سامری کون تھا؟ اِسکے متعلق ضرورت ہے کہ ہم یہان کچھ لکھین۔

حضرت ہارونؑ اور گوسالہ کا حال کتاب خروج کے باب۳۲ مین بیان ہوا ہے لیکن اِس باب کے مقدم ابواب ۲۴ و ۳۱ کو اگر ملاکر پڑھو تو پھر عقدہ آسانی سے حل ہوجاتا ہے باب ۲۴۔ درس ۱۴۔ مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے کوہِ طور پر تشریف لے جاتے وقت بنی اسرائیل سے فرمایا:۔

"اور دیکھو ہارونؑ اور حور تمھارے ساتھ ہیں تم میں سے جس کسی کو کوئی معاملہ پیش آئے تو ان دونوں کی طرف رجوع کرنا"

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہارونؑ کے علاوہ ایک اور شخص بھی نیابت میں شریک تھا جس کا نام حُور تھا۔ توریت میں اس آیت کے بعد پھر اس شخص کا کچھ حال مذکور نہیں ہوا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ باب ۳۲ کے (جس میں قصۂ گوسالہ مذکور ہے) شروع کرنے سے پہلے باب ۳۱ میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل میں دو شخص ایک اسی حور کا پوتا بصلاال اور دوسرا اہلیاب جو قبیلہ دان سے تھا ایسے تھے جن کو خداوند نے زرگری اور سنگ تراشی وغیرہ میں ید طولےٰ عطا کیا تھا۔

قبیلہ دان (منسوب بہ دان ابن یعقوب) وہ قبیلہ ہے جس نے حضرت موسیٰؑ کے بعد علانیہ بت پرستی اختیار کی اور آپ کے پوتے یوناثان کو پوجاری مقرر کیا۔ اس قبیلہ میں گوسالہ پرستی کا رواج اُس وقت تک رہا جب تک کہ یہ قبیلہ مع نو اور قبائل بنی اسرائیل کے جنھوں نے حضرت سلیمان کے بیٹے کے عہد میں بغاوت کرکے اپنی علیحدہ سلطنت قائم کرلی تھی گرفتار ہوکر نینوا میں جلاوطن نہ ہوا (کتاب قاضیان ۱۸/۳۰) اسی قبیلہ کے شہر دان میں باغی یربعام نے سونے کے بچھڑے کا مندر بنوایا تھا (اول ملوک ۱۲/۲۸) پھر اس کے بعد عمری یربعام کے پوتے نے شہر سماریہ کو اپنا پایہ تخت قرار دیا۔ اور گوسالہ پرستی کی بُری رسم جاری رکھی۔ غرضکہ شہر سماریہ آباد ہونے اور سامرین کے بطور ایک علیحدہ فرقہ کے مشہور ہونے سے سیکڑوں برس بیشتر خود حضرت موسیٰؑ کے عہد سے سامریت یعنی گوسالہ پرستی کی بنیاد قائم ہوگئی تھی۔

مذکورہ بالا واقعات کو پیش نظر رکھکر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہارونؑ کے رفیق حور یا اُسکے پوتے بصلاال نے بمعیت اہلیاب گوسالہ بنایا ہوگا لیکن چونکہ توریت کی

ابتدائی پانچ کتابین مختلف اور متضاد نوشتون سے جمع ہوئی ہین (جیسا کہ ہم نے اوپر ثابت کیا ہے) اس لیے اصل مفسد کا نام پوشیدہ رہا اور چونکہ منجملہ ۱۲ کے ۱۰ اسباط بنی اسرائیل مین عرصہ دراز تک یہ رسم بد جاری رہی اسلیے گوسالہ کے موجد حضرت ہارونؑ قرار پائے لیکن آخر قرآن مجید نے اُس پیغمبر معصوم کو اس تہمت سے بری کیا پھر اصل مفسد کے متعلق بجائے اِس کے کہ اُسکے نام سے بحث کی جائے اِس قدر پتہ بتا دیا کہ وہ شخص اُس گروہ سے تھا جو بعد کو سامرین کہلائے اور اِس لیے اسکو "السامری" کے لقب سے یاد کیا۔

اب ہم ان تین مثالون پر جن سے تحریفات تورات کی قلعی کھل جاتی ہے اکتفا کرتے ہین۔ اِن مثالون سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتب عہد عتیق کس قدر مشکوک اور محرف ہین اور قرآن مجید کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اُسنے حقیقت سے آشنا کیا لیکن افسوس! اہل کتاب محض تعصّب اور کوتاہ بینی کے باعث حق سے اعراض کرتے ہین۔

باب دوم

عہد جدید

یہود حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھا کر سمجھتے تھے کہ آپ کے ساتھ آپ کی تعلیمات کا بھی خاتمہ ہو جائے گا لیکن یہ نہ سمجھے کہ حق دار پر بھی سر بلند رہتا ہے۔ آپ کے بعد آپکے حوارین نے پطرس کی رہنمائی مین غربا مساکین اور ان نادم گناہگارون کو جنھین متکبر علما یہود مردود کر چکے تھے تلطف اور تواضع کے مقناطیسی اثر سے اپنا ہمخیال بنا کر تھوڑے ہی عرصہ مین ایک صوفیانہ حلقہ خاص بیت المقدس مین قائم کر لیا جس کی بنا اصول مساوات اور باہمی اشتراک پر تھی۔ حلقہ مین امیر و غریب کی کچھ تمیز نہ تھی سب یکسان زندگی بسر کرتے تھے ایک دوسرے کے یہان سب مل جلکر کھاتے تھے اور ذکر و عبادت تعلیم و تلقین مین مشغول رہتے تھے[۵۱]۔ بجز اس خاص طرز معاشرت اور اس اختلاف عقیدہ کے کہ یہود و رود مسیحا کے منتظر تھے لیکن اہل حلقہ کہتے تھے کہ نہین مسیحا نازل ہو چکا اور وہ یہی یسوع ہے اور کوئی فرق اہل حلقہ اور یہود مین عقائد اور پابندی احکام توریت کے لحاظ سے نہ تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عیسیٰؑ نے توریت کے احکام کو نہین بدلا تھا۔ ہان یہود کو جو محض رسمیات اور ظواہر کے پابند ہو گئے تھے روح احکام اور نور دین کی طرف متوجہ کیا تھا۔

حواریون کی تعلیم

ابتدا مین حواریون کا دائرہ تبلیغ صرف یہود اور اُن کے شہرون تک محدود رہا۔ لیکن جس وقت پال جو پہلے دین عیسوی کا سخت دشمن تھا اور حواریون اور انکے متبعین کو

پال کا اختلاف

[۵۱] اعمال حواریان باب ۲/۴۴ + [۵۲] اعمال باب ۱۱/۱۹ +

سخت اذیتین دیا کرتا تھا۔ تائب ہوکر حلقہ مین داخل ہوگیا اور برنباس کے ہمراہ انطاکیہ وغیرہ[لہ] مین جہان اقوام غیر یہود جن کو "جنٹائلز" کہتے تھے آباد تھی منادی شروع کی تو ایک نیا قضیہ یہ پیدا ہوا کہ غیر یہود جو ایمان لائین اُنپر احکام توریت کی پابندی لازم ہے یا نہین۔ یہ قضیہ حلقہ بیت المقدس مین حواریان مسیح کے روبرو پیش ہوا اور رد و قدح کے بعد جو کچھ طے پایا اُسکو ہم کتاب اعمال حوارین باب ۱۵ درس ۲۲ لغایت ۲۹ سے ترجمہ کر کے درج کرتے ہین:۔

"تب حواریان اور مشائخ مع کل اہل حلقہ کے اِس بات پر رضامند ہوے کہ پال اور برنباس کے ہمراہ اپنی جماعت کے دو شخصون کو جن کا نام جوداس ملقب بہ برسباس اور سیلاس تھا روانہ کرین اور چند خطوط اِس مضمون کے لکھدین کہ حواریان اور مشائخ اور برادران دین کی طرف سے اُن جنٹائلز (غیر یہود) بھائیون کو جو انطاکیہ شام اور سلیشیہ مین رہتے ہین بعد سلام کے معلوم ہو کہ ہمارے چند واعظون نے اپنے اقوال سے تمھاری طبیعتون کو خلجان مین ڈال کر تکلیف دی ہے یہ کہکر کہ تم لوگ بھی ختنہ کراؤ اور شریعت کی پابندی کرو مگر ہم نے انھین ایسا حکم نہین دیا تھا لہذا یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب بالاتفاق اپنے منتخب آدمیون کو اپنے پیارے برنباس اور پال کے ہمراہ تمھارے پاس روانہ کرین۔ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نام پر اپنی جانون کو مصیبت مین ڈالا۔ اِس لیے ہم جوداس اور سیلاس کو بھیجتے ہین جو تم سے زبانی بھی بیان کرین گے کیونکہ روح القدس اور ہم کو یہ پسند آیا ہے کہ تم کو بجز ان چند ضروری امور کے اور کسی بات کی تکلیف نہ دی جائے

لہ اعمال ۱۱/۱۹ پال کے متبعین کو سب سے پہلے انطاکیہ مین کرسچین (مسیحی) کا لقب ملا ۱۲

کہ تم اُن گوشتون سے جو بتون پر چڑھائے جائین اور خون اور گلا گھوٹی ہوئی چیزون (منخنقہ) اور حرامکاری سے پرہیز کرو اگر تم اِن امور سے اجتناب کروگے تو تمھارے واسطے بہتری ہے خدا حافظ "

حواریون کے اِس اجتہاد نے اگرچہ علماء یہود کی سخت گیریون اور ظاہری پابندیون کو توڑ کر شریعت موسوی کو آسان صورت مین اقوام غیر یہود کے سامنے پیش کرکے ان کو اپنے دین مین داخل کرلیا لیکن خرابی یہ ہوئی کہ ۷۰ء مین جب کل حواری یکے بادیگرے دنیا سے رخصت ہوگئے اور یروشلم (بیت المقدس) کو رومیون نے فتح کرکے تباہ وبرباد کردیا اور یہود کی قومیت کا شیرازہ پراگندہ ہوگیا تو غیر یہود اقوام نے حواریون کی رخصت شرعیہ کو اباحت اور پھر بدعت کے قالب مین ڈھال دیا بہت سے جعلی خطوط حواریون کی طرف منسوب کردیے گئے۔ شریعت موسوی سے علانیہ بیزاری ظاہر ہونے لگی۔ نئے نئے عقائد کی بنیاد رکھی گئی اور تھوڑے ہی عرصے مین فرقہ آرائیون کا بازار گرم ہوگیا۔ " انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن " جلد پنجم صفحہ ۱۴۰ مین لکھا ہے :۔

" یروشلم کی تباہی کے بعد عیسائی کلیسا مقام پلہ واقع ملک شام مین پھر قائم ہوا لیکن اب یہ تبدیل شدہ کلیسا تھا۔ یہودی عنصر اب اس مین غالب نہ رہا۔ ہیکل سلیمانی کی تباہی اقوام غیر یہود کی وحشیانہ فتح اور مقدس آثار قدیمہ پر ظالمانہ دستبرد نے بحیثیت مجموعی ایسا سخت صدمہ پہونچایا کہ جس سے شعار موسوی متزلزل ہوگئے۔ علاوہ اس کے پلہ مین فرقہ ایسین کا عنصر بھی شامل ہوگیا۔ رفتہ رفتہ کلیسا پھر یروشلم مین منتقل ہوا لیکن اسی سنہ خاتمہ کن حادثہ نے فیصلہ کردیا۔ قیصر ہیڈرین کے عہد مین یہود نے ۱۳۲ء مین بسر کردگی بار کشبہ شورش کرکے سعی بیجا حاصل کی اور خاک مین مل گئے اب وہ یروشلم سے جلاوطن کردیے گئے قربانیون کی ممانعت ہوگئی اور ایک

طالب حق مین ایک خاص گروہ ہے جو ٹوبنگن اسکول کے نام سے مشہور ہے اس گروہ کا پیشوا ایک جرمنی عالم فرڈ ننڈ بائر ہے جو ۱۸۲۶ء سے ۱۸۶۰ء تک مقام ٹوبنگن مین الٰہیات کا پروفیسر رہا ہے۔ اسکی تحقیقات کا ملخص یہ ہے کہ عہد جدید کی کتابین زیادہ تر سینٹ پال کے خیالات کا آئینہ ہین اتنا ہی نہین بلکہ نیقہ کے مشہور اجلاس کے بعد جب مسئلہ تثلیث مسلمہ اصول دین قرار پایا تو حضرت عیسیٰ کی پاکیزہ تعلیمات بُت پرستون کے عقائد کے قالب مین ڈھال دی گئی گویا رومہ کے بھیڑیے نے ناصرہ کے برّہ کی کھال اوڑھ لی یعنی پولوسیت عیسائیت کی شکل مین نظر آتی ہے۔

لانڈہون کے خیالات کو فلپ ولیمز اپنی کتاب " دی چرچیز اینڈ ماڈرن تھاٹ" (کلیسا اور نئے خیال) صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین یون ادا کرتا ہے:۔

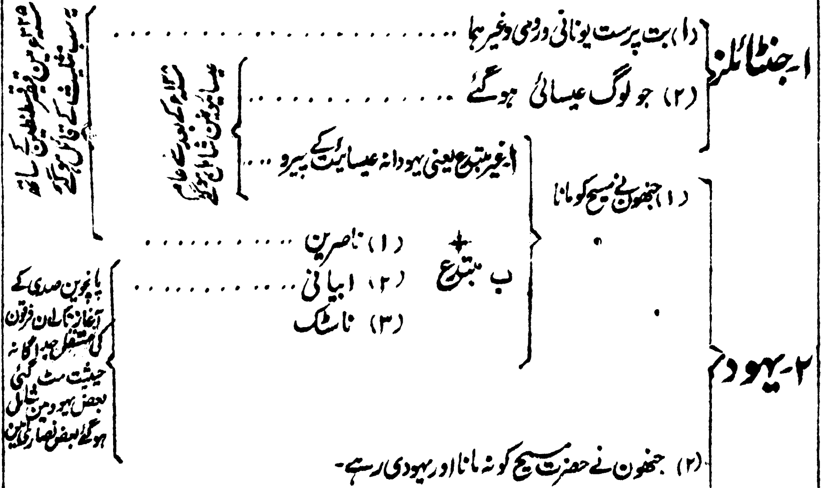
> ڈاکٹر رابن سن کو اقرار ہے کہ اناجیل اربعہ مشکوک ہین لیکن اُس کا خیال ہے کہ دوسری صدی کی یہ روایت کہ انجیل دوم کا مصنف سینٹ مارک (مرقس) ہے معتبر ہے اور یہ کہ مارک پطرس حواری کا ترجمان تھا اور اپنی انجیل کو حواری مذکور کی روایت سے رومہ مین تحریر کیا ہے بہت خوب ہم اس نتیجہ کو تسلیم کرتے ہین یعنی یون سمجھو کہ ایک انجیل کی سماعت ایسے راوی سے ہے جو چشم دید روایت بیان کرتا ہے۔ لیکن اس راوی کو صرف ایک سال (بقول رجعت پسند ناقدین تین سال) صحبت مسیح حاصل ہوئی۔ یہ حواری ناخواندہ تھا تیس یا چالیس سال کے بعد وہ روایت کرتا ہے جسکو دوسرا شخص (مرقس) غیر زبان مین تحریر کرتا ہے اور پھر یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ اسکا ترجمہ کہان تک اصل کے مطابق ہوا ہے۔
>
> علاوہ اس کے ڈاکٹر رابن سن اپنے ابواب " وعظ کبیرہ " اور " غیر مرقسی دستاویز " مین مرقس کے انجیل کی اہم فروگذاشتون کی طرف اشارہ کرتا ہے ......

یہان تک کہ سو برس کے بعد حضرت مریمؑ کی پرستش بھی بحیثیت خدا کی مان کے جزء دین ہوگئی اگرچہ قسطنطنیہ کے بطریق نسطورس نے (سنہ ۴۲۷ء) مین اس نئی بدعت کی سخت مخالفت کی لیکن اب جنٹائل عنصر اس قدر غالب تھا کہ نسطورس اور اُسکے متبعین بھی دین سے خارج کردیے گئے

ذیل مین ہم ایک نقشہ[۵۱] درج کرتے ہین جس سے یہ بخوبی سمجھ مین آئے گا کہ ان دو عناصر کی کشمکش سے دین عیسوی کی کیا حالت ہوگئی۔

نقشہ یہود وجنٹائلز اور انکا اثر دین عیسوی پر

نقشہ



+ نوٹ ضرورت ہے کہ ان "مبتدع" فرقون کے عقائد ہم یہان بیان کردین۔

مبتدع فرقون کے عقائد

ناصرین۔ اس فرقہ نے شعار یہود مثلاً ختنہ اور قربانی وغیرہ کی خود پابندی کی۔ لیکن

۵۱ یہ نقشہ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن جلد پنجم تحت عنوان "ابیانزم" سے ماخوذ ہے مگر ہم نے اسکو مورخ گبن کی کتاب "زوال دولت رومہ" کے باب ۱۵ سے تصیحح کرکے درج کیا ہے ۱۲

جنٹائلز کے واسطے ضروری نہین سمجھتے تھے۔ یہ لوگ پال کے مُنکر نہ تھے اور حضرت مسیح کو روح القدس کا اکلوتا بیٹا جو کنواری مریم سے پیدا ہوا یقین کرتے تھے۔

اُبیانی۔ یہ لوگ پال سے سخت نفرت کرتے تھے۔ شعار یہود کے پابند تھے حضرت عیسیٰ کو یوسف و مریم کا بیٹا مانتے تھے اور کہتے تھے کہ جب حضرت یحییٰ نے آپ کو بپتسمہ دیا تب مسیح جسم عیسوی مین بطور حلول داخل ہوا اور صلیب پر چڑھاتے وقت پھر الگ ہو گیا اور آسمان پر صعود کر کے اپنے عالم لاہوت مین مل گیا جو کچھ تکلیف اور اذیت پہونچی وہ صرف جسم عیسوی کو مسیح جو اصل مین لاہوت کلی ہے عالم ناسوت مین اپنا جلوہ دکھا کر غائب ہو گیا۔ یہ فرقہ چوتھی صدی کے آخر تک زندہ رہا پھر یا تو عام عیسائیون مین جذب ہو گیا یا یہود مین شامل ہو گیا۔

ناسٹک یعنی دانا۔ یہ فرقہ سینٹ پال کا منکر تھا اِن کا عقیدہ تھا کہ مسیح روح محض ہے جو فرشتون سے بھی افضل ہے۔ اِس روح کا پہلے آدم مین نزول ہوا پھر نوح و ابراہیم و موسیٰ وغیرہا مین اور آخر حضرت عیسیٰ مین جلوہ گر ہوئی اور پھر مصلوب ہو کر آسمان پر چلی گئی۔ یہ لوگ توریت کی ابتدائی پانچ کتابون کو مانتے تھے مگر تمام انبیاے بنی اسرائیل کو گنہگار سمجھتے تھے بعض تاویل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ توریت کا ایک ظاہر ہے ایک باطن چنانچہ فرقہ باطنیہ کی طرح توریت کے باطنی معنے سمجھنے کے مدعی تھے۔ یہ لوگ یہود کی قربانیون کے منکر تھے۔ گوشت اور شراب سے پرہیز کرتے تھے اور راہبانہ زندگی بسر کرتے تھے رفتہ رفتہ اس فرقہ کے عقائد مین مجوسیون کے عقیدہ ایزد و اہرمن کی آمیزش ہو گئی جس مین مصریون اور یونانیون کے عقائد کی چاشنی بھی شامل ہو گئی۔

غرضکہ ان ”مبتدع“ فرقون کی سیکڑون شاخین ہو گئین چنانچہ گبن صرف ناسٹک فرقہ کی پچاس شاخین بتاتا ہے۔ یہ سب فرقے پانچوین صدی عیسوی کے آغاز تک فنا ہو گئے اور عام طور سے فرقہ تثلیثیہ باقی رہ گیا اور اب تک دنیا مین یہی فرقہ عیسائیون کے

نام سے مشہور ہے۔
ذیل مین ہم ایک دوسرا نقشہ درج کرتے ہین جس سے موجودہ فرقۂ تثلیثیہ کی شاخون کا علم آسانی سے ہوجائے گا

موجودہ فرقہ تثلیثیہ

فرقہ تثلیثیہ[۵۱]

مغربی کلیسا کے متبع		مشرقی کلیسا کے متبع
رومن کیتھولک	پروٹسٹنٹ	
انمین آسٹریا فرانس وغیرہما شامل ہین	انمین انگلستان اور جرمن خاص طور سے مشہور ہین	انمین چودہ مختلف کلیسا شامل ہین مثلاً کلیسائے روس کلیسائے یونان وکلیسائے ریاست بلقان وغیرہما۔

۵۱ اس فرقہ کے اصول دین کا ترجمہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین:۔
ہم ایمان لائے ایک خدا قدرت والے باپ پر جو ظاہر اور پوشیدہ چیزون کا خالق ہے۔ اور ایک رب یسوع مسیح ابن اللہ پر جو باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔ عین ذات ہے۔ آلہ آلہ سے نور نور ہے۔ عین خدا ہے۔ مولود ہے مخلوق نہین باپ اور اس کا ایک جوہر ہے۔ اس کی وساطت سے تخلیق اشیا ظہور مین آئی یعنی جو کچھ آسمان وزمین مین ہے ہم انسانون کی نجات کے واسطے اُس کا نزول وحلول ہوا اور وہ انسان بن کر آیا مبتلائے بلا ہوا اور تیسرے دن پھر اُٹھ کھڑا ہوا اور آسمان پر چڑھ گیا اور اب زندون اور مردون کا انصاف کرنے پھر آئے گا۔ اور روح[۳] القدس پر

(ماخوذ از ڈاکٹر وسٹکاٹس ہسٹارک فیتھ صفحہ ۸۴)

جمع وترتیب عہد جدید پہلی صدی عیسوی کے آخر تک عیسائی چونکہ حضرت مسیح کے دوبارہ آسمان سے جلد تشریف لانے کے منتظر تھے اس لیے ان مین تصنیف وتالیف کا مطلق رواج نہ تھا البتہ حضرت مسیح اور حواریون کے اقوال وافعال بطور حدیث روایت کیے جاتے تھے۔ دوسری صدی مین جبکہ یہودا ور جنٹائلز کے دو متضاد عناصر کی کشمکش شروع ہوئی اور فرقہ بندیان عمل مین آنے لگین تو ہر فرقہ نے اپنی اپنی انجیلین مرتب کرلین۔ ذیل مین ہم ایک فہرست درج کرتے ہین جس سے معلوم ہوگا کہ فرقون کی تعداد کے ساتھ اناجیل کا شمار بھی کسقدر زائد تھا۔:۔

جیل کی رست

۱	انجیل طفولیت جو متی نے لکھی	۱۳	انجیل مرقس مصریون کی
۲	انجیل پطرس	۱۴	انجیل مرقس مروجہ
۳	انجیل یوحنا	۱۵	انجیل برناباس
۴	انجیل دوم یوحنا	۱۶	انجیل لوقا
۵	انجیل اندریاہ	۱۷	انجیل متی
۶	انجیل فلپ	۱۸	انجیل تھی ڈس
۷	انجیل بارتھالومی	۱۹	انجیل پال
۸	انجیل توما	۲۰	انجیل بسی لیڈس
۹	انجیل اول ودوم طفولیت نوشتۂ توما	۲۱	انجیل سرنتھس
۱۰	انجیل یعقوب	۲۲	انجیل ایبانی
۱۱	انجیل نیقودیما	۲۳	انجیل یہودیہ
۱۲	انجیل میتھی آز	۲۴	انجیل جوڈ

سلہ ماخوذ از انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا تحت لفظ "اپوکریفل لٹریچر" ۱۲

۲۵	انجیل مارشین	۳۰	انجیل اپلس
۲۶	انجیل ناصرین	۳۱	انجیل انکارٹیٹس
۲۷	انجیل ٹاٹیان	۳۲	انجیل ولادت مریم
۲۸	انجیل ولن ٹینس	۳۳	انجیل جوڈاس
۲۹	انجیل سئی تھینس	۳۴	انجیل کاملیٹ

حضرت عیسیٰ اور آپ کے حواریون کی مادری زبان "معزبی ارامک" تھی۔ اس زبان مین صرف مذکورۂ بالا نمبر ۲۲ یعنی انجیل یہود" لکھی گئی تھی یہ انجیل ناصرین اور ابیانیون مین ۱۵۰ء تک رائج رہی بعد کوان فرقون کی تباہی کے ساتھ یہ انجیل بھی گم ہوگئی اس انجیل کے سوااور سب اناجیل یونانی زبان مین لکھی گئین اس لیے صاف ظاہر ہے کہ ان مین وہ کلام الٰہی جو حضرت عیسیٰ پر آپ کی مادری زبان مین نازل ہوا تھا بجنسہ محفوظ نہ رہا بلکہ روایت بالمعنی یا ترجمہ کے طور پر باقی رہا یہی وجہ ہے کہ ابتدا ہی سے اناجیل مین اختلاف ہوگیا اور ہر فرقہ نے اپنے اپنے طور پر روایات قلمبند کر لیے۔

ان اناجیل کے علاوہ ایک بڑی تعداد ایسے خطوط کی تھی جو حواریون کی طرف منسوب کیے جاتے تھے اور ہر فرقہ سند کے طور پر اپنے اپنے خطوط پیش کرتا تھا۔ ان نامہ جات کی تعداد (۱۱۳) ایک سو تیرہ تک شمار ہوئی تھی جن کے مضامین مین اناجیل کی طرح باہمدگر سخت اختلاف ہے۔

نیقہ کی مشہور کونسل کے بعد سے صرف چار انجیلین متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ اور اعمال حوارین۔ پال کے ۱۳ خطوط علاوہ نامہ جات جیمس۔ پیٹر۔ جان۔ اور جوڈ اور مکاشفات یوحنا کے منتخب کر لیے گئے باقی سب انجیلین اور نامہ جات اپوکریفل یعنی جعلی یقین کر لیے گئے اس کل منتخب مجموعہ کا نام "عہد جدید" رکھا گیا جسے پوپ گلاسیوس (سنہ ۴۹۲ء

لغایت ۴۹۶ء) نے باضابطہ طور پر سند قبول عطا کی اور عیسائیون مین اب تک یہی مجموعہ مروج ہے۔

اٹھاروین صدی عیسوی تک نصاریٰ عہد جدید کی کتابون کو لفظاً اور معناً کلام الٰہی یقین کرتے تھے لیکن گذشتہ صدی مین علوم جدیدہ کی متجسس روشنی جرح و تعدیل کی شکل مین ان کتابون پر بھی پڑی۔

سب سے پہلے اسٹراس نے ۱۸۳۵ء مین ایک معرکۃ الآرا کتاب "سیرت مسیح" لکھی جسمین اُس نے ہیگل کے فلسفہ تاریخ کے اصول کے تحت مین روایات اناجیل پر بحث کی اور یہ ثابت کیا کہ روایات اناجیل مثلاً قصہ ولادت مسیح اور اسی قسم کے دوسرے معجزات جو منقول ہین وہ ناقابل اعتبار ہین اور ان کی حیثیت محض افسانہ ہے۔ اِس کتاب نے دنیائی عیسائیت مین ایک انقلاب پیدا کردیا یہان تک کہ ۱۸۴۰ء مین برونو بائر نے اس مبحث پر ایک کتاب "کرسٹس" لکھی جس مین یہ دعوی کیا کہ موجودہ اناجیل تاریخی حیثیت سے ناقابل اعتبار ہین۔ یسوع کی شخصیت مشکوک ہے۔ وہ چند اقوال و مواعظ جن کو عیسائی اناجیل کے مختصات سے سمجھتے ہین مثلاً پہاڑی والا وعظ دراصل حکماے یونان و روم سے لفظ بہ لفظ سرقہ کرلیے ہین۔ زمانہ حال مین مشہور عالم واماسن نے اپنی تفاسیر اناجیل مین قریب قریب ایسا ہی دعوی کیا ہے اگرچہ وہ شخصیت مسیح کا حامی ہے لیکن اناجیل کو باستثناے چند مقامات مرقس جعلی قرار دیتا ہے (دیکھو وائل کی کتاب "مسیح انیسوین صدی مین" صفحہ ۷۷ تا ۹۴ و ۱۰۴)

اناجیل اربعہ

عیسائیون کا یہ عقیدہ ہے کہ متی کی انجیل سب سے قدیم ہے اور اس کو خود متی حواری نے لکھا ہے لیکن محققین نے اب اِس کا کافی ثبوت دیا ہے کہ یہ انجیل اور انجیل لوقا دونون مرقس کی انجیل سے ماخوذ ہین۔ اب پہلے مرقس کی انجیل کی کیفیت سن لو۔

انجیل مرقس (مارک)

اس انجیل کا ذکر سب سے پہلے مؤرخ یوسی بس (المتوفی ۳۴۰ء) نے اپنی تاریخ کلیسا مین کیا ہے۔

یوسی بس قیساریہ واقع ملک شام کا اسقف تھا اور عیسائیون کے پہلے بادشاہ قسطنطین کے دربار میں بہت با اثر تھا چنانچہ نیقہ کی مشہور کونسل مین جس مین تثلیث کا مسئلہ یورپ کا مسلمہ مذہب ہوگیا اس نے خاص حصہ لیا۔ یوسی بس لکھتا ہے کہ مرقس ایک یہودی الاصل یونانی تھا پہلے پال اور برناس کا رفیق تھا اور پھر اُنسے علیحدہ ہو کر پطرس حواری کی خدمت مین رہنے لگا لیکن ۶۴ء مین قیصر نیرو نے جب پطرس کو عیسائیون کے قتل عام مین شہید کرڈالا تو مرقس نے اس حادثہ کے بعد حضرت مسیح کی سیرت تحریر کی۔ یوسی بس نے یہ روایت پاپیاس کی ایک تحریر سے جو ۱۴۰ء مین لکھی گئی نقل کی۔ پاپیاس فریجیا واقع ایشیائے کوچک کا رہنے والا تھا اور دوسری صدی عیسوی کے آغاز مین گذرا ہے اس کا شمار حواریون کے تابعین مین ہے۔ پاپیاس کہتا ہے کہ مجھ سے ایک راوی نے بیان کیا کہ اُس نے پہلی صدی کے ایک معتبر بزرگ سے مذکورہ بالا روایت کو بار بار سنا ہے۔ مگر پاپیاس اس راوی کا نام بیان نہین کرتا اور نہ اس بزرگ کا بہرحال پاپیاس کے قول کی بنا پر مورخ یوسی بس نے اس روایت کو درج کیا ہے۔ گذشتہ صدی کے محققین وسٹ کاٹ اور ہورٹ کی یہ رائے ہے کہ مروجہ انجیل مرقس کا ماخذ وہی ملفوظ ہے جسکو مرقس نے لکھا تھا لیکن صورت موجودہ مین آخر کی ۱۲ آیات جن مین حضرت عیسیٰ کے زندہ ہوجانے اور آسمان پر چلے جانے کا تذکرہ ہے دوسری صدی مین الحاق کردی گئی ہین۔

۱۵؎ تاریخ کلیسا کتاب سوم صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۶ مطبوعہ ۱۸۶۶ء

انجیل متّیٰ

اس انجیل کے دو مآخذ ہین ایک " لوگیا " جسکی نسبت مشہور ہے کہ حواری متّیٰ نے لکھا تھا اور اُسمین حضرت عیسیٰ کے مواعظ جمع کیے تھے لیکن یہ ملفوظ اُسی زمانہ مین ضایع ہوگیا تھا اب صرف چند مواعظ مروجہ انجیل متّیٰ مین پائے جاتے ہین - دوسرا مآخذ انجیل مرقس ہے - زمانۂ حال کے محقق کہتے ہین کہ مروّجہ انجیل متی کے مؤلف نے اپنا نام ظاہر نہین کیا غلطی سے لوگ اسکو حواری متی کی انجیل سمجھتے ہین - پروفیسر ہارنک کے قول کے مطابق یہ انجیل ۷۰ء سے ۷۵ء کے مابین تحریر ہوئی ہے -

انجیل لُوقا

غیر یہود مین جس شخص نے انجیل کو مورخانہ حیثیت سے لکھا وہ لوقا ہے جو ایک یونانی الاصل باشندہ اطالیہ تھا - لوقا طبابت کا پیشہ کرتا تھا اور کہا جاتا ہے وہ سینٹ پال کا رفیق اور اُس کے کامون مین شریک رہتا تھا - پروفیسر برکٹ کے قول کے مطابق لوقا نے پہلی صدی کے آخر مین اِس انجیل کو لکھا - اِس انجیل کے علاوہ اُس نے اعمال حواریین کی کتاب بھی جو عہد جدید مین داخل ہے لکھی ہے -

انجیل یوحنّا

یہ انجیل اول کی تینون انجیلون سے اپنے مضامین اور طرز ادا کے لحاظ سے بالکل جداگانہ ہے اسمین اُس الٰہیات کی چاشنی دی گئی ہے جو فلسفہ یونان کی آمیزش سے اسکندریہ کے یہود مین پیدا ہوگئی تھی اور جسکا پیشرو یہودی فلاسفر فائلو معاصر حضرت مسیح تھا - اس انجیل کو اگرچہ حواری یوحنّا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے لیکن ایسا نہین ہے -

بلکہ تحقیق یہ ہے کہ جو دو سگے بھائی یوحنا اور جمیس پسران زبیدی حضرت عیسیٰ کے حواری تھے لیکن پاپیاس کی روایت کے مطابق یہود نے دونون کو ۶۲ء اور ۷۰ء کے مابین شہید کر ڈالا تھا اسلیے اس انجیل کا جامع ایک دوسرا یوحنا ہے جو افیوس واقع ایشیاے کوچک کا باشندہ تھا اور پہلی صدی عیسوی کے آخر مین گذرا ہے۔ گذشتہ صدی سے عیسائیون مین اب چند مختلف الخیال گروہ پیدا ہو گئے ہین جن کی تفصیل یہ ہے:-

عیسائیون کے تین گروہ

پہلا گروہ۔ عوام اور ان کے پیشوا مشنری جماعت۔ یہ لوگ اب تک عہد جدید کی کتابون کو اول سے آخر تک لفظاً و معناً کلام الٰہی سمجھتے ہین اور اصول درایت اور تاریخی شہادت کی آنکھون مین خاک جھونکتے ہین۔

دوسرا گروہ۔ اُن علماء مسیحی کا جو جدید تحقیقات کے اصول کے پیرو ہین مگر اسکے ساتھ پابند دین بھی ہین ان مین آج کل پروفیسر ہارنک بہت مشہور ہے۔ جو برلن یونیورسٹی مین تاریخ کلیسا کا پروفیسر اور پروشیا کی رائل اکاڈمی کا ایک ممتاز ممبر ہے ہارنک کہتا ہے " یہ سچ ہے کہ اول کی تین انجیلین بھی چوتھی انجیل کی طرح تاریخی حیثیت سے گری ہوئی ہین مگر یہ اس غرض سے تحریر نہین ہوئین کہ واقعات جس طور سے گذرے قلمبند کیے جائین بلکہ غایت یہ تھی کہ ان کتابون کے ذریعہ سے دین عیسوی کی بشارت دی جائے"۔ اس گروہ کے خیال مین صرف روح اناجیل پر غور کرنا چاہیے الفاظ اور واقعات ایسے مہتم بالشان نہین ہین۔

تیسرا گروہ۔ آزاد خیال عیسائیون کا جن مین اکثر طالب حق ہین اور باقی لا مذہب۔

---

۵۱ دیکھو برکٹ کی تاریخ انجیل صفحہ ۲۵۲ و ۲۵۵ + ۵۲ دیکھو ہارنک کی کتاب کا انگریزی ترجمہ "واٹ از کرسچیانٹی" ۱۲

طالب حق مین ایک خاص گروہ ہے جو ٹوبنگن اسکول کے نام سے مشہور ہے اس گروہ کا پیشوا ایک جرمنی عالم فرڈننڈ بائر ہے جو ۱۸۲۶ء سے ۱۸۶۰ء تک مقام ٹوبنگن مین الہیات کا پروفیسر رہا ہے۔ اسکی تحقیقات کا ملخص یہ ہے کہ عہد جدید کی کتابین زیادہ تر سینٹ پال کے خیالات کا آئینہ ہین اتنا ہی نہین بلکہ نیقہ کے مشہور اجلاس کے بعد جب مسئلہ تثلیث مسلمہ اصول دین قرار پایا تو حضرت عیسیٰ کی پاکیزہ تعلیمات بُت پرستون کے عقائد کے قالب مین ڈھال دی گئی گویا رومہ کے بھیڑیے نے ناصرہ کے برہ کی کھال اوڑھ لی یعنی پولوسیت عیسائیت کی شکل مین نظر آتی ہے۔

لانڈہون کے خیالات کو فلپ ولیون اپنی کتاب "دی چرچیز اینڈ ماڈرن تھاٹ" (کلیسا اور نئے خیال) صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین یون ادا کرتا ہے:۔

ڈاکٹر رابن سن کو اقرار ہے کہ اناجیل اربعہ مشکوک ہین لیکن اُس کا خیال ہے کہ دوسری صدی کی یہ روایت کہ انجیل دوم کا مصنف سینٹ مارک (مرقس) ہے معتبر ہے اور یہ کہ مارک پطرس حواری کا ترجمان تھا اور اپنی انجیل کو حواری مذکور کی روایت سے رومہ مین تحریر کیا ہے بہت خوب ہم اس نتیجہ کو تسلیم کرتے ہین یعنی یون سمجھو کہ ایک انجیل کی سماعت ایسے راوی سے ہے جو چشم دید روایت بیان کرتا ہے لیکن اس راوی کو صرف ایک سال (بقول رجعت پسند ناقدین تین سال) صحبت مسیح حاصل ہوئی۔ یہ حواری ناخواندہ تھا تیس یا چالیس سال کے بعد وہ روایت کرتا ہے جسکو دوسرا شخص (مرقس) غیر زبان مین تحریر کرتا ہے اور پھر یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ اسکا ترجمہ کہان تک اصل کے مطابق ہوا ہے۔ علاوہ اس کے ڈاکٹر رابن سن اپنے ابواب "وعظ کبیر" اور "غیر مرقسی دستاویز" مین مرقس کے انجیل کی اہم فروگذاشتون کی طرف اشارہ کرتا ہے ......

یہ اہم فروگذاشتین کیا ہین؟ کیا ہم ان کو معمولی سمجھین۔ ہم کو خود ان کا تھوڑا سا انتخاب کر کے فیصلہ کرنا چاہیے۔ اِس انجیل مین حضرت عیسیٰؑ کی بطور اعجاز پیدائش کا نہ کچھ ذکر ہے اور نہ آپ کے عہد طفولیت کے حالات جن کو سابقہ پیشین گوئی کی تصدیق سمجھتے ہین۔ اسی طرح پہاڑی والے مشہور وعظ کا بھی کچھ ذکر نہین۔ دوبارہ زندہ ہوجانے کا قصہ صرف چند سطرون مین مذکور ہے اور آسمان پر تشریف لے جانا صرف ایک سطر مین بدقسمتی سے یہی وہ سطرین ہین جو بالاتفاق الحاقی مانی جاتی ہین کیونکہ انجیل مرقس کا حقیقت مین باب ۱۶۔ آیت ۸ پر خاتمہ ہوجاتا ہے اس لیے نہ حلول نہ بعثت ثانی نہ صعود کسی مسئلہ کا بھی ذکر نہین۔ زبانی روایات گم شدہ دستاویز اور نامعلوم کاتب بس یہی ایک ذریعہ رہگئے جس سے ہم کو ان تفصیلی حالات کا علم ہوتا ہے جو ہمارے مذہب کی روح روان ہین۔ کیا اس سے بڑھکر اور بھی کوئی ناقابل اطمینان امر ہے جس سے مسیحی صداقت اور انجیلی حقانیت پر شبہ عائد ہوتا ہو۔

اب ہم اُن قدیم نسخون کا ذکر کرتے ہین جو مروجہ بائبل کی ماخذ ہین۔

قدیم نسخے علمائے مسیحی بالاتفاق تسلیم کرتے ہین کہ عہد جدید کے اصلی نسخے سب معدوم ہین البتہ اُن کی نقلین جو مختلف زمانون مین ہوئین اب تک موجود ہین۔ ایسی نقلین قریب ۵۰۰ کے ہین لیکن ان مین بھی سب سے قدیم صرف تین نسخے ہین اور وہ بھی چوتھی صدی عیسوی کے بیشتر کے نہین ہین۔ ان تین مشہور نسخون کی مختصر کیفیت ہم یہان درج کرتے ہین:۔

اوّل نسخہ ویٹکن۔ یہ نسخہ کتب خانہ ویٹکن واقعہ روما (اٹلی) مین چار پانسو برس سے

موجود ہے پروفیسر ہگ اسکو چوتھی صدی عیسوی کی ابتدا کا لکھا ہوا بتاتے
ہین مگر بشپ مارش کہتے ہین کہ نہین یہ پانچوین صدی کے آخر کا لکھا ہوا
ہے۔ ہونٹ فاکن کی راے مین پانچوین یا چھٹی صدی مین لکھا گیا ہے
اس نسخہ مین عہد عتیق اور جدید کی کتابین یونانی زبان مین تحریر ہین۔
مگر کامل نہین ہین مثلاً کتاب پیدائش کے ابتدائی ۴۶ باب اور زبور
۱۰۵ سے ۱۳۷ تک کم ہین اسی طرح عہد جدید مین نامۂ عبرانیان ۹ باب ۱۴
سے آخر باب ۱۳ تک اور سنیٹ پال کے نامے بنام تموتھی اور طیطوس اور
فلیمن اور تمام مشاہدات یوحنا جو گم تھے اُن کو پندرھوین صدی مین کسی نے
مکرر لکھکر شامل کر دیا ہے۔ انجیل مرقس باب ۱۶ کے آیات ۹ لغایت ۲۰
کے واسطے کاتب نے سادہ ورق چھوڑ دیا ہے

دوم [۲] نسخہ اسکندریہ۔ یہ نسخہ سرل لیوکر کے پاس تھا جو قسطنطنیہ کا لاٹ پادری
تھا اسی نے سنہ ۱۶۲۸ء مین سر طامس رو کی معرفت چارلس اول شاہ انگلستان
کو یہ نسخہ نذر کر دیا جو ابتک برٹش میوزیم مین موجود ہے۔ اس نسخہ مین
بھی عہد عتیق اور جدید کی کل کتابین یونانی زبان مین موجود ہین
مگر متی کی انجیل ابتدا سے باب ۲۵ آیت ۶ تک نہین ہے اور انجیل
یوحنا باب ۶ آیت ۵۰ سے باب ۸ آیت ۵۲ تک نہین ہے۔ عہد عتیق
مین زبور سے پہلے ایک نامہ اتھانی سیس بنام مارسی لینس زائد ہے
اس نسخہ کی تاریخ تحریر مین سخت اختلاف ہے مگر اس قدر اتفاق ہے
کہ پانچوین صدی کے پیشتر کا لکھا ہوا نہین ہے۔

سوم [۳] نسخۂ سینا۔ اس نسخہ کے دستیاب ہونے کی عجیب داستان ہے۔ ڈاکٹر
ٹشنڈرف ایک مشہور جرمن عالم تھا جس کو کتب مقدسہ کے قلمی نسخون کی

تحقیقات اور جستجو کا نہایت شوق تھا ۱۸۴۴ء مین ایک مرتبہ اسکا گذر
ایک خانقاہ مین ہوا جو کوہ طور کے نیچے واقع تھی - جس وقت وہ خانقاہ
کے کتبخانہ کی سیر کر رہا تھا اتفاق سے اُس کی نظر ایک ٹوکرے پر پڑی جسمین
قلمی اوراق کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور جو آگ روشن کرنے کے واسطے وہان
لائے گئے تھے - ڈاکٹر نے جُھک کر چند اوراق ٹوکرے سے نکال لیے
غور جو کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ یونانی نسخہ سبعینیہ کی سب سے قدیم نقل
ہے اور اُسوقت تک اِتنی پُرانی نقل کوئی اور اُسکی نظر سے نہین گذری تھی
جوش مسرت مین اُس نے فورًا راہبون سے درخواست کر کے ۴۰ ورق
نکال لیے لیکن اُس کے وفور شوق اور بیتابانہ حرکت سے راہب سمجھ گئے
کہ غالبًا یہ اوراق کا ڈھیر جسے وہ آگ کی نذر کرنے چلے تھے انھین
دولت سے مالا مال کردے گا اس لیے اُنھون نے ٹوکرا اُٹھا لیا اور
صاف کہدیا کہ اب اور اوراق نہین مل سکتے ناچار ڈاکٹر موصوف اپنے
وطن جرمنی کو واپس آیا اور کوشش کی کہ خدیو مصر کے ذریعہ سے پورا
نسخہ ملجائے مگر ناکامی ہوئی تاہم وہ مایوس نہوا اور پندرہ برس تک
برابر کوشش کرتا رہا آخر زار روس کی توجہ کو اُس نے اپنی طرف مبذول
کر لیا اور شاہی سفیر کی حیثیت سے اب وہ پھر ۱۸۵۹ء مین اُس خانقاہ
مین آیا اور بڑی مشکل سے کامل نسخہ کا پتہ لگا کر راہبون کو رضامند کر لیا
اور نسخہ اپنے ساتھ لیکر پٹر و گریڈ پایۂ تخت روس مین واپس آیا جہان وہ
نسخہ اب تک شاہی کتب خانہ مین موجود ہے -

یہ نسخہ چوتھی صدی عیسوی کا لکھا ہوا ہے اس مین عہد عتیق - عہد جدید
اور اپوکریفہ شامل ہین - اس نسخہ مین انجیل مرقس کا باب آخر جس مین

حضرت عیسیٰ کا دوبارہ زندہ ہوکر آسمان پر چڑھ جانے کا قصہ درج ہے مطلق
مذکور نہین ہے اس لیے اب انصاف پسند علماء مسیحی کو اقرار کرنا پڑا ہے
کہ واقعی یہ آیات یعنی باب ۱۶ آیات ۹ لغایت ۲۰ الحاقی ہین کیونکہ ویٹکن
نسخہ مین ان آیات کی جگہ پر سادہ ورق چھوٹا ہوا تھا جس سے یہ
خیال تھا کہ کیا عجب کاتب نے سہواً چھوڑ دیا ہو لیکن اس نسخہ مین
آیت ۸ پر خاتمہ ہے اور پھر بغیر کسی فاصلہ کے انجیل لوقا کا آغاز
ہوگیا ہے۔

الغرض مذکورۂ بالا تین نسخے سب سے قدیم مانے جاتے ہین لیکن یہ نکتہ بھی یاد
رکھنا چاہیے کہ یہ تینون نسخے چوتھی صدی عیسوی کے پیشتر کے لکھے ہوے نہین ہین
اس لیے صاف ظاہر ہے کہ ان نسخون مین عقائد فرقۂ تثلیثہ (جس کا ہم نے اوپر حوالہ
دیا ہے) مذکور ہین جن کے باعث سے دین عیسوی کی اصلی تعلیم کا چشمہ گندلا ہوگیا ہے

اختلافات اناجیل علماء مسیحی نے عہد جدید کے متن کی تصحیح مین گذشتہ کئی
صدیون سے سخت کوشش کی ہے۔ انھون نے اس اہم کام مین تین مختلف ذرائع کا
استعمال کیا ہے:۔

اوّل قدیم نسخے جنکی تعداد قریب تین ہزار کے پہونچتی ہے۔

دوم تراجم۔ انمین بہت مشہور یہ ہین :۔ (۱) جیروم کا لاطنی ترجمہ جو
ولگیٹ کے نام سے مشہور ہے ۳۸۳ء مین کیا گیا۔ انگریزی مروجہ
عہد جدید کا ماخذ یہی ترجمہ ہے جو بعہد شاہ جیمس اول ۱۶۱۱ء مین شایع
ہوا (۲) شامی ترجمہ جو پشیتو یعنی لفظی کہلاتا ہے اور جسکی نسبت خیال
ہے کہ وہ دوسری صدی مین ہوا ہوگا۔ اسکا قدیم قلمی نسخہ پانچوین صدی کا

لکھا ہوا ہے۔

سوم ائمہ دین عیسوی کے اقوال اور تحریرات جن مین عہد جدید کے مضامین بطور حوالہ کثرت سے منقول ہین۔ ان ائمۂ دین مین ارجین المتوفی ۲۵۴ء یوسی بس اسقف قیساریہ (۳۱۵ء لغایت ۳۴۰ء)۔ جروم ۳۴۷ء تا ۴۲۰ء اور ٹرٹولین ۲۰۰ – ۲۲۳ء بہت مشہور اور صاحب تصانیف ہین۔

علماء مسیحی کی اس تلاش وتحقیق سے امید تھی کہ اناجیل کا ایک ہی متن پر اتفاق ہو جائیگا لیکن نتیجہ برعکس نکلا۔ مشہور جرمن ڈاکٹر میل نے عہد جدید کے چند نسخے جمع کرکے مقابلہ کیا تو تیس ہزار اختلاف عبارات شمار کیے۔ جان جیمس ویطسطین نے مختلف ملکون مین پھر کے اپنے متقدمین کی نسبت بہت زیادہ نسخے بچشم خود دیکھکر جب مقابلہ کیا تو دس لاکھ اختلافات شمار کیے۔ [1]

یہ اختلافات زیادہ تر ویریس ریڈنگ یعنی قرأت اور کتابت کے اختلاف ہین لیکن انمین ایسے بھی اختلاف ہین جنسے سچی اور اصلی عبارت کی تمیز دشوار ہو جاتی ہے۔

پادری ہارن صاحب اپنی مشہور کتاب "انٹروڈکشن" (دیباچہ علوم بائبل) جلد ۲ صفحہ ۱۳۱، ۷ مین ان تمام اختلافات کے چار عالمانہ وجوہ قائم کرتے ہین جنکو ہم یہان درج کرتے ہین:۔

وجوہ اربعہ

اوّل ناقلون کی غفلت یا غلطیون سے اختلاف کا ہونا اور یہ کئی طرح پر ہوتا ہے:۔

(۱) عبری اور یونانی حرف آواز اور صورت مین مشابہ ہین اس سبب سے غافل اور بے علم نقل کرنے والا ایک لفظ یا حرف کو بجاے دوسرے لفظ یا حرف کے لکھکر عبارت مین اختلاف ڈالدیتا ہے۔

۱؎ و ۲؎ ان سائیکلو پیڈیا برٹینکا تحت لفظ "اسکرپچرس" ۱۲

(۲) تمام قلمی نسخے بڑے حرفون مین لکھے جاتے تھے اور لفظون بلکہ فقرون کے درمیان مین جگہ نہ چھوڑتے تھے اِس سبب سے کہین لفظون کے جزو لکھنے سے رہ گئے اور کہین مکرر لکھے گئے یا بے پرواہ اور جاہل نقل کرنے والے نے اختصار کے نشانون کو جو قدیم قلمی نسخون مین اکثر واقع ہوتے ہین غلط سمجھا۔

(۳) بہت بڑا سبب اختلاف عبارت کا نقل کرنے والون کی جہالت یا غفلت ہے کہ اُنھون نے حاشیہ پر جو شرح لکھی ہوئی تھی اُسکو متن کا جزو سمجھا۔ قدیم قلمی نسخون کے حاشیہ مین مشکل مقامات کی شرح لکھنے کا اکثر رواج تھا اور آسانی سے سمجھا جاتا تھا کہ یہ حاشیہ کی شرح ہے پس اُن حاشیون کی شرحون مین سے تھوڑا یا سب ان نسخون کے متن مین آسانی سے مل گیا ہوگا جو نسخے ایسے نسخون سے نقل ہوے جن کے حاشیہ پر شرحین لکھی ہوئی ہونگی۔

دُوم دوسرا سبب اختلاف عبارتون کا اس قلمی نسخے مین غلطیون کا ہونا ہے جس سے کاتب نے نقل لی۔ علاوہ ان غلطیون کے جو بعض حرفون کے شوشہ کم ہوجانے یا مٹ جانے سے واقع ہوئی ہین چمڑے یا کاغذ کے مختلف حالات سے بھی پیدا ہوتے ہین۔ کاغذ یا چمڑا ایسا ہو جسمین سے ایکطرف کا لکھا ہوا دوسری طرف پھوٹ جائے اور دوسری طرف کے حرف کا ایک جزو معلوم ہونے لگے اور لفظ سمجھ مین آئے۔

سوم اختلاف عبارت کا سبب یہ بھی ہے کہ نکتہ چین قیاس سے اصلی متن کو ارادتاً بہتر اور درست کرنے کی نیت سے صحیح کرے۔ جبکہ ہم ایک مشہور عالم کی مصنفہ کتاب پڑھتے ہین اور اسمین صرف ونحو یا قواعد مناظرہ کی کوئی غلطی پاتے ہین تو اُس غلطی کو زیادہ تر چھاپنے والے پر منسوب کرتے ہین

بہ نسبت اسکے کہ خود مصنف کی طرف نسبت دین اسیطرح ایک قلمی نسخہ کا نقل کرنیوالا جو اُس کتاب مین جسے وہ نقل کرتا ہے غلطیان پائے تو اُنکو ناقل اول کی طرف منسوب کرتا ہے اور پھر اُن کو اپنی دانست مین اِس طرح صحیح کرتا ہے کہ مصنف نے اسکو یون لکھا ہوگا لیکن اگر وہ اپنے خوردہ گیر قیاس کو بہت وسعت دیتا ہے تو وہ خود اُسی غلطی مین پڑتا ہے جس کے رفع کرنے کا اُسنے ارادہ کیا تھا اور اُسکا غلطی مین پڑنا کئی طرح پر ہوسکتا ہے (۱) مثلاً نقل کرنے والا ایک لفظ کو جو حقیقت مین صحیح ہے غلط سمجھے یا جو مصنف کی مُراد ہے اُسکو غلط سمجھے اور یہ جانے کہ اُسنے صرف و نحو کی غلطی پکڑی حالانکہ وہ خود غلطی پر ہے یا یہ بات ہو کہ خود مصنف ہی سے وہ غلطی صادر ہوئی ہو جس کو یہ صحیح کرنا چاہتا ہے۔ (۲) اختلاف عبارت کے اسباب مین بقول مکیلس بہت بڑا سبب جس سے عہد جدید مین دروغ آمیز مقامات نہایت کثرت سے پیدا ہوے ہین یہ ہے کہ یکسان مقامات کو اِسطرح تبدیل کیا گیا ہے جس سے اُنمین ایک دوسرے سے زیادہ کامل مطابقت کی جائے اور خاصکر اناجیل کو اِس طریقہ سے نقصان پہونچا ہے اور پال کے نامجات کو اکثر مقامات مین اِس لیے اُلٹ پُلٹ کیا ہے کہ عہد جدید کے حوالون کو اُن مقامات مین جہان وہ سپٹوایجنٹ (نسخہ سبعینہ) ترجمہ کے بعینہ الفاظ سے تفاوت رکھتے ہین اِسی ترجمہ سے مطابق کرین۔ (۳) بعض نکتہ چینیون نے عہد جدید کے نسخون مین اِسطرح اختلاف عبارت ڈال دیے کہ انکو ترجمہ رومی ولگیٹ کے مطابق تبدیل کردیا۔

چہارم ایک اور سبب اختلاف عبارت کا ایسی خرابیان یا تبدیلیان ہین جو کسی فریق کے مطلب برآئی کے لیے دانستہ کی گئی ہون خواہ وہ فریق درست مذہب رکھتا ہو یا بدعتی ہو۔ یہ بات تحقیق ہے کہ اُن لوگون نے جو دیندار کہلاتے تھے بعض خرابیان

بعض بزرگون کے متعلق مشہور کیا تھا مثلاً قدیم یونانی کہتے تھے کہ افلاطون اپالو دیوتا کا بیٹا ہے اور اُسکے حمل کا قصہ بھی حضرت مسیح کے قصہ کی طرح مشہور تھا۔ مورخ پلوٹارک اسکندر رومی کے متعلق لکھتا ہے کہ جوپیٹر امون دیوتا سانپ کی شکل مین اسکندر کی مان کے خوابگاہ مین آیا کرتا تھا ایکدن فیلقوس نے روزن دیوار سے اس حرکت کو دیکھ لیا فوراً اُسکی ایک آنکھ جاتی رہی غرضکہ اس طور سے اسکندر کی مان دیوتا سے حاملہ ہوئی۔ اسکندر کی زندگی ہی مین یہ قصہ کہ وہ جوپیٹر امون کا بیٹا ہے مشہور ہو گیا تھا۔

مہابھارت کا قصہ

مہابھارت مین لکھا ہے کہ ایک راجہ کی کنواری لڑکی کو رشیون نے اُسکے حسن خدمات کے عوض چند ایسے منتر سکھا دیے تھے جن کو پڑھکر وہ جس آسمانی دیوتا کو چاہے بلا سکتی تھی ایک دن اُس لڑکی نے آزمانے کی غرض سے سوریا دیوتا کے لیے منتر پڑھا فوراً دیوتا ایک جوان خوشرو کی شکل مین متشکل ہوکر سامنے موجود ہوا اور کہنے لگا "مجھے کیون تکلیف دی ہے" لڑکی نے کہا "مین نے تو محض آزمائش کے طور پر منتر پڑھا تھا" دیوتا نے کہا "یہ ہو نہین سکتا اب مین آیا ہون تو اپنی ایک یادگار بھی چھوڑتا جاؤن" لڑکی جھجکی اور کہنے لگی کہ "دیوتا مین بدنام ہو جاؤنگی" دیوتا نے جواب دیا "نازنین! تو ڈرتی کیون ہے اِس حمل کے رہ جانے سے تیری بکارت زائل نہونے پائے گی"

غرضکہ اسطور سے کرن پیدا ہوا یہ وہی مشہور سورما کرن ہے جو مہابھارت کی جنگ مین پانڈون سے لڑا اور آخر مین ارجن کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور یہ لڑکی پانچون پانڈون کی مان کنتی ہے۔

تاریخ حبیب السیر مین خانان مغول کے حالات مین لکھا ہے کہ ایک خان کی ماہ پیکر دختر آلانقوا ایک رات اپنے خیمہ مین سو رہی تھی ناگاہ روزن خیمہ سے ایک روشنی داخل ہوئی اور اُسکے دہن مین نفوذ کر گئی جس سے وہ فوراً حاملہ ہو گئی۔ چنگیز اور تیمور کے اجداد اسی "نورانی حمل" کی یادگار رہین۔ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھَفوَاتِہِمْ۔

ہم نے مذکورۂ بالا مقامات پر جن کو خود علما مسیحی نے اب الحاقی ثابت کیا ہے اکتفا کیا ہے ورنہ اگر عہد جدید کی مختلف کتابون کا باہمی مقابلہ کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو بکثرت ایسے مقامات نظر آتے ہین جنمین صریح تناقض اور تخالف ہے۔ نمونہ کے طور پر ہم یہان ولادت مسیح کے متعلق اناجیل اربعہ کے اختلافات کو بیان کرتے ہین:۔

اناجیل اربعہ اور ولادتِ مسیح

حضرت مسیح کی مافوق العادت ولادت کا قصہ انجیل متیٰ اور انجیل لوقا مین مذکور ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ نہ مرقس کی انجیل مین جو ان دونون اناجیل سے سابق اور اصل مآخذ ہے یہ قصہ بیان ہوا ہے اور نہ انجیل یوحنا مین حالانکہ یوحنا کو عیسائی برگزیدہ حواری یقین کرتے ہین اور حضرت مسیح نے صلیب پر اسی حواری سے وصیت کی تھی کہ مین اپنی مان کو تمھارے سپرد کرتا ہون تم کفالت کرنا چنانچہ حضرت مریم یوحنا کے گھر مین رہین (دیکھو انجیل یوحنا $\frac{19}{26, 27}$) اسلیے اس امر مین یوحنا کو سب سے پہلے واقفیت ہونا چاہیے تھی خاصکر جبکہ یوحنا نے اپنی انجیل مین بہت شدّ و مدّ سے حضرت مسیح مین الٰہی شان کا جادہ گر ہونا بیان کیا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ متعدد مقامات پر یوحنا نے صاف صاف حضرت مسیح کو یوسف اور مریم کا بیٹا لکھا ہے اور آپ کے اور بھائیون کا بھی حوالہ دیا ہے (دیکھو انجیل یوحنا $\frac{1}{45}$ و $\frac{6}{46}$ و $\frac{7}{5 و 42}$)۔

اب متیٰ اور لوقا کے حوالون کو لو۔ انجیل متیٰ $\frac{1}{18-21}$ مین لکھا ہے:۔

"یسوع مسیح کی ولادت اسطور پر ہوئی کہ جب اُسکی مان مریم یوسف کے ساتھ منسوب ہوئی تو قبل اسکے کہ ہم بستری کی نوبت آئے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی تب اُسکے شوہر یوسف نے جو ایک نیک آدمی تھا اس اندیشہ سے کہ کہین اُسکی عام تشہیر نہ ہوجائے چاہا کہ مریم کو چپکے سے چھوڑ دے لیکن جب وہ یہ ارادہ کر رہا تھا

ناگاہ خدا کا فرشتہ اُسے خواب مین نظر آیا اور کہنے لگا یوسف ابن داؤد مریم کو اپنی بی بی بنانے مین کچھ خوف نہ کر کیونکہ جو کچھ اُسکے شکم مین ہو روح القدس سے ہے اور وہ ایک بیٹا جنے گی جس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہ اپنی قوم کو اُنکے گناہون سے بچائے گا۔ یہ سب اسلیے ہوا تا کہ خدا نے جو کچھ رسول کی معرفت فرمایا تھا وہ پورا ہو۔ وہ پیشین گوئی یہ ہے "دیکھو ایک کنواری حاملہ ہو کر بیٹا جنے گی جس کا نام عمانئیل رکھا جائیگا"

متی نے یسوع کی مافوق العادت ولادت کو اُس پیشین گوئی کی تصدیق مین پیش کیا ہے جو عہد عتیق کی کتاب یشعیاہ ۷/۱۴ مین مذکور ہے لیکن زبان عبرانی کا مشہور عالم ڈاکٹر ڈیوڈسن نے کتاب یشعیاہ کی شرح مین جو ٹیبل بائبل مین شایع ہوئی ہے لکھا ہے کہ یشعیاہ نبی نے اصل مین "الملہ" کا لفظ ارشاد فرمایا تھا جسکے معنی ہین "ایک نوجوان لڑکی جو شادی کے قابل ہو گئی ہو۔ لیکن عہد عتیق کے یونانی ترجمہ یعنی نسخہ سبعینہ مین "پارتھی نوس" معنی "باکرہ" استعمال ہوا۔ اور چونکہ اناجیل اربعہ مین عہد عتیق کے حوالے اسی یونانی ترجمہ نسخہ سبعینہ سے اخذ کیے گئے ہین اس لیے متی نے بھی وہی باکرہ کا لفظ استعمال کر دیا۔

فرانس کا مشہور ڈاکٹر ریوس اپنی کتاب لاپروفٹ (کتاب الانبیاء) جلد اول صفحہ ۲۳۳ مین اس پیشین گوئی کے متعلق ایک تاریخی لطیفہ لکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یشعیاہ نبی نے احاز شاہ یہودیہ کو جب اُسپر شام اور سامریہ کے حاکمون نے حملہ کر کے سخت پریشان کر دیا تھا تسلی دے کر یہ پیشین گوئی کی تھی کہ یہ دشمن جلد تباہ ہو جائینگے اور نشان کے طور پر فرمایا تھا کہ جب ایک کنواری سے ایک لڑکا پیدا ہو جس کا نام عمانئیل رکھا جائے اور وہ مسکہ اور شہد کھائے اور قبل اسکے کہ بُرائی سے بچنے اور اچھائی اختیار کرنے کی تمیز اُسکو آئے یہ دونون بادشاہ جو تیرے دشمن ہین تباہ ہو جاینگے"۔ اب اگر عمانئیل سے یسوع مسیح مراد ہین تو گویا یشعیاہ نبی شاہ یہودیہ کو یون تسلی دیتے ہین کہ ۷۵۰ برس بعد یعنے جب

حضرت عیسیٰ پیدا ہونگے تو تیرے دشمن تباہ ہو جائینگے۔ بھلا ایسی پیشین گوئی سے شاہ یہودیہ کو جو اُسوقت دشمنون کے نرغہ مین تھا کیا تسلی ہوتی۔ طرّہ یہ ہے کہ اسی کتاب یشعیاہ کے باب ۸ ورس ۱ لغایت ۸ مین ایک کاہنہ کے بطن سے ایک لڑکے کا پیدا ہونا اور قبل اسکے کہ وہ سن رُشد کو پہونچے شاہ یہودیہ کے دشمنون کا اسیریا کے بادشاہ کے ہاتھون تباہ ہو جانا مذکور ہے۔

اب انجیل لوقا کو لو باب اول ورس ۲۶ لغایت ۳۵ مین لکھا ہے:۔

"زوجۂ زکریا کے حمل کے چھہ ماہ بعد جبرئیلؑ خدا کی طرف سے جلیل کے ایک شہر ناصرہ مین ایک کنواری کے پاس آیا جو نسل داؤدؑ کے ایک شخص یوسف نام سے منسوب تھی اس کنواری کا نام مریم تھا۔ فرشتہ آیا اور کہنے لگا "بشارت ہو اے وہ جسپر رحمت کی گئی ہے۔ خدا تیرے ساتھ ہے تو عورتون مین متبرک ہے"۔ مریم نے جب اُسے دیکھا تو متردد ہوئی اور دلمین کہنے لگی یہ کس قسم کی بشارت ہے فرشتہ کہنے لگا اے مریم کچھ خوف نہ کر تو نے خدا کی رحمت کو پالیا اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور ایک بیٹا جنے گی اور اُس کا نام یسوع رکھے گی وہ بزرگ ہوگا اور ابن اعلیٰ کہلائے گا اور خداوند اُسے اُسکے باپ داؤد کا تخت عطا فرمائے گا اور وہ نسل یعقوب پر ہمیشہ حکمران رہے گا اور اُسکی حکومت کا خاتمہ نہوگا"۔ تب مریم نے فرشتہ سے کہا "یہ کیسے ہوگا جب کہ مین کسی مرد سے نہین ملی" تب فرشتہ نے کہا "تجھپر روح قدس نازل ہوگی اور رب اعلیٰ کی قدرت تجھے ڈھانکے گی اور اسلئے وہ پاک شئے جو تجھ سے پیدا ہوگی ابن اللہ کہلائے گی"۔

لوقا کا یہ بیان متی کے بیان سے کس قدر مختلف ہے پھر حضرت مسیح کا نسب نامہ جسکو لوقا نے باب ۳ مین درج کیا ہے آپ کے اُس نسب نامہ سے جسکو متی نے باب اول ورس ۱ لغایت ۱۷ مین لکھا ہے کسیطرح مطابقت نہین رکھتا علاوہ اسکے خود لوقا نے اپنی انجیل کے متعدد مقامات پر

حضرت مسیح کو یوسف و مریم کا بیٹا لکھا ہے دیکھو لوقا ۲/۴۸ "مریم نے عیسیٰ سے کہا دیکھ تیرا باپ اور مین غمگین ہوکر تجھے ڈھونڈھتے تھے،، اسی طرح لوقا ۲/۳۳ کے موجودہ نسخون مین یہ لفظ ہین "تب یوسف اور اُس کی مان" مگر ڈاکر گریسباخ کی صحیح اور مقابلہ کرکے چھاپی ہوئی انجیل مطبوعہ لپسک (واقع جرمنی) ۱۸۰۵ع اور سنڈرون کی انجیل مطبوعہ ۱۸۴۹ع اور ردمن ولگٹ کے انگریزی ترجمہ مین یوسف کا نام نہین ہے بلکہ یون ہے "تب اُس کا باپ اور اُس کی مان"، اور ٹروٹوپ نے یونانی انجیل کی شرح مین اسی کو صحیح مانا ہے جس سے یوسف کا پدر مسیح ہونا صاف ظاہر ہے۔ اسیطرح لوقا ۲/۲۷ و ۴۱ مین یوسف و مریم کو حضرت عیسیٰ کے مان باپ کہکر تعبیر کیا ہے۔

مسٹر کانی بیر نے ۲۲ جون ۱۹۰۴ء کے اخبار ڈیلی کرانکل مین ایک مضمون لکھا ہے جس مین وہ کہتا ہے کہ حضرت مسیح کے متبع اور معاصرین یوسف کو آپ کا انسانی باپ مانتے تھے اور حواری بھی اس سے زائد نہین جانتے تھے۔ آپ کی مافوق العادت ولادت ایک خاندانی راز تھا جسکو آپ کی مان نے اُسوقت تک ظاہر نہین کیا جب تک پال اور اسکے رفیق دُنیا سے رخصت نہوگئے۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ یہودیہ کا پہلا کلیسا اس مافوق العادت ولادت کا صاف منکر تھا...... غرضکہ حضرت مسیحؑ کے دوسو برس بعد تک ہر جگہ عیسائیون کے ایک نہ ایک فرقہ نے اس اعجوبہ سے انکار کیا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا ببلکا (تحت لفظ یسوعؑ) مین صاف لکھا ہے کہ:۔

"کچھ شک نہین کہ باکرہ سے پیدا ہونے کا یہ قصہ ہم کو کفار کے خیالات[۱] کے دائرہ مین داخل کردیتا ہے"،

---

۱ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ (بیشک وہ لوگ کافر ہوگئے جو کہتے ہین مسیح (ابن مریم) وہی خدا ہے (سورہ مائدہ)۔) کلام مجید کے نزول کے زمانہ مین دو متضاد خیالات حضرت عیسیٰ کے متعلق اہل کتاب مین پھیلے ہوے تھے۔ یہود آپ کو معاذاللہ ولدالزنا (باقی حاشیہ در صفحہ آیندہ)

بیشک عیسائیون نے اِس قصہ کو اسطرح مان لیا ہے جسطرح بت پرست قومون نے اپنے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۸) یقین کرتے تھے اور حضرت مریم کو ایک شخص پنتھرا نامی کے ساتھ تہمت لگاتے تھے برعکس اسکے نصاریٰ آپ کو لوگاس (یعنی کلمۃ اللہ و روح اللہ) مسیح موعود اور ابن اللہ اور حضرت مریم کو خداوند کی کنواری مان یقین کرتے تھے۔ کلام مجید نے یہود کی تہمت کو قطعاً باطل کیا اور نصاریٰ کی گمراہیون کی اصلاح کردی ارشاد ہوتا ہے وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا (اور مریم عمران کی بیٹی جس نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا یعنی بدکاری نہین کی پس ہمنے اپنی روح اُسمین پھونک دی۔ سورہ تحریم) یہ یہود کے مقابلہ مین حضرت مریم کی عصمت اور محصنہ ہونے کی گواہی اور آپ کے بیٹے کو اپنی روح سے نسبت دیکر عظمت وتقدس عیسوی کی شہادت ہے۔ اب دوسرے مقامات پر ارشاد ہوتا ہے يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ (اے کتاب والو اپنے دین مین حد سے نہ بڑھو خدا پر بجز سچ کے کچھ نہ کہو بیشک مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا خدا کا رسول ہے اور اسکا کلمہ ہے کہ اُسکو مریم کی طرف ڈالا اور روح ہے اس کی طرف سے پھر ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسولون پر اور مت کہو کہ تین خدا ہین اس کہنے سے باز رہو تمھارے واسطے بہتر ہے۔ سورۃ النساء) یہ نصاریٰ کے مقابلہ مین انکے خیالات کی اصلاح ہے ناسٹاک فرقے حضرت عیسیٰ کو روح محض اور لاہوت کلی کہتے تھے اسیطرح اسکندریہ کے عیسائی الٓہیات کے رنگ مین آپ کو لوگاس یعنی کلام ازلی یا کلمۃ اللہ کہتے تھے۔ ابیانی فرقے آپ مین ناسوتی اور لاہوتی صفات ثابت کرتے اور فرقہ تثلیثہ آپ کو ثالث ثلثہ اور ابن اللہ کہتا تھا غرضکہ یہود کے مقابلہ مین عیسائی نہایت غلو سے کام لیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ سچی حمایت دین اسی کا نام ہے۔ کلام مجید نے اس غلو کو باطل کیا اور فرمایا کہ بیشک حضرت عیسیٰ مسیح موعود ہین کلمۃ اللہ ہین روح اللہ ہین لیکن ان باعظمت خطابات کے ساتھ آپ مثل اور پیغمبرون کے ایک رسول ہین اور اُس خدا کے لم یلد ولم یولد کے ایک بندے ہین پھر صاف صاف فرمادیا۔ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ (مسیح ابن مریم فقط ایک پیغمبر تھا اُس سے پہلے کئی پیغمبر گذر چکے اور اُسکی مان سچے دل سے خدا کو ماننے والی تھی۔ دونون کھانا کھاتے تھے [یعنی بشر تھے] سورہ مائدہ) حضرت عیسیٰ کے متعلق کلام مجید کی اصلی تعلیم یہی ہے باقی رہے وہ آیات جنمین آپکی ولادت کا ذکر ہے یعنی سورۂ آل عمران کی یہ آیات وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ... الآیہ اور سورہ مریم کی یہ آیات وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ... الآیہ یہ صرف ایراد قصص کے طور پر ہین اور لوقا ۱/۲۶-۳۸ کے بیان سے جسکو ہم نے اوپر ترجمہ کیا ہے مشابہ ہین۔

بعض بزرگون کے متعلق مشہور کیا تھا مثلاً قدیم یونانی کہتے تھے کہ افلاطون اپالو دیوتا کا بیٹا ہے اور اُسکے حمل کا قصہ بھی حضرت مسیح کے قصہ کی طرح مشہور تھا۔ مورخ پلوٹارک اسکندر رومی کے متعلق لکھتا ہے کہ جوپیٹر امون دیوتا سانپ کی شکل مین اسکندر کی مان کے خوابگاہ مین آیا کرتا تھا ایکدن فیلقوس نے روزن دیوار سے اس حرکت کو دیکھ لیا فوراً اسکی ایک آنکھ جاتی رہی غرضکہ اس طور سے اسکندر کی مان دیوتا سے حاملہ ہوئی۔ اسکندر کی زندگی ہی مین یہ قصہ کہ وہ جوپیٹر امون کا بیٹا ہے مشہور ہو گیا تھا۔

مہابھارت مین لکھا ہے کہ ایک راجہ کی کنواری لڑکی کو رشیون نے اُسکے حسن خدمات کے عوض چند ایسے منتر سکھا دیے تھے جن کو پڑھکر وہ جس آسمانی دیوتا کو چاہے بلا سکتی تھی۔ ایک دن اُس لڑکی نے آزمانے کی غرض سے سوریا دیوتا کے لیے منتر پڑھا فوراً دیوتا ایک جوان خوشرو کی شکل مین متشکل ہو کر سامنے موجود ہوا اور کہنے لگا "مجھے کیون تکلیف دی ہے" لڑکی نے کہا "مین نے تو محض آزمائش کے طور پر منتر پڑھا تھا" دیوتا نے کہا "یہ ہو نہین سکتا اب مین آیا ہون تو اپنی ایک یادگار بھی چھوڑتا جاؤن" لڑکی جھجکی اور کہنے لگی کہ "دیوتا! مین بدنام ہو جاؤنگی" دیوتا نے جواب دیا "نازنین! تو ڈرتی کیون ہے اس حمل کے رہ جانے سے تیری بکارت زائل نہونے پائے گی"۔

مہابھارت قصہ

غرضکہ اسطور سے کرن پیدا ہوا یہ وہی مشہور سورما کرن ہے جو مہابھارت کی جنگ مین پانڈون سے لڑا اور آخر مین ارجن کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور یہ لڑکی پانچون پانڈون کی مان کنتی ہے۔

تاریخ حبیب السیر مین خانان مغول کے حالات مین لکھا ہے کہ ایک خان کی ماہ پیکر دختر آلانقوا ایک رات اپنے خیمہ مین سو رہی تھی۔ ناگاہ روزن خیمہ سے ایک روشنی داخل ہوئی اور اُسکے دہن مین نفوذ کر گئی جس سے وہ فوراً حاملہ ہو گئی۔ چنگیز اور تیمور کے اجداد اسی "نورانی حمل" کی یادگار رہین۔ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ هفواتہم۔

الانقوا

باب سوم

قرآنِ مجید

آؤ! تاریخ کی دوربین کو بصیرت کی آنکھون پر رکھکر تیرہ سو برس پیشتر یعنی ساتوین صدی عیسوی مین اہل کتاب کے حالات کا معائنہ کرین - دیکھو یہود کی قومیت کا شیرازہ بکھر گیا ہے - وہ اقصائے عالم مین منتشر ہو کر محکوم اور معزول ہو گئے ہین - تورات کے اصلی نسخے فنا ہو چکے ہین اور اُسکی سچی تعلیم پر جو نور و ہدایت تھی ربّیین واحبار کے اقوال کا پردہ پڑ گیا ہے اور اب یہی اقوال تالمود کی ضخیم جلدون مین مرتّب ہو چکے ہین اور بمنزلۂ کلام الٰہی سمجھے جاتے ہین - عہد عتیق کی کتابون کا نہ اب تک کوئی ایک اصلاح شدہ متن تیار ہوا ہے اور نہ سوراتیان کی تصحیحات ۔ پیش ہوئی ہین اختلافات کی کالی گھٹا چھائی ہوئی ہے اور تحریف کا طوفان اُٹھا ہوا ہے -

دوسری طرف نصاریٰ کا حال دیکھو - مذہبی فرقہ آرائیون اور باہمی خونریز معرکون کا دَور ختم ہو چکا ہے آبیانی اور ناسٹک فرقے مع اپنی اپنی مذہبی کتابون کے غارت ہو چکے ہین - اسکندریہ کا مشہور کتبخانہ جو علم و حکمت کا مخزن تھا پادریون کے تعصب سے برباد ہو چکا ہے - فرقہ تثلیثیہ رومی سلطنت کے آہنی پنجہ سے سب فرقون پر غالب آچکا ہے اور اب مصر و یونان و روم کے بت پرستانہ خیالات کے قالب مین ڈھالی ہوئی عہد جدید کی کتابین جن مین مسائل حلول و کفارہ اصول دین قرار پائے ہین متداول ہین اور اصل انجیل یعنی حضرت مسیحؑ کی سچی تعلیمات جو نور و رحمت تھین مسخ ہو گئی ہین -

غرضکہ صحف سماوی کی یہ حالت تھی کہ یکایک وہ آواز جو طور سینا پر سنائی دی تھی مگر کالوری[۵۱] کی پہاڑی پر صلیب کی وحشیانہ قوت سے خاموش کردی گئی تھی اب غار حرا سے بجلی کی طرح چمک کر رعد کی طرح گرجنے لگی۔

نزول قرآن آنحضرت صلعم کی رسالت کی مدت قریب ۲۳ سال کے تھی ۱۳ برس مکہ معظمہ مین اور دس برس مدینہ منورہ مین اِس کُل مدت مین جسقدر کلام الٰہی آپ پر مختلف اوقات مین نازل ہوا اُس کے مجموعہ کو قرآن کہتے ہین۔ قرآن مجید کی حفاظت ابتدائی نزول سے دو طرح پر ہوئی اوّل حفظ دوم تحریر و کتابت ہم اِن دونون طریقون کو علٰحدہ علٰحدہ بیان کرتے ہین۔

۱ - حفظ

عرب مین قبل اسلام یہ عام رواج تھا کہ مشہور اشعار اور خطبات کو زبانی یاد کر لیتے تھے۔ شعراے جاہلیت کا کلام اسی طور سے محفوظ رہا ہے امرؤالقیس۔ زہیر نابغہ۔ حاتم طائی وغیرہما کے دیوان جو عہد بنوامیہ مین قلمبند ہوے اسی طور سے محفوظ رہے۔ جاہل قومون کا حافظہ عموماً قوی ہوتا ہے اور عرب اِس خصوصیت مین مشہور تھے۔

نزول کلام مجید کی کیفیت یہ تھی کہ ابتدا مین چھوٹی چھوٹی سورتین نازل ہوئین اور پھر تھوڑا تھوڑا مختلف اوقات اور خاص خاص مواقع پر اسکی وجہ خود کلام مجید مین یہ بیان ہوئی ہے:۔

---

۵۱ یروشلم مین ایک پہاڑی کا نام ہے جہان حضرت مسیح صلیب پر لٹکائے گئے تھے۔

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا (سورہ بنی اسرائیل)	اور قرآن کے ہم نے حصّے حصّے کردیے اسلیے کہ تو اُسے لوگون کو ٹھہر ٹھہر کر سنائے اور ہمنے اُسکو آہستہ آہستہ اُتارا۔

پھر کفار کا اعتراض بیان کرکے جواباً ارشاد ہوتا ہے :۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا (سورہ فرقان)	اور کافرون نے کہا کہ اِس (پیغمبر) پر قرآن سب کا سب اکیبارگی کیون نہ اُترا۔ ایسے ہی تاکہ تیرے دل کو ہم اُس سے مضبوط کرین اور ہم نے اُسے تھم تھم کر پڑھا۔

اسطور سے صحابہ آسانی کے ساتھ جسقدر حصہ نازل ہوتا جاتا تھا یاد کرلیتے تھے اور چونکہ ابتداے بعثت سے نماز فرض ہوچکی تھی اس لیے نازل شدہ حصہ کی تلاوت نماز مین بار بار ہوتی تھی اور آسانی سے حفظ ہوجاتا تھا۔ خود آنحضرت صلعم قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے کی ترغیب اور تاکید فرماتے تھے اور صحابہ نہایت اہتمام اور شوق سے یاد کرتے تھے۔ ذیل مین ہم چند احادیث نقل کرتے ہین:۔

پہلی حدیث جو بخاری و مسلم دونون مین منقول ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلعم لاحسد الا علی اثنین رجل اتاه الله القرآن فهو یقوم به اٰناء اللیل و اٰناء النهار و رجل اتاه الله مالا فهو ینفق منه اٰناء اللیل و اٰناء النهار۔	ابن عمر کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ رشک کے قابل صرف دو شخص ہین ایک وہ جسکو خدا نے قرآن دیا ہو اور وہ برابر دن رات تلاوت کرتا رہے اور ایک وہ جسکو خدا نے مال دیا ہو اور وہ برابر دن رات راہ خدا مین خرچ کرتا رہے۔

دوسری حدیث۔ یہ بھی متفق علیہ ہے :۔

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلعم الماھر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرأ القرآن ویتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو قرآن کا ماہر ہو وہ پاک لکھنے والے بزرگ نیکون کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اسکی زبان اٹکتی ہے اور یہ اسپر تکلیف دہ ہے اسکو دہرا ثواب ہے۔

تیسری حدیث بھی متفق علیہ ہے :۔

عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلعم علی المنبر اقرأ علی قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ من غیری فقرأت سورۃ النساء حتی اتیت الی ھذہ الآیۃ "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا" قال حسبک الآن فالتفت الیہ فاذا عیناہ تذرفان۔

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہین کہ ممبر پر مجھ سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ "قرآن سناؤ!" مین نے کہا آپ کے آگے مین پڑھون اور آپ پر تو نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا "مجھے یہ بہت پسند ہے کہ دوسرے سے سنون" پس مین نے سورہ نساء پڑھی یہانتک کہ مین اس آیت پر آیا "پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت مین سے ایک گواہ لائینگے اور تجھکو (اے محمدؐ) اُن سب گواہون پر گواہ لائین گے" آپ نے فرمایا اچھا بس مین نے جو آنکھ اٹھاکر دیکھا تو آپ کی آنکھون سے آنسو جاری تھے۔

الغرض کلام مجید اسطور سے سینون مین محفوظ رہتا تھا۔ بخاری مین منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کہا کرتے تھے کہ مین نے ستر سورتین خود زبان مبارک رسول اللہ سے سنکر یاد کی ہین اسطرح اور کثرت سے صحابہ[1] سے تھے

[1] مشہور حفاظ صحابہ کے نام یہ ہین :۔ ابوبکرؓ علیؓ عثمانؓ عمرؓ طلحہؓ ابن مسعودؓ۔ حذیفہؓ سالمؓ مولی حذیفہؓ ابوہریرہؓ عبداللہؓ بن سائب۔ عبداللہؓ بن عمرو عاص۔ عبادہؓ بن الصامت مسلمہؓ بن مخلد۔ تمیمؓ داری۔ عقبہؓ بن عامر ابوموسیٰؓ اشعری ۱۲

جو قرآن کو حفظ کر لیتے تھے۔ رسول اللہ صلعم کی وفات کے دوسرے ہی سال جب عہد حضرت ابوبکرؓ مین یمامہ کا خونخوار معرکہ مسیلمہ کذاب کے مقابلہ مین پیش آیا تو اسمین ستر صحابہ ایسے شہید ہوے جنکو قرآن حفظ تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ ابتداے نزول سے آج تک کلام مجید سینون ہی مین خاص طور سے محفوظ رہا ہے اور قیامت تک رہے گا۔ دنیا مین جہان کہین بھی مسلمان آبا دہین کوئی بستی ایسی نہ ملے گی جہان حفاظ قرآن موجود نہ ہون۔ فرض کرو کہ تورات اناجیل قرآن مجید اور دوسرے مذاہب کی الہامی کتابون کے قلمی اور مطبوعہ نسخے سب کے سب ایک ساتھ ضایع کردیے جائین تو بتاؤ کہ بجز کلام مجید کے جو سینۂ مسلم مین بجنسہ محفوظ ہے اور کون سی الہامی کتاب پھر دنیا مین اپنی اُسی اصلی حالت مین شایع ہوسکتی ہے۔ یہ اس کلام الٰہی کے مختصات مین سے ہے۔ کیون نہین :۔

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ بلکہ یہ قرآن بزرگ ہے لوح محفوظ مین

لوح محفوظ

لوح محفوظ سے سینۂ مسلم کی طرف لطیف اشارہ ہے۔ چونکہ اس آیت کے پہلے فرعون کا ذکر آیا ہے اسلیے لامحالہ ذہن توریت کی طرف منتقل ہوتا ہے حضرت موسے پتھر کی چند لوحین کوہ طور سے اپنے ساتھ لائے تھے جن پر احکام شریعت کندہ تھے لیکن بنی اسرائیل کو گوسالہ پرستی مین مشغول دیکھکر آپ نے جوش غضب مین ان الواح کو زمین پر ڈال دیا اور وہ ٹوٹ گئین بعد کو پھر آپ کوہ طور پر تشریف لیگئے اور دو لوحین صندوق مین بند کرکے لائے۔ اس صندوق کی نہایت حفاظت کی جاتی تھی لیکن حوادث اور انقلاب مین وہ صندوق مع الواح ضایع ہوگیا۔ تورات کی اصلی نسخے بھی برباد ہوگئے۔ حق تعالی نے اس آیت مین الواح توریت سے مقابلہ کیا ہے اور کلام مجید کا ایک ایسی لوح مین موجود ہونا مذکور ہے جو زمانہ کی دستبرد سے محفوظ ہے۔ وہ لوح سینۂ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے ذٰلِکَ

لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۵۱ پھر اس سینہ پاک سے امت محمدی کے سینون مین آج تک محفوظ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ بَلْ هُوَ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۵۲

۲- تحریر وکتابت

قبل اسکے کہ ہم قرآن مجید کی تحریر وکتابت کا ذکر کرین پہلے عربی رسم الخط کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہین :-

عربی رسم الخط کی مختصر تاریخ قدیم الایام مین یمن عرب تمدن اور شائستگی کا گہوارہ تھا۔ یہین سبا اور حمیر کی زبردست سلطنتین سن عیسوی سے سیکڑون برس پیشتر قائم ہوئین جن کے فتوحات کا اثر ایران و روم تک پہونچ گیا تھا۔ اُنھون نے ایک خط ایجاد کیا تھا جسکو خط مسند یا حمیری کہتے تھے۔

مورخ ابن خلدون لکھتے ہین :- "کہ دولت تبابعہ کے عہد مین خط عربی ضبط استحکام اور خوبی کے لحاظ سے انتہائی حد پر پہونچ گیا تھا کیونکہ اُنمین تمدن اور شائستگی تھی اسی خط کا نام

۵۱ بیشک اسکو عالمون کے پروردگار نے اُتارا ہے۔ اسکو اُتار رہے روح الامین نے تیرے دل پر تاکہ تو ڈرانے والون سے ہو (سورہ شعرا) ۵۲ بلکہ یہ کھلی ہوئی آیتین ہین اُن لوگون کے سینون مین جن کو علم دیا گیا ہے (سورہ عنکبوت) تفاسیر مین بالعموم لوح محفوظ سے وہ لوح مراد ہے جو آسمان پر ہے۔ چنانچہ بغوی تفسیر معالم مین بسند ابن عباس لکھتے ہین کہ "لوح محفوظ سفید موتی کی ہے طول اسکا جیسے زمین سے آسمان اور عرض جیسے مشرق سے مغرب اور کنارے نیز اس کے یاقوت جڑے ہین اور دونون دفتیان یاقوت سرخ کی ہین اور نور کے قلم سے کلام قدیم اسمین لکھا ہے" اس روایت کے بعض لوگ لفظی معنی لین گے بعض امام غزالی کے اُصول پر تاویل کرینگے بعض شاہ ولی اللہ کے عالم مثال مین اُس کا وجود یقین کرین گے۔ ہم کو یہان لوح محفوظ کی اصلیت سے بحث نہین بلکہ اس آیت مین لوح محفوظ سے جو لطیف کنایہ پیدا ہوتا ہے اسکو ظاہر کرنا ہے والکنایۃ ابلغ من الصراحۃ۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲

خط حمیری ہے"۔ علماے آثار قدیمہ نے اس خط کے بہت سے آثار شمالی عرب مین بھی پائے ہین العلا۔ مدین۔ تبوک اور صفا کے قرب وجوار مین مشہور مستشرق یوٹنگ نے بہت سے ایسے پر انے کتبے ڈھونڈھ نکالے ہین جنسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسکندر یونانی کے حملہ تک شمالی عرب مین اسی خط کا رواج تھا لیکن جب نبطیون کا زور ہوا اور اُنھون نے اپنی مستقل حکومت شمالی ومغربی حصۂ عرب پر قائم کر کے پٹرا کو اپنا پایۂ تخت قرار دیا (پٹرا کو رومیون نے ۱۰۶ء مین تخمیناً پانسو برس کی حکومت کے بعد تباہ کر دیا) تو ایک دوسرا خط جو آرامی کی شاخ سریانی سے ماخوذ تھا خط نبطی کے نام سے رائج ہوگیا۔

خط نبطی

نبطیون کے متعلق مختلف اقوال ہین۔ اصح یہ ہے کہ یہ لوگ قیدار ابن اسمٰعیل کی نسل سے ہین پہلی صدی عیسوی کا مشہور یہودی مورخ جوسیفس کی یہی راے ہے اور توریت کتاب پیدائش ۲۶/۱۲ وکتاب یسعیا ۶۰ سے بھی اسی راے کی تائید ہوتی ہے خط نبطی کے بہت سے کتبے جو پہلی صدی عیسوی سے تیسری صدی تک کے لکھے ہوے ہین دمشق سے مدینہ تک منتشر پائے گئے ہین انکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی خط اسی نبطی خط کی ارتقائی صورت ہے جسے نبطیون کی تباہی کے بعد بنی لخم نے حیرہ مین ترقی دی[۱]

اُس زمانہ تک جسقدر خطوط مروّج تھے اُنکے حروف علحدہ علحدہ لکھے جاتے تھے اور شمار مین ۲۲ حروف تہجی تھے اور کہین اس سے بھی کم مثلاً عبرانی سریانی نبطی وغیرہما مین ۲۲ حروف بہ ترتیب ابجد تا قرشت استعمال ہوتے تھے لیکن خط میخی جو ایران کا قدیم خط تھا اور جسکا نمونہ ہم عہد عتیق مین درج کر چکے ہین اُسمین صرف ۲۱ حروف تھے بعض حروف کی متعدد شکلین تھین بطور سے کل ۳۲ شکلین تھین۔ سامی خطوط کے برعکس اسمین خاے معجمہ اور ثاے مثلثہ بھی موجود تھے لیکن ح۔ ذ۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ غ۔ ق۔ ل مستعمل نہ تھے۔

عربی رسم الخط نے جب ارتقائی صورت اختیار کی تو خصوصیت کے ساتھ دو باتین اضافہ کین

---

[۱] ماخوذ از انسائیکلوپیڈیا آف اسلام صفحہ ۳۸۱ لغایت ۳۹۳۔ یہ قابل قدر تالیف ابھی ناتمام ہے۔

اوّل حروف کے جوڑ ملائے جس سے جلد لکھنے مین سہولت پیدا ہوگئی دوم چھ اور حروف یعنی ثخذ ضظغ کا اضافہ کرکے نقطون کی بنیاد قائم کی کیونکہ یہ حروف صورت کے لحاظ سے وہی سابقہ حروف ہین صرف نقطے مابہ الامتیاز قرار پائے۔ اِسطور سے عربی رسم الخط نے جامعیت کی شکل پیدا کی جس طرح اُردو حروف تہجی عجم اور ہند کے حروف تہجی کے جامع ہین۔

عربی رسم الخط

مذکورۂ بالا تشریح کی روشنی مین جب مورخین اور علمائے اسلام کی روایات پر جو بظاہر ایک دوسرے کی مخالف ہین نظر ڈالی جائے تو اصل مطلب ظاہر ہوجاتا ہے۔ ذیل مین ہم اُن روایات کو درج کرتے ہین:۔

مورخین اسلام کی روایات

پہلی روایت۔ الفہرست ابن ندیم صفحہ ۴ وکشف الظنون بحث علم الخط مین لکھا ہے کہ "ملوک مدین مین سے چھ شخصون نے جنکے طلسمی نام ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت تھے عربی خط کو ایجاد کیا" لیکن یہ طلسمی نام نہین ہین اصل مین وہی عبرانی اور نبطی ۲۲ حروف تہجی ہین زبور نغمہ ۱۱۹ مین ۲۲ مناجات کا ایک مجموعہ ہے ہر مناجات ایک ایک حرف تہجی سے شروع ہوتی ہے اور وہی اس مناجات کا نام بھی رکھ دیا گیا ہے جس طرح کلام مجید مین سورۂ ق۔ ن۔ ص اور اسیطرح اور حروف مقطعات۔ الغرض مذکورۂ بالا روایت سے صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ عربی رسم الخط کا ماخذ نبطیون کا شہر مدین ہے۔

دوسری روایت فتوح البلدان بلاذری صفحہ ۴۷۶ مین عباس بن ہشام بن محمد بن السائب الکلبی سے روایت ہے اور اسکو الفہرست۔ کشف الظنون اور ابن خلکان ذکر ابن بواب کاتب مین بھی نقل کیا ہے کہ عربی خط کو قبیلہ طے کے تین شخصون نے جو شہر انبار مین رہتے تھے ایجاد کیا۔ مرامر بن مرو نے حروف کی شکلین۔ اسلم بن سندرہ نے حرفون کے جوڑ اور عامر بن جدرہ نے نقطے اور حرکات ایجاد کیے۔ انبار سے یہ خط حیرہ مین پہونچا جہان سے قریش نے سیکھا[1] عہد رسالت مین سترہ شخص لکھنا جانتے تھے جنمین سے

[1] بلاذری کی روایت کے مطابق ایک نصرانی شخص بشر کندی نے حیرہ مین عربی خط سیکھا (باقی برصفحہ آیندہ)

چند مشہور نام یہ ہین :۔ عمرؓ بن الخطاب۔ علیؓ بن ابی طالب۔ عثمانؓ بن عفان۔ ابو عبیدہؓ بن الجراح
ابو سفیانؓ۔ ابو حذیفہؓ۔ طلحہؓ۔ ابان بنؓ سعید بن العاصی رضی اللہ عنہم۔ اِس روایت سے
معلوم ہوتا ہے کہ عربی خط شہر انبار ہین جو ساسانیون کے پایۂ تخت مدائن سے قریب آباد تھا
ایجاد ہوا اور حیرہ ہین جہان آل منذر حکمران تھی اور جنھون نے عجمی اور عربی تمدن کو
باہم ملا دیا تھا اسکی ترقی ہوئی اسطور سے خط سیخی اور سامی خطوط کی آمیزش سے اٹھائیس
حروف تہجی بشمول چھہ حروف منقوطہ یعنی ثخذ و ضظغ مستعمل ہوے اور حروف کے جوڑ ملاکر
تحریرین آسانی پیدا ہوئی اور بالعموم مقبول ہوکر اسی خط کا رواج ہوگیا پھر اسلام کی سرپرستی
مین مشرق سے مغرب تک پھیل گیا۔

نقشۂ خطوط

اب ہم ایک نقشہ درج کرتے ہین جس سے عربی خط کا نبطی خط سے ماخوذ ہونا سمجھ مین
آجائیگا۔ مستشرقین یورپ نے اِس نقشہ کو قدیم کتبون اور تحریرات سے مرتّب کیا ہے اور
پہلی صدی عیسوی سے ساتوین صدی عیسوی تک یعنی قدیم عہد جاہلیت سے عہد رسالت
وخلافت تک نبطی اور عربی خط جس طور سے پتھر اور مصری پیپرس (کاغذ) اور سکّون پر لکھا جاتا
تھا بطور موازنہ درج کیا ہے۔

ہم نے ایک خانہ مین خط حمیری کے حروف تہجی بھی مقابلہ کے واسطے نقل کر دیے ہین
مع خط عبرانی کے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸) اور پھر مکہ مین آکر سفیان بن امیہ اور ابو قیس بن عبد مناف کو سکھایا پھر ان دونون تاجرون
کے ساتھ جب طائف گیا تو وہان غیلان ثقفی نے یہ خط سیکھ لیا۔ پھر دیار مصر مین عمرو بن زرارہ نے
غرضکہ اِس طور سے مختلف قبائل عرب مین عربی رسم الخط جاری ہوگیا۔ ابن خلکان نے لکھا ہے
کہ حرب بن امیہ والد ابو سفیان نے حیرہ مین جاکر یہ خط سیکھا تھا اور پھر واپس آکر مکہ مین
اپنے احباب کو سکھا دیا۔ بہرحال حیرہ وہ مقام ہے جو عربی رسم الخط کا گہوارہ تھا ۱۲

سلہ ماخوذ از انسائیکلو پیڈیا آف اسلام صفحہ ۳۸۴۔

حرف	عربی — ساتویں صدی عیسوی			چھٹی صدی عیسوی
	(مختلف نشان تحریر) مصری کاغذ "پیپرس پر"	پتھر پر	سکوں پر	بریدحران (واقع شام)
ا				
ب				
ج				
د				
ہ				
و				
ز				
ح				
ط				
ی				
ک				
ل				
م				
ن				
س				
ع				
ف				
ص				
ق				
ر				
ش				
ت				
لا				

نبطی — چوتھی صدی عیسوی	نبطی — پہلی لغایت تیسری صدی عیسوی	خط عبرانی	حمیری مسند
		א	
		ב	
		ג	
		ד	
		ה	
		ו	
		ז	
		ח	
		ט	
		י	
		כ	
		ל	
		מ	
		נ	
		ס	
		ע	
		פ	
		צ	
		ק	
		ר	
		ש	
		ת	

نقشہ کی تشریح

اِس نقشہ مین چند امور غور طلب ہین :-

اوّل ۲۲ حروف تہجی کے علاوہ آخر مین لا (لام الف مرکب) درج ہے اور اسکا پتہ صرف چوتھی صدی عیسوی تک چلتا ہے عبرانی مین اور تیسری صدی عیسوی تک نبطی مین اسکا وجود نہین - عربی رسم الخط کا سب سے قدیم کتبہ جو ابتک دریافت ہوا ہے وہ ۳۲۸ء کا ہے جو مقام نمارا متصل حوران واقع ملک شام مین دستیاب ہوا ہے - یہ کتبہ حیرہ کے قدیم بادشاہ امرءالقیس بن عمرو بن عدی کی قبر پر بطور یادگار کندہ پایا گیا - امرءالقیس چوتھی صدی عیسوی کے آغاز مین گذرا ہے اور بادشاہ عجم شاپور ذوالاکتاف کا جس نے شہر انبار کو دوبارہ آباد کیا معاصر تھا -

دوم عبرانی مین س اور ش کی علٰحدہ شکلین ہین اور نام بھی الگ ہین یعنی س کو سماک اور ش کو شین کہتے ہین - تیسری صدی عیسوی تک نبطیون مین بھی یہ دونون حروف علٰحدہ علٰحدہ تھے لیکن چوتھی صدی سے نمارا مین پہلے پہل حرف س (سماک) غائب ہوگیا اور ش کی طرح لکھا جانے لگا فرق صرف نقطون کا قائم کردیا گیا -

سوم مختلف صدیون کے حروف کے مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی شکلون کا فرق زیادہ تر ان اشیاء کی نوعیت پر منحصر تھا جن پر یہ حروف لکھے جاتے تھے مثلاً پتھر یا سخت چیزون مین اسقدر انحنا اور باہمی وصل نہ تھا جس قدر نرم چیزون مصری کاغذ یا چمڑے پر پایا جاتا ہے -

چہارم موجودہ عربی رسم الخط کا آغاز اگرچہ چوتھی صدی عیسوی مین خیال کیا جاتا ہے لیکن خط مسند یا حمیری جو قدیم عربی خط ہے وہ سن عیسوی سے سیکڑون برس پیشتر کا ایجاد کیا ہوا ہے اسکی شان خط سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قدیم خط مسیحی کا (جس کا نمونہ ہم نے عہد عتیق مین دیا ہے) ہمعصر ہوگا - لیکن یہ خط تبابعہ یمن کے ساتھ ہی مٹ گیا تھا - ظہور اسلام کے وقت اسکا کوئی جاننے والا باقی نہ تھا -

پنجم أ حروف منقوطہ رائج ہوگئے تھے لیکن نقطون کا استعمال ساتوین صدی عیسوی یعنی عہد ا... سے نظر آتا ہے اسکے متعلق ہم آگے چلکر بیان کرینگے یہان اب کلام مجید کی تحریر و کتابت کا ذ... تے ہین ۔

ہم اوپر بیان کرچکے ...کہ قریش مین سترہ آدمی فن کتابت سے واقف تھے جن مین حضرات علیؓ ۔ عمرؓ ۔ عثمانؓ ۔ ...یدہ بن الجراح طلحہ حذیفہ ابو سلمہ خالد بن سعید ابان بن سعید شروع ہی سے مکہ معظمہ مین دولت ایمان سے فائز ہو چکے تھے ۔ کلام مجید جسقدر نازل ہوتا تھا رسول اللہ صلعم حضرت عثمان اور حضرت علیؓ سے جو مکہ معظمہ مین کاتب وحی مقرر ہوے تھے لکھوا دیتے تھے اور خود صحابہ بھی لکھ لیتے تھے ۔ اسکا ثبوت کہ کلام مجید ابتدا ہی سے لکھ لیا جاتا تھا خود کلام مجید کی اندرونی شہادت ہے ذیل مین ہم چند آیات پیش کرتے ہین :۔

کتابت کلام مجید کی شہادت کلام مجید سے

كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ ۝ فِى صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۝ بِأَيْدِى سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝ (سورہ عبس)	سن لے (قرآن) تو ایک نصیحت ہے جسکا جی چاہے نصیحت لے عزت والے ورقون مین لکھا ہے اونچے رکھے ہوے پاک لکھنے والون کے ہاتھون مین جو سردار ہین نیک ۔

یہ سورت نبوت کے ابتدائی زمانہ مین نازل ہوئی اور مکی ہے اسمین کتابت وحی کا صحیفون مین لکھا جانا اور کاتبان وحی کی تعریف و توثیق مذکور ہے ۔ تفسیر کبیر مین ہے والسفرۃ الکرام البررۃ ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقیل ہم القراء [۵۱] یعنی سفرائے کرام سے مراد آنحضرت صلعم کے اصحاب ہین اور بعضون نے کہا کہ حفاظ قرآن مراد ہین ۔ آنحضرتؐ اور

[۵۱] تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ ۴۷۳ باب اول عہد عتیق مین ہم لکھ آئے ہین کہ "سفریم" توریت کے حامل اور کاتب تھے یہان سفرہ کرام صحابہ ہین جو کاتب اور حافظ قرآن تھے ۱۲

آپ کے اصحاب خوب سمجھتے تھے کہ سابقہ کتب سماوی کا تبون کی بے احتیاطی ملت اور
خود رائی سے کس طرح محرّف ہوگئی ہین اسلیے یہ امر یقینی ہے کہ قرآن مجید کی تحریر مین نہایت
احتیاط عمل مین آتی ہوگی یہان تک کہ اگر مشابہ الفاظ مین بھی کسی نے بے احتیاطی کی تو وہ
نکال دیا جاتا تھا۔ چنانچہ عبد اللہ ابن ابی سرح جو مدینہ مین کتابت کرتا تھا ظالمین
کی جگہ کافرین اور سمیع علیم کے عوض غفور رحیم لکھ دیا کرتا تھا رسول اللہ صلعم نے اُسکو
نکال دیا وہ مرتد ہوکر مکہ مین بھاگ آیا۔ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلعم نے اُسکے قتل کا حکم دیا
تھا مگر حضرت عثمان کی سفارش سے درگذر فرمائی۔

وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ (سورہ طور)	اور قسم ہے لکھی ہوئی کتاب کی کشادہ رق مین

رق چمڑے کو کہتے ہین صراح مین پوست آہو لکھا ہے انگریزی مین اسکو پارچمنٹ
کہتے ہین اسکے متعلق ہم عہد عتیق مین لکھ آئے ہین کہ کس طرح سن عیسوی سے ایک صدی
پیشتر مصری پیپرس کے مقابلہ مین اسکا رواج شہر پرگموس واقع ایشیاے کوچک سے
شروع ہوا منشور کے معنی پھیلے ہوے کے ہین جس سے مراد ہے کہ اسکو ملاطفہ کی صورت مین
جیسے کہ توریت لکھی جاتی تھی نہین لکھا ہے بلکہ کشادہ ورق کی کتاب کی شکل مین لکھا
ہے کتاب مسطور سے تفسیر کبیر مین قرآن مراد لیا ہے[1]
یہ آیت بھی مکی ہے۔ چونکہ انجیل کے نسخے مصری پیپرس پر لکھے جاتے تھے جو ناپائدار
اور سستا ہوتا تھا اور بار بار کے استعمال سے جلد بوسیدہ اور تلف ہوجاتا تھا اسلیے زیادہ
حفاظت اور صیانت کے لحاظ سے قرآن مجید شروع مین چمڑے کے ورقون پر لکھا جاتا تھا
اور حفاظت کا خاص اہتمام ہوتا تھا اور بغیر طہارت کے لوگ ہاتھ نہین لگاتے تھے جیسا کہ

[1] تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۶۹۱ —

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ اور صُحُفٍ مُّطَهَّرَةٍ سے صاف ظاہر ہے۔ حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کے واقعہ مین آپ کا اپنی بہن کے مکان پر صحیفہ کا لکھا ہوا دیکھنا اور پھر اُسکی تلاوت سے متاثر ہوکر ایمان لانا ثابت کرتا ہے کہ عہد رسالت کے آغاز ہی سے کلام مجید صحیفون مین تحریر کرلیا جاتا تھا اور اسکی نہایت حفاظت کی جاتی تھی۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (بقرہ)	یہ کتاب ہے کچھ شک نہین اسمین۔
رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (بینہ)	رسول اللہ کا پڑھتا پاک صحیفے جنمین مضبوط کتابین ہین۔

یہ آیات مدنی ہین۔ مکہ مین جب اسلام کو دنیاوی عروج نہین ہوا تھا اور دشمنون کے پنجہ مین تھا وحی کی کتابت خاص اہتمام سے ہوتی تھی مدینے مین جب دین حق کو غلبہ ہوا اُسوقت لامحالہ بہت کچھ تحریر وکتابت کا انتظام اور اہتمام کیا گیا جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہے اور کثرت سے ایسی مدنی آیات ہین جن مین کلام مجید کو کتاب کے لقب سے یاد فرمایا ہے۔

مدینہ مین حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن ثابت جنھون نے رسول اللہ صلعم کے ارشاد کے مطابق عبرانی بھی سیکھ لی تھی خاص طور سے کتابت وحی کیا کرتے تھے اُنکے علاوہ اور صحابہ بھی کتابت قرآن پر مامور تھے اور بطور خود بھی لکھ لیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم نے انتظام فرمایا تھا کہ مدینہ مین لکھنے پڑھنے کا چرچا عام ہو جائے چنانچہ جنگ بدر مین جو اہل مکہ گرفتار ہوے اور وہ فن تحریر سے واقف تھے رسول اللہ صلعم نے اُنکا فدیہ یہی مقرر فرمایا کہ وہ ایک ایک مسلمان مدینہ کو لکھنا سکھا کر آزاد ہو جائین

نکتہ یہان یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیے کہ کلام مجید مین صرف الفاظ بجنسہ جمع ہین جنکے متعلق آنحضرت صلعم نے صاف فرما دیا تھا کہ یہ مجھپر بذریعہ وحی نازل ہوے ہین اور کلام الٰہی ہین۔ انکے علاوہ اور جو کچھ آپ سے منقول ہے مثلاً خطبات یا ادعیہ ماثورہ یا

صحابہ سے گفتگو وغیرہما ان سب کا مجموعہ علیحدہ ہے اور احادیث کے نام سے مشہور ہے
مسلم نے ابی سعید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمادیا تھا:-

لاتکتبوا عنی شیئاً غیر القرآن	میری باتون مین سے قرآن کے سوا اور کسی چیز کو نہ لکھو

یہی وجہ ہے کہ احادیث نبوی نہ عہد رسول اللہ اور نہ خلفاے راشدین کے عہد مین لکھی
گئین- اس تفریق سے کلام الٰہی ہر قسم کی آمیزش سے پاک رہا لیکن تورات اور اناجیل کا
یہ حال نہین ہے کیونکہ اُنمین کلام الٰہی روایت بالمعنی کے طور پر غیرون کے کلام متعلق
آثار و سیر کے ساتھ مخلوط ہوگیا ہے مثلاً اہل کتاب کا دعویٰ ہے کہ تورات کی ابتدائی
پانچ کتابون کو جو لفظاً اور معناً کلام الٰہی ہین حضرت موسیٰ نے خود تحریر فرمایا تھا لیکن
اسی خمسہ کی کتاب استثنار باب ۳۴ مین حضرت موسیٰ کی وفات کا واقعہ اور آپ کے
مدفن کی کیفیت بھی درج ہے اسیطرح کتاب پیدائش خروج اور اعداد کے مختلف
ابواب مین ایسے تاریخی واقعات اور اسمار مذکور ہین جو حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بہت
عرصہ بعد صورت پذیر ہوے دیکھو پیدائش ۱۲/۱۸ و ۳۵/۲۲ و ۳۷/۱۴ و ۳۶/۳۱ خروج ۱۶/۳۵و۳۶
اعداد ۲۱/۳ و ۳۲/۴۱ وغیرہما-

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دوسرے کی تحریر ہے نہ حضرت موسیٰ کی- یہی حال
اناجیل کا ہے جنمین سیرت عیسوی روایت بالمعنی کے طور پر قلمبند ہے- غرضکہ اِس تخلیط
کا نتیجہ یہ ہوا کہ کتب یہود و نصاریٰ مین کلام الٰہی کی مختص حیثیت جیسی کہ قرآن مجید
مین ہے قائم نہ رہی اور نہ صرف الفاظ بلکہ معنی کے اختلافات کے تیرہ و تار جنگل مین
حقیقت کا راستہ گم ہوگیا-

جمع و ترتیب کلام مجید

نزول قرآن کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی سورت نازل ہونا شروع ہوتی تھی تو دو دو چار چار آیتین موقع بہ موقع اُترتی تھین آنحضرت صلعم اُن آیات کو اُس سورت مین داخل کراتے جاتے تھے مثلاً سب سے پہلے سورہ اقرأ کی ابتدائی آیات عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ تک نازل ہوئین پھر سورۂ مدثر کا نزول شروع ہوگیا ایک عرصہ کے بعد جب سورہ اقرأ کی بقیہ آیات نازل ہوئین تو آپ نے اُن آیات کو سورۂ اقرأ مین لکھوادیا اور اس طور سے سورت پوری ہوئی۔ جب ایک سورت ختم ہو جاتی تھی تو علیحدہ نام سے موسوم ہو جاتی تھی۔ کبھی کوئی سورۃ ایک ہی مرتبہ پوری نازل ہو جاتی تھی۔ جیسے والمرسلات۔ کبھی ایک ساتھ دو سورتین نازل ہونا شروع ہوتی تھین اور آنحضرت م دونون سورتون کو الگ الگ لکھواتے تھے۔ یہ امر کہ آنحضرت صلعم کے عہد مبارک مین سورتون کی آیات مرتب ہو چکی تھین اور اُن کے نام قرار پا چکے تھے عموماً احادیث سے ثابت ہے۔ صحاح مین متعدد طرق سے مروی ہے کہ نماز فجر مین آپ کبھی سورہ ق کبھی سورہ روم پڑھتے تھے کبھی سفر مین اختصار کے طور پر معوذتین اور کبھی اذا زلزلت جمعہ کے دن نماز فجر مین آپ رکعت اول مین الم تنزیل السجدہ اور رکعت دوم مین ہل اتی پڑھتے تھے۔ نماز مغرب مین کبھی سورۂ اعراف پڑھتے اور کبھی والتین اور کبھی والمرسلات۔ نماز جمعہ مین سورۂ جمعہ و منافقین نماز عید مین سورۂ ق اور اقتربت اور کبھی سورۂ اعلیٰ اور غاشیہ غرضکہ خدائے پاک کا یہ وعدہ کہ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ خود عہد رسالت مین پورا ہو چکا تھا اور قرآن کی تمام سورتین مرتّب ہو چکی تھین اور اُسی کے مطابق تلاوت ہوتی تھی (بخاری مین حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رمضان شریف مین قرآن مجید ہر سال ایک مرتبہ رسول خداؐ کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور آپ دس دن اعتکاف فرماتے تھے لیکن سال وفات مین آپ نے ماہ صیام مین بیس دن اعتکاف فرمایا

اور قرآن مجید دو مرتبہ آپ کے سامنے دُہرایا گیا اُس عرضۂ اخیرہ کے بعد آپ چھ ماہ اور زندہ رہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید آپ کی زندگی ہی مین جمع ہو چکا تھا لیکن چونکہ سلسلۂ وحی وفات تک جاری رہا ہے اور سورۂ توبہ کا اختتام لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ... الآیہ۔ وفات سے نو دن پیشتر نازل ہوا ہے اسلیے ظاہر ہے کہ قرآن مجید ایک ہی مجلد مین نقل نہین کیا گیا اگرچہ وہ بہت سے صحابہ کے پاس متفرق طور پر مختلف چیزون[1] پر لکھا ہوا تھا اور بہت سے صحابہ کو زبانی یاد تھا۔ یہ کام سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے اپنی خلافت مین جنگ یمامہ کے بعد حضرت زید بن ثابت کاتب وحی کے ہاتھون سے پورا کرایا حضرت زید عہد رسول اللہؐ مین بھی قرآن مجید کو ٹکڑون اور پرزون سے لیکر جمع کیا کرتے تھے جیسا کہ حاکم نے انھین سے روایت کی ہے:۔

خلافت حضرت ابو بکر رضؓ مین کلام مجید کا جمع کیا جانا ایک مجلد مین

كنا عند رسول الله نولف القرآن من الرقاع۔	ہم لوگ رسول اللہؐ کے پاس قرآن کو پرزون اور ٹکڑون سے لیکر جمع کیا کرتے تھے۔

زید باوجودیکہ حافظ قرآن تھے لیکن جب تک دو تحریری شہادتین پیش نہین ہوتی تھین وہ کسی جزو قرآن کو اُس مجموعہ مین جسکو حضرت ابو بکر طیار کرا رہے تھے درج نہین کرتے تھے سورۂ توبہ کی آخری آیتین جو وفات نبوی سے ۹ دن پیشتر نازل ہوئی تھین صرف ابی جزیمہ انصاری کے پاس لکھی ہوئی ملین اور کسی کے پاس نہین ملین اسلیے انھین کی شہادت پر اکتفا کیا گیا۔ اسطور سے تمام قرآن ایک مجلد مین نقل کر لیا گیا[2] یہ نسخہ حضرت ابو بکرؓ

[1] وہ چیزین بالعموم یہ تھین عسیب یعنی کھجور کی شاخ۔ لخفہ پتھر کی پتلی تختیان۔ کتف اونٹ یا بکری وغیرہ کے شانے کی چوڑی ہڈیان۔ رق یعنی چمڑا۔ قتب پالان کی لکڑی۔ [2] بخاری مین حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت علی مرتضے کے بیٹے محمد ابن حنفیہ سے مروی ہے کہ انسے لوگون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم نے کلام الٰہی مین کچھ اور بھی چھوڑا دونون نے فرمایا: ماترك الاما بين الدفتين (نہین چھوڑا مگر جو دو دفتیون مین ہے) اس حدیث سے ابن حجر نے استدلال کیا ہے کہ اُن لوگون کا یہ دعوی غلط ہے جو کہتے ہین کہ قرآن سے کچھ کم ہو گیا ہے۔ قرآن جسقدر عہد رسول اللہ مین تھا بجنسہ موجود ہے (دیکھو فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۵۸)

کے خزانہ مین رہا اور آپ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے قبضہ مین آیا حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ نے اسکو حضرت ام المومنین حفصہ سے لیکر متعدد نقلین کراکر شایع کین جس بنا پر حضرت عثمانؓ نے اس نسخہ کی نقلین شایع کین وہ ایک اہم واقعہ ہے جسکو ہم بالتفصیل بیان کرتے ہین:-

حضرت ابوبکرؓ نے اگرچہ قرآن مجید کو ایک ہی مجلد مین نقل کراکے خزانہ مین رکھ لیا تھا لیکن اس کی نقلین شایع نہین کی تھین صرف زبانی قرات اور حفظ پر اکتفا کیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے بھی اسی طریقہ کو خاص اہتمام سے جاری رکھا اور اپنی عہد خلافت مین قاریون اور مُعلّمون کی تنخواہین مقرر کردین اور ایک شخص ابوسفیان کو جیساکہ اصابہ مین مذکور ہے چند آدمیون کے ساتھ مامور کیا کہ قبائل مین گشت لگاکر ایک ایک شخص کا امتحان لے اور جسکو قرآن مجید کی کوئی آیت یاد نہو اُسکو سزا دے۔ خانہ بدوش بدُون مین بھی قرآن مجید کی جبری تعلیم جاری کردی اور تمام ممالک مفتوحہ مین درس قرآن کا خاص اہتمام کیا اور صحابہ مین جو مشہور حفاظ قرآن تھے اُن کو اِس کام پر مقرر کیا چنانچہ عبادہ بن الصامت حمص مین ابودردا، دمشق مین اور معاذ بن جبل بیت المقدس مین قیام کرکے درس قرآن مین مشغول رہتے تھے۔ ابودردا کی تعلیم کا طریقہ یہ تھا کہ نماز صبح کے بعد جامع مسجد جاتے تھے قرآن پڑھنے والے کثرت سے جمع ہوتے تھے دس دس آدمیون کی ٹکڑیان کردی جاتی تھین اور ہر ٹکڑی پر ایک قاری مقرر ہوتا تھا اور جب کوئی پورے قرآن کا حافظ ہوجاتا تھا تو ابودردا اُسکو اپنا خاص شاگرد بنا لیتے تھے ایک دن شمار کرایا تو معلوم ہوا کہ سولہ سو طالب علم اُس وقت حلقۂ درس مین شامل ہین۔

بااین ہمہ چونکہ قرآن کے نسخے شایع نہین ہوے تھے اُدھر روم و ایران و مصر مین اسلام روز بروز پھیلتا جاتا تھا اور نئی نئی قومین مسلمان ہوتی جاتی تھین جو عربی لب و لہجہ سے

بالکل نامانوس تھین اسلیے الفاظ کے اعراب تلفظ اور وجوہ قرارت مین اختلاف ہوتا گیا رسول اللہ صلعم نے اگرچہ عربون کے مختلف قبائل کے لب ولہجہ کے لحاظ سے فرمادیا تھا کہ ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقروا ما تیسر منہ یعنی یہ قرآن سات طریقون یعنی متعدد طور پر نازل ہوا ہے پس پڑھو جسطور پر تم کو آسان ہو مثلاً ایک قبیلہ حتی کو عتی پڑھتا تھا کوئی علامت مضارع کو فتحہ کے بجائے کسرہ سے پڑھتا تھا کسی قبیلہ مین مالک کو ملک پڑھتے تھے غرضکہ اس قسم کے قدرتی اختلافات تھے جنکی اجازت صرف یہین تک تھی کہ معنی پر اثر نہین پڑتا تھا[٥١] لیکن جب غیر قومون کے اختلاط سے اختلاف قرارت اختلافات معنی کی شکل مین تبدیل[٥٢] ہونے لگا تو حضرت عثمان نے فوراً سدباب کردیا صحیح بخاری مین حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔

سبعہ احرف کی تفصیل

حضرت عثمانؓ اور قرآن مجید

حدثنا موسیٰ بن اسمعیل قال حدثنا ابراھیم قال حدثنا ابن شھاب ان انس بن مالک حدثہ ان حذیفۃ بن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اھل الشام فی فتح ارمینۃ واذربیجان مع اھل العراق فافزع حذیفۃ اختلافھم فی القرأۃ فقال حذیفۃ لعثمان

.... انس بن مالک سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان عثمان کے پاس آئے اور وہ عراق والون کے ساتھ اہل شام سے لڑے تھے ارمینہ اور آذربیجان کی فتح مین ان لوگون کی قررت قرآن مین اختلاف کرنے سے حذیفہ سخت گھبرائے اور عثمان سے یون کہنے لگے

[٥١] دیکھو فتح الباری جلد ٩ صفحہ ٢٢ لغایت ٢٧۔ [٥٢] تفسیر روح المعانی جلد اول صفحہ ١٨ مین لکھا ہے کہ ایک شخص سے باوجود کوشش طعام الاثیم کے عوض طعام الیتیم نکلتا تھا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا اچھا طعام الفاجر پڑھو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اقوام کے مبتدیون کو قرآن سے مانوس کرنے کے لیے ابن مسعود نے کس حد تک آسانی روا رکھی تھی۔ اسیطرح آپ نے ایکمرتبہ کالعھن المنفوش کے عوض کالصوف المنفوش پڑھایا۔ اسی قسم کے تفسیری الفاظ اکثر آپ سے منقول ہین۔ لیکن اس قسم کی اجازتین اختلاف کا پیش خیمہ تھین اس لیے حضرت عثمانؓ کے عہد مین فوراً سدباب کیا گیا ١٢

يا امير المؤمنين ادرك هذه الامة
قبل ان يختلفوا في الكتاب اختلاف
اليهود والنصارى فارسل عثمان
الى حفصه ان ارسلي الينا بالصحف
ننسخها في المصاحف ثم نردها اليك
فارسلت بها حفصه الى عثمان فامر
زيد بن ثابت وعبد الله بن الزبير
وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن
الحارث بن هشام فنسخوها في
المصاحف وقال عثمان للرهط
القرشيين الثلاثة اذا اختلفتم
انتم وزيد بن ثابت في
شئ من القرآن فاكتبوه بلسان
قريش فانما نزل بلسانهم
ففعلوا حتى اذا نسخوا الصحف
في المصاحف رد عثمان الصحف
الى حفصة وارسل الى كل
افق بمصحف مما نسخوا وامر
بما سواه من القرآن في كل صحيفة
او مصحف ان يحرق ۔

اے امیر المومنین! اس اُمت کی
خبر لو قبل اسکے کہ یہود و نصاریٰ کی طرح
یہ لوگ کتاب یعنی قرآن مین اختلاف کرنے لگین
عثمان نے حفصہ کے پاس کہلا بھیجا کہ صحیفے ہمارے
پاس بھیجدو ہم نقل کرکے واپس بھیجدین گے
حفصہ نے وہ صحیفے عثمان کے پاس بھیجدیے
عثمانؓ نے زید بن ثابت عبد اللہ بن زبیر
سعید بن العاص اور عبد الرحمن بن حارث
بن ہشام کو حکم دیا سو ان لوگون نے اُن کو
مصحفون مین نقل کیا اور عثمان نے تین قریشی
گروہون سے کہا کہ جب تم لوگ اور زید
بن ثابت قرآن کی کسی چیز (یعنی عربیت مین
اختلاف کرو تو اُسکو قریش کی زبان مین
لکھو کیونکہ قرآن اُنھین کی زبان مین اُترا ہے
پس ان لوگون نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ
جب صحیفون کو مصحفون مین نقل کرلیا تو
عثمان نے صحیفے حفصہ کے پاس بھجوا دیے
اور نقلون کو ہر صوبون مین بھیجدیا اور حکم دیا
کہ اسکے سوا جو کچھ کسی صحیفے یا مصحف مین ہو
سب جلا دیا جائے۔

یہ واقعہ حضرت عثمانؓ کے خلیفہ مقرر ہونے سے دوسرے سال یعنی ۲۵ھ مین

پیش آیا۔ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کے اُس کامل نسخہ کی نقل جو رسول اللہ صلعم کی وفات کے دوسرے ہی سال زید بن ثابت نے کی تھی بلاد اسلام مین شایع کردی اور تحریر وکتابت مین اُسی قرات کو قائم رکھا جو قرات رسول اللہؐ یعنی زبان قریش تھی باقی تمام ان تحریرون کو جنھین اپنے اپنے طور پر لوگون نے جمع کیا تھا اور اپنی اپنی قراتون سے پڑھتے تھے اور جن کے باعث سے فتنہ تحریف کا اندیشہ پیدا ہوگیا تھا بالکلیہ مٹا دیا۔ حارث محاسبی نے خوب کہا ہے جیسا کہ اتقان کے نوع ۱۸ مین مذکور ہے:۔

"لوگون مین یہ بات مشہور ہے کہ قرآن کو عثمان نے جمع کیا مگر دراصل یہ بات ٹھیک نہین عثمان نے تو صرف یہ کیا کہ اپنے اور اپنے پاس موجود ہونے والے مہاجرین اور انصار کی باہمی اتفاق راے سے عام لوگون کو ایک ہی وجہ سے قرات کرنے پر آمادہ بنایا کیونکہ ان کو اہل عراق اور اہل شام کی قراتون کے حروف مین باہم اختلاف رکھنے کے باعث فتنہ کا خوف پیدا ہوگیا تھا ورنہ عثمان کے اس عمل سے پہلے جسقدر مصاحف تھے وہ تمام ایسی قرات کی صورتون سے مطابق تھے جنپر حروف سبعہ کا اطلاق ہوتا تھا اور یہ بات کہ قرآن جملتہً سب سے پہلے کس نے جمع کیا وہ ابوبکر صدیقؓ تھے اور علی مرتضیٰؓ کا قول ہے کہ "اگر مین حکمران ہوتا تو مصاحف کے ساتھ وہی عمل کرتا جو عثمان نے کیا ہے"

چند اعتراض اور اُن کے جواب ضرورت ہے کہ یہان ہم معترضین کے چند اعتراض دفع کرین۔

مخالفین اسلام خاصکر عیسائی کہا کرتے ہین کہ قرآن مین بھی کمی بیشی ہوئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے:۔

اوّل عبداللہ ابن مسعود کے نزدیک معوذتین داخل قرآن نہین ہین لیکن

مصحف عثمانی مین اُن کو داخل کر دیا گیا۔
دوم اہل تشیع کہتے ہین کہ بعض آیات اور سورتین خاصکر جو اہلبیت کی شان مین تھین مصحف عثمانی سے خارج کر دی گئین۔
ان وجوہ سے مخالفین اسلام دعوی کرتے ہین کہ مروجہ قرآن جو مصحف عثمانی کی نقل ہے ناقص اور محرف ہے۔ لیکن یہ دعوی محض بے بنیاد اور باطل ہے۔ اصل یہ ہے کہ تحریف توراۃ و اناجیل کے ثابت شدہ الزام پر پردہ ڈالنے کی غرض سے اہل کتاب نے اُن روایات کو جنمین یہ لغو باتین مذکور ہین نہایت آب و تاب سے بیان کر کے اپنا دل خوش کر لیا ہے۔ ذیل مین ہم اُن کے اعتراض کو علحدہ علحدہ رد کرتے ہین:۔

حضرت ابن مسعود اور معوذتین

اول ابن حجر نے اگرچہ بخاری کی شرح مین احمد اور ابن حبان کی روایت سے یہ لکھدیا ہے کہ ابن مسعود معوذتین کو قرآن مین نہین لکھتے تھے لیکن محدث ابن حزم اپنی کتاب قدح المعلی مین لکھتے ہین کہ "یہ ابن مسعود پر جھوٹا الزام لگانا اور موضوع قول ہے کیونکہ ابن مسعود کی، جو صحیح قرات زر کے واسطے سے عاصم نے کی ہے اس قرات مین معوذتین شامل قرآن ہین" (اتقان نوع ۲۲) اسیطرح نووی مہذب کی شرح مین لکھتے ہین: کہ "ابن مسعود کا جو قول نقل کیا گیا ہے وہ سراسر باطل اور غلط ہے"
لیکن اگر تھوڑی دیر کے لیے ہم انکار ابن مسعود کو صحیح فرض کر لین تو سوال یہ ہے کہ کیا ابن مسعود نے قرآن کا کامل نسخہ اسی احتیاط اور اجماع صحابہ کی مدد سے جمع کیا تھا جس طرح حضرت ابو بکر نے اپنے عہد خلافت مین کیا تھا اور پھر جس کی نقل حضرت عثمان نے اپنے زمانہ مین شایع کی؟ کیا ابن مسعود کی شخصی راے خلفا ء اربعہ مہاجرین و انصار کے اجماع کے مقابلہ مین قطعی تھے؟ کیا آنحضرت صلعم کا ابی ابن کعب مشہور قاری کے سوال کے جواب مین یہ فرمانا کہ معوذتین داخل قرآن ہین جیسا کہ بخاری مین مروی ہے:۔

حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا سفيان عن عاصم وعبدة عن زر بن حبيش قال سألت ابی بن كعب رضؓ عن المعوذتين فقال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قيل لی فقلت فنحن نقول كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم	...... رزین حبیش کہتے ہین کہ مین نے ابی بن کعب سے معوذتین کے متعلق پوچھا اُنھون نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ مُجھ سے ایسا ہی کہا گیا (یعنی یہ سورتین مجھ پر نازل ہوئی ہین) پس مین نے یہی کہا۔" اور اب ہم وہی کہتے ہین جو ہم سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔

عبد اللہ بن مسعود کی رائے کے مقابلہ مین حجت نہین - بات یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے لیلۃ التعریس کی نماز فجر مین ان سورتون کو پڑھا اور بیماری کی حالت مین اکثر پڑھا بعض آدمی سمجھے کہ یہ ردسحر کی دعائین ہین لیکن یہ ان کی غلطی تھی - بزاز سے منقول ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے آخر مین اپنے قول سے رجوع کیا (دیکھو تیسیر القاری جلد ۴ صفحہ ۶۶۵ و ۶۶۶) شیعون کی مشہور حدیث کی کتاب کافی مین منقول ہے:-

عن الصادق ؑ انه سئل عن المعوذتين اهما من القرآن فقال نعم هما من القرآن فقال الرجل ليستا من القرآن في قرأة ابن مسعود ولا في مصحفه فقال اخطأ ابن مسعود رضؓ	حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ آپ سے معوذتین کے متعلق کہ یہ داخل قرآن ہین پوچھا گیا آپ سے فرمایا ہان وہ شامل قرآن ہین ایک شخص کہنے لگا کہ ابن مسعود کی قرأت مین داخل قرآن نہین اور نہ اُن کے مصحف مین ہین آپ نے فرمایا ابن مسعود نے غلطی کی۔

کیا ان واضح دلیلون کے بعد بھی عیسائیون کی آنکھین نہ کھُلین گی لیکن اگر وہ پھر بھی اصرار کرین تو ابن مسعود کے اِنکار معوذتین سے عیسائیون کو کچھ فائدہ نہو گا۔ کیونکہ معوذتین مین تثلیث کا رد مذکور نہین ہے ہان جن آیتون مین تثلیث اور الوہیت مسیح کا رد مذکور ہے اگر اُن آیتون کا داخل قرآن نہونا عبداللہ ابن مسعود کی طرف منسوب کرتے تو کچھ بات بھی تھی!

دوم حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جب مسلمانون کی باہمی خانہ جنگیون کا نتیجہ حضرت علی مرتضےٰؓ کی شہادت حضرت امام حسنؓ کی خلع خلافت اور بنی امیہ کی جابرانہ حکومت کی شکل مین ظاہر ہوا تو فرقہ بندیون کے ساتھ جھوٹی روایات کا بھی ایک سلسلہ قائم ہو گیا جو ہر فریق اپنے اپنے گروہ کی حمایت مین وضع کرتا تھا۔ طرفداران اہلبیت اطہار مین جو لوگ حد سے بڑھ گئے اُنھون نے بنی امیہ کے ساتھ خلفاے ثلثہ کو بھی مورد لعن وطعن قرار دیا اور اُن کی خوبیون کو بھی بُرائی کی شکل مین ظاہر کرنے لگے حضرت عثمانؓ نے جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہین قرآن مجید کو توریت وانجیل کی طرح مُحرّف ہوجانے سے بچا کر دین کی ایک بہت بڑی خدمت کی تھی لیکن عداوت کی آنکھ مین اُنکا یہ ہنر سب سے بڑا عیب ہو گیا۔ اُنپر کلام مجید کے متعلق طرح طرح کے الزام لگائے گئے اور بے سروپا روایتین گڑھ لی گئین۔ یہی وہ روایات ہین جو کتب احادیث کے قلمبند ہوتے وقت بغیر تنقید کے بجنسہ نقل کر دی گئین۔ سنیون کی بعض کتب احادیث مثلاً طبرانی وبیہقی (جنکو شاہ ولی اللہ تیسرے درجہ پر رکھتے ہین) مین اِس قسم کے روایات جن کی اسناد مین شیعی راوی داخل ہین مذکور ہین مثلاً طبرانی نے کتاب الدعا مین عبادؔ بن یعقوب الاسدی کے طریق پر یحیٰیؔ بن یعلی کے واسطہ سے ابن لہیعہؔ ہبیرہ سے عبداللہؔ بن زریر الغافقی کا یہ قول نقل کیا ہے "مجھ سے عبدالملک بن مردان نے یہ بات کہی کہ مجھکو معلوم ہے کہ تو کس وجہ سے ابو تراب کے ساتھ محبت رکھتا

دعاے قنوت

ہے۔ تو بس ایک خشک دماغ دیہاتی شخص ہے میں نے کہا واللہ میں نے اُس وقت میں قرآن کو جمع کیا ہے جبکہ تیرے ماں باپ اکٹھا بھی نہ ہوے تھے اور اُس قرآن میں سے علی ابن ابی طالب نے دو سورتیں مجھکو سکھائی تھیں جو اُن کو رسول اللہ صلعم نے خاص طور پر تعلیم کی تھیں اور وہ سورتیں ایسی ہیں جن کو نہ تو نے سیکھا ہے اور نہ تیرے باپ نے اُنکی تعلیم پائی تھی وہ سورتیں یہ ہیں :۔

اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك

اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد واليك نسعى ونحفد ونرجوا رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالكفار ملحق

مذکورہ بالا روایت میں پانچ راوی ہیں جن کی کیفیت یہ ہے کہ عباد بن یعقوب کو علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں غالی شیعہ اور رؤس بدعت لکھا ہے۔ اور چونکہ غالی شیعہ قرآن میں حذف و اضافہ کے قائل ہیں اس لیے ایک ایسے راوی کی روایت جس سے اُسکے مذہب کی تقویت مدِنظر ہو اصول حدیث کے موافق باطل ہے۔ اسیطرح یحیی بن یعلی اسلمی کو میزان الاعتدال میں مضطرب الحدیث لکھا ہے۔

لیکن تھوڑی دیر کے لیے ہم اس روایت کو اگر مان بھی لیں تو نتیجہ درایتًا یہ نکلتا ہے کہ اول راوی یعنی عبداللہ بن زریر الغافقی نے حضرت علی سے دعاے قنوت سیکھی اور اسکو عبدالملک کے سامنے پڑھی لیکن راوی اخیر یعنی عباد بن یعقوب نے جو غالی شیعہ تھا اور قرآن میں حذف و اضافہ کا قائل تھا دعا کے عوض سورہ کہدیا حالانکہ اللھم انا نستعینک اور اللھم ایاک نعبد کے دونوں ٹکڑے دعاے قنوت کے مجموعہ ہیں اور آج تک نماز میں پڑھتے ہیں لیکن وہ کبھی داخل قرآن مجید نہیں سمجھے گئے ۔ اکثر لوگوں نے

چونکہ اس دعاکو اجزاے قرآن مجید کے ساتھ لکھ لیا ہوگا (کیونکہ کاغذ وغیرہ اُس زمانہ مین اسقدر وافر نہ تھا) اِسلیے بعض کم فہم غلط روایت کرنے لگے جیسا کہ مصحف ابی بن کعب کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اسمین الحفد اور الخلع دو سورتین تھین حالانکہ نحفد اور نخلع کے جو الفاظ دعاے قنوت مین مذکور ہین انھین پر سے یہ دو سورتون کے نام تراش لیے ہین پھر ان نام نہاد سورتون کی عبارت وہی ہے جو دعاے قنوت کی۔

عقائد شیعہ متعلق کلام مجید

یہ کیفیت تو سنیون کی کم درجہ احادیث کی ہے آب شیعون کی کتب مذہبی کو لو۔

محمد بن یعقوب الکلینی نے اپنی مشہور حدیث کی کتاب کافی مین اِس قسم کی روایتین درج کی ہین جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہان جہان حضرت علی مرتضیٰ کا نام اور اہلبیت کا ذکر تھا وہ مقامات کلام مجید سے خارج کردیے گئے۔

ان روایات کو علی بن ابراہیم القمی نے اپنی تفسیر مین آب وتاب سے بیان کیا پھر یہ لکھدیا کہ صحیح کلام مجید وہ ہے جسکو حضرت علی نے جمع فرمایا تھا اب وہ امام غائب یعنی بارھوین امام مہدیؑ کے پاس موجود ہے قریب قیامت ظہور مہدیؑ کے ساتھ وہ بھی نکلے گا۔[1]

ہم ان روایات کے متعلق بجاے اسکے کہ خود کچھ لکھین اُن محققین علماء شیعہ کے اقوال بجنسہ نقل کرتے ہین جنھون نے ان روایتون کی اصلیت جرح وتعدیل کی روشنی مین ظاہر کردی۔

علامہ ابو علی الطبرسی اپنی مشہور تفسیر مجمع البیان طبع ایران جلد اول صفحہ ۳۴ مین لکھتے ہین :-

ومن ذلك الكلام فی زیادة القرآن ونقصانه فانه لا یلیق بالتفسیر	انھین مین سے ایک بحث یہ ہے کہ قرآن مجید مین زیادتی یا کمی ہوئی یا نہین یہ بحث فن تفسیر سے متعلق ہے

[1] تفسیر صافی مقدمہ ۱۲

فاما الزيادة فمجمع على بطلانه
واما النقصان منه فقد روى
جماعة من اصحابنا وقوم من
حشوية العامة ان في القراٰن
تغييرًا ونقصانًا والصّحيح من
مذهب اصحابنا خلافه وهو الذى
نصره المرتضى قدس الله روحه و
الكلام فيه غاية الاستيفاء فى جواب
المسائل الطبرسيات وذكر فى مواضع
ان العلم بصحة نقل القراٰن كالعلم
بالبلدان والحوادث الكبار والوقائع
العظام والكتب المشهورة واشعار
العرب المسطورة فان العناية اشتدت
والدواعي توفرت على نقله وحراسته
وبلغت الى حد لم يبلغه فيما
ذكرناه لان القراٰن معجزة
النبوية ومأخذ العلوم الشرعية
والاحكام الدينية وعلماء المسلمين
قد بلغوا فى حفظه وحمايته الغاية
حتى عرفوا كل شيء اختلف فيه
من اعرابه وقراءته وحروفه واياته

یہ امر کہ قرآن مین کچھ زیادتی ہوئی سب کے
نزدیک باطل ہے باقی رہا نقصان تو ہماری
جماعت مین سے ایک گروہ نے اور سنیون
مین حشویہ نے روایت کیا ہے کہ قرآن مین
تغیر اور نقصان ہوگیا ہے۔ لیکن ہمارے
فرقہ کا صحیح مذہب اس کے خلاف ہے اور
سید مرتضےٰ نے اسی کی تائید کی ہے۔ اور
مسائل طبرسیات کے جواب مین اس پر
نہایت مفصل بحث کی ہے سید مرتضیٰ نے
متعدد موقعون پر لکھا ہے کہ قرآن کی صحت
کا علم ایسا ہی ہے جیسا شہرون کا علم اور
بڑے بڑے واقعات اور مشہور کتابون اور
عرب کے مدون اشعار کا علم۔ کیونکہ قرآن کی
نقل اور حفاظت کے اسباب غایت کثرت
سے تھے اور اس حد تک پہونچے تھے کہ اور کسی
چیز کے سنے نہین گئے اسلیے کہ قرآن نبوت کا
معجزہ اور علوم شرعیہ اور احکام دینیہ کا ماخذ
ہے۔ اور علماے اسلام نے اسکی حفاظت اور
حمایت مین انتہا درجہ کی کوشش کی یہانتک
کہ قرآن کے اعراب قرأت حروف آیات
کے اختلافات تک اُنھون نے محفوظ رکھے

فكيف يجوز ان يكون مغيرا او
منقوصا مع العناية الصادقة
والضبط الشديد
وقال ايضا ان القرآن كان على عهد
رسول الله مجموعا مؤلفا على ما هو
عليه الآن واستدل على ذلك
بان القرآن كان يدرس ويحفظ
جميعه فى ذلك الزمان حتى عين
على جماعة من الصحابة فى حفظهم
له وانه كان يعرض على النبى ص و
يتلى عليه وان جماعة من الصحابة
مثل عبد الله بن مسعود وابى بن كعب
وغيرهما ختموا القرآن على النبى
عدة ختمات وكل ذلك يدل بادنى
تامل على انه كان مجموعا مرتبا غير
مبتور ولا مبثوث وذكر ان من خالف فى ذلك من
الامامية والحشوية لا يعتد بخلافهم فان الخلاف
فى ذلك مضاف الى قوم من اصحاب الحديث نقلوا اخبارا ضعيفة

اسلیے کیونکر قیاس ہو سکتا ہے کہ اس احتیاط
شدید کے ہوتے اسمین نقصان یا تغیر آسنے
پائے۔
اور سید مرتضی نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن مجید
آنحضرت کے زمانہ مین ایسا ہی مکتوب اور
مرتب تھا جیسا اب ہے اور اسپر دلیل یہ ہے
کہ قرآن اُس زمانہ مین پڑھا جاتا تھا اور
لوگ اسکو حفظ کرتے تھے اور نبی صلعم کو سناتے
تھے اور متعدد صحابہ مثلاً عبد اللہ بن مسعود
اور ابی بن کعب وغیرہ نے قرآن کو آنحضرتؐ
کے سامنے چند بار ختم کیا تھا ان سب باتون پر
غور کرنے سے بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ قرآن
مکمل مدون اور مرتب تھا نہ کہ منتشر اور متفرق۔
سید مرتضی نے یہ بھی کہا ہے کہ جو امامیہ یا حشویہ
اسکے مخالف ہین انکی مخالفت قابل اعتبار
نہین کیونکہ اسمین جن لوگون نے خلاف کیا ہے
وہ اہل حدیث مین سے ایک گروہ ہے اور
انھون نے ضعیف روایتین نقل کی ہین

رئیس المحدثین محمد بن علی بن بابویہ القمی کتاب الاعتقادات مین لکھتے ہین [۵]

۵ دیکھو تفسیر صافی صفحہ ۱۵ مقدمہ ۶ ۔

اعتقادنا ان القران الذی انزل الله علی نبیه هو ما بین الدفتین وما فی ایدی الناس لیس اکثر من ذلك ومن نسب الینا انا نقول انه اکثر من ذلك فهو کاذب	ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ قرآن جسکو خدا نے اپنے نبی صلعم پر اتارا ہے وہی ہے جو دو دفتیون کے درمیان تھا اور جو لوگون کے پاس ہے اس سے کچھ زائد نہین ہے جو لوگ ہماری طرف نسبت کرتے ہین کہ قرآن زیادہ تھا موجودہ قرآن سے وہ جھوٹے ہین۔

قاضی نور اللہ شوستری اگرچہ خلفاء ثلاثہ کو سختی سے مورد لعن وطعن ٹھہراتے ہین۔ لیکن کلام مجید کے متعلق لکھتے ہین :۔

ما نسب الی شیعة الامامیه بوقوع التغییر فی القران لیس مما قال به جمهور الامامیة انما قال به شرذمة قلیلة لا اعتداد بهم فیما بینهم (مصائب النواصب)	شیعہ امامیہ کی طرف یہ بات جو منسوب کیگئی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ قرآن مین تغیر ہوا ہے جمہور امامیہ اسکے قائل نہین ہین۔ اس کا قائل صرف ایک چھوٹا سا گروہ ہے جو کسی شمار مین نہین

مذکورہ بالا اقتباسات پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیون کا اہل تشیع کو پیش کرنا مدعی سست گواہ چست کا معاملہ ہے۔ لیکن یہ چست گواہ جنھون نے تحریف اناجیل کی ندامت پر پردہ ڈالنا چاہا ہے اگر پھر بھی اصرار کرین اور اوس چھوٹے سے گروہ کو پیش کرین جسے قاضی نور اللہ شوستری کسی شمار مین نہین رکھتے اور جسے رئیس المحدثین قمی "کاذب" کا لقب دیتے ہین اور علامہ طبرسی جسے "ناقابل اعتبار اور باطل" قرار دیتے ہین تو ہم سوال کرینگے کہ کیا اُس چھوٹے سے گروہ نے سوائے اسکے کہ جھوٹی روایت بیان کردی کبھی یہ کیا کہ موجودہ قرآن کے مقابلہ مین کبھی کسی زمانہ مین کوئی قلمی یا مطبوعہ نسخہ قرآن کا اپنے

زعم باطل کے مطابق دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسلام پر ہزارون مصائب پیش آئے
سیکڑون فرقے پیدا ہوگئے جنھون نے ایک دوسرے کو کافر تک کہدیا اور قتل وخون کا بازار
گرم کردیا لیکن باین ہمہ قرآن سب کا وہی رہا جو عہد رسول اللہ مین مرتب ہوا جو عہد
ابوبکر مین ایک ہی مصحف مین قلمبند ہوا اور جسکی نقل حضرت عثمان نے قرأت رسول اللہ
کے مطابق دنیا مین شایع کی۔ ہم دیکھتے ہین کہ دو ہزار برس کے قریب زمانہ گذرا۔ لیکن
اب تک ایک متن انجیل پر اتفاق نہوا لیکن ہمارا قرآن وہی ہے جو تھا اور رہے اور ہمیشہ رہیگا
کیون نہین انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ
ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ؂

مصطفیٰ را وعدہ داد الطاف حق — گر بمیری تو نمیرد این سبق
کس نتاند بیش و کم کردن درو — تو بہ از من حافظے دیگر مجو

سورتون کی ترتیب قرآن مجید کی سورتون کی موجودہ ترتیب اس طور پر ہے کہ سورۂ فاتحہ
کے بعد پہلے سبع طوال یعنی سات بڑی سورتین بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انعام۔ اعراف
انفال بشمول توبہ پھر مئین یعنی وہ سورتین جنمین کم وبیش سو آیتین ہین یونس سے فاطر
تک پھر مثانی جنمین قصص و نصائح کی تکرار ہے اور سو آیتون سے کم ہین سورۂ یٰسین سے
قٓ تک پھر مفصل یعنی چھوٹی چھوٹی سورتین قٓ سے ناس تک اسطور سے کل ۱۱۴ سورتین ہین۔

ترتیب عثمانی

حضرت عثمان نے جب قرآن مجید کے نسخے شایع کیے تو سورتون کو مذکورۂ بالا طور پر
ترتیب دیا۔ اُسوقت سے آج تک یہی ترتیب جاری ہے۔ ظاہر بین اور مخالفین اسلام کا
خیال ہے کہ اس ترتیب مین کوئی خوبی نہین صرف پہلے بڑی سورتین پھر چھوٹی سورتین
جمع کردین لیکن وہ یہ نہین دیکھتے کہ مئین مین سورۂ رعد جسمین صرف ۴۳ آیات ہین
سورہ ابراہیم جسمین ۵۲ آیات ہین اور سورۂ نور جسمین ۶۴ آیات ہین شامل کردی ہین
حالانکہ انکو مثانی مین رکھنا تھا اسیطرح مثانی مین سورہ الصّٰفّٰت جسمین ۱۸۲ آیات ہین

سُئین مین رکھنا چاہیے تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سورتون کی لفظی اور معنوی مناسبت سے مذکورہ بالا ترتیب اجماع صحابہ سے عمل مین آئی ہے اور ترتیب ابن مسعود و ابن ابیؓ و علی مرتضےٰ جو ایک دوسری سے مخالف اور اپنے طور پر تھین پسند نہین کی گئین حضرت علی مرتضےٰ کی ترتیب کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چونکہ اُسمین شان نزول کے لحاظ سے سورتین جمع تھین اس لیے نہایت عمدہ تھی۔ بیشک تاریخی حیثیت سے یہ ترتیب مناسب تھی لیکن مشکل یہ تھی کہ ایک ہی وقت مین پوری پوری سورتین نازل نہین ہوئین اسلیے مکمل سورتین یکے بعد دیگرے جمع نہین ہو سکتی تھین۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت علی مرتضےٰ نے اُس ترتیب سے رجوع کرکے ترتیب عثمانی کو اپنے عہد مین جاری رکھا۔

ترتیب ابن مسعودؓ و علی مرتضیٰؓ

مناسبت آیات و سُور کا علم ایک دقیق اور لطیف علم ہے متقدمین نے اکثر رسائل اس علم مین لکھے مثلاً علامہ برہان الدین بقاعی المتوفی ۸۸۵ھ نے "نظم الدرر فی تناسب آلاے والسور" لکھی۔ جلال الدین سیوطی نے اسرار التنزیل لکھی۔ امام رازی نے تفسیر کبیر مین اس بحث پر بہت کچھ لکھا ہے۔ اور ہندوستان مین شاہ ولی اللہ نے اپنی تصانیف مین جا بجا افادہ فرمایا ہے اور فوز الکبیر مین بھی عنوان قائم کیا ہے۔
اپنے زمانہ کے لوگون کی ہدایت کے واسطے ہم بھی ایک جدید عنوان سے یہان پر کچھ لکھتے ہین وباللہ التوفیق :-

لطائف ترتیب سورہاے قرآنی

قرآن مجید جس اصول پر نازل ہونا شروع ہوا اُسکو بخاری نے باب تالیف القرآن مین حضرت عائشہؓ کی روایت سے یون بیان کیا ہے :-

انما نزل اول ما نزل منه سورة من المفصل فيها ذكر الجنة والنار حتى اذا ثاب الناس الى الاسلام	سب سے پہلے جو کچھ نازل ہوا وہ بس وہی سورت ہے جو مفصل مین ہے جنمین جنت اور دوزخ کا بیان ہے یہانتک کہ جب لوگ اسلام کیطرف رجوع ہے

نزل الحلال والحرام ولو نزل اول شئ لا تشربوا الخمر لقالوا لا ندع الخمر ابدا ولو نزل لا تزنوا لقالوا لا ندع الزنا ابدا لقد نزل بمکۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانی لجاریۃ العب بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادہی وامر وما نزلت سورۃ البقرہ والنساء الا وانا عندہ۔

توحلال اور حرام کی آیات نازل ہوئین اوراگر پہلے ہی سے یہ نازل ہوتا کہ شراب نہ پینا تولوگ کہتے ہم شراب ہرگز نہین چھوڑتے اسیطرح اگر یہ حکم ہوتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ کہتے کہ ہم ہرگز زنا کو ترک نکرینگے۔ بہ تحقیق رسول اللہ صلعم پر مکہ مین جب کہ مین کھلنڈری لڑکی تھی سورہ قمر کی یہ آیت نازل ہوئی۔ بلکہ قیامت انکا وعدہ گاہ ہی اور قیامت بہت سخت اور تلخ ہی۔ اور سورہ بقرہ اور سورۃ النساء نازل نہین ہوئین مگر اُسوقت جب مین آپکے ساتھ تھی۔

اِس حدیث پر غور کرنے سے اُس خداے رحمن ورحیم کی حکمت صاف نظر آجاتی ہے جس نے رحمۃ للعالمین نبی کے ذریعہ سے پہلے بشارت وانذار وعدہ ووعید۔ ترغیب وترہیب کی سورتین نازل کر کے سرکش اور جاہل عرب کے قلوب کو نرم کر کے قبول اوامر ونواہی کی استعداد پیدا کردی اور پھر حلال وحرام کے احکام نازل فرماے جن کو انھون نے ایسے جوش وخروش سے قبول کیا اور ایسے مہذب ومتقی ہوگئے کہ اگر ظلمتکدہ عالم مین چراغ لیکر ڈھونڈھین تب بھی ان کی نظیر نہین ملتی۔ حضرت موسی چالیس شبانہ روز کوہ طور پر تشریف فرما رہے اور ایک دم سے احکام عشرہ کے الواح لاکر قوم کے سامنے پیش کردیے مگر اُس قوم نے کیا کیا؟ پہلے آپ کی غیبت مین گوسالہ پرستی اختیار کی اور آپکے منھ پر صاف کہدیا کہ ہم اسقدر احکام کیسے مانین پھر اس خوف سے کہ کہین پہاڑ پھٹ نہ پڑے جبرًا وکرہًا اطاعت کا وعدہ کرلیا۔ برعکس اسکے حضرت رسول خدا صلعم (روحی فداہ) نے مثل اُس شفیق طبیب کے جو مریض کی حالت کا پورا اندازہ کر کے اُسی کے موافق دوا دے اور وقتًا فوقتًا حسب ضرورت اصلاح کرتا جاے اور ازالہ مرض کے بعد رفتہ رفتہ مقویات

کا استعمال کرا کے اصلی صحت کی طرف مزاج کو عود کرلائے ۲۳ برس تک سرکش اور جاہل عربون کے ساتھ سفر و حضر مین ساتھ رہکر فطرت انسانی کا پورا اندازہ کرکے صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی اور اس طور سے گروہ اُمیین کو خیر اُمم بنا دیا لیکن جب حکمت خداوندی اپنا جلوہ دکھا چکی تو اب اس ترتیب سے نزول قرآنی مین عکس مستوی کی ضرورت پیش آئی یعنی وہ لوگ جو اسلام کے پاک دائرہ مین داخل ہو چکے تھے انکے سامنے سب سے پہلے احکام الٰہی اوامر و نواہی پیش کیے جائین حدیث شریف مین ہے۔

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔	اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر ہے کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اور حج اور روزے رکھنا۔

چونکہ یہ پنجگانہ ارکان بجز سورۂ بقرہ کے اور کسی سورت مین جمع نہین ہین اسلیے ضرور تھا کہ پہلے یہی سورت رکھی جاسے اور اسیطرح سبع طوال جنمین احکام حلال و حرام مذکور ہین باقی سورتون پر مقدم رکھے جائین پھر وہ سورتین جن مین تذکیر بآلاء اللہ اور تذکیر بایام اللہ کے علوم مذکور ہون اور عجائبات آفرینش۔ جمال و جلال الٰہی کے مظاہر قصص و آثار حشر و نشر اور حیات بعد الممات کا تذکرہ ہو۔

سورۂ فاتحہ

اس اجمالی تشریح کے بعد اب مروجہ ترتیب قرآنی پر غور کرو سب سے پہلے سورۂ فاتحہ ہے جو مقدمہ کتاب کے طور پر ہے۔ اسمین سات آیتین ہین جو تعلیم قرآنی کے مقصد اور منشار کا آئنہ ہین۔ ابتدائی تین آیتون مین خدا کے صفات چہارگانہ ربوبیت رحمانیت رحیمیت اور مالکیت کا ذکر ہے۔ یہود خداوند یہواہ کو بنی اسرائیل کا خدا سمجھتے تھے یہان خدا نے سب سے پہلے اپنی صفت رب العالمین بتائی جسمین اسلام کی وسعت مشرب اور اسکی تعلیم کے ہمہ گیر اثر کا نکتہ مضمر ہے۔ پھر رحمانیت رحیمیت اور مالکیت کی صفت

بیان کی علما مسیحی اسلام پر ہمیشہ یہ طنز کیا کرتے ہین کہ اسلام کا خدا ایک خوفناک مطلق العنان حاکم ہے حالانکہ عیسائی اُسکو باپ کہکر پکارتے ہین جس سے اسکی شفقت اور محبت کا اظہار ہوتا ہے مگر یہ کوتاہ بین اتنا نہین سمجھتے کہ رحمن و رحیم کا تصور باپ کے تحبانہ تصور سے کہین اعلیٰ وارفع ہے۔ رحمن یعنی خدا کی وہ صفت رحم بلا بدل جس نے قبل تخلیق انسان اپنا جلوہ دکھا کر اُس کے واسطے سامان فلاح مہیا کر دیے اس طور سے عیسائیون کے اس فاسد عقیدہ کفارہ کا ابطال ہوگیا جسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بلا بدل رحم نہین کرسکتا اسلیے اُسنے اپنے اکلوتے فرزند کو دنیا مین بھیجا تاکہ جب اُس کی قربانی چڑھائی جاے تب کہین گنہگار انسان کی نجات ہو۔

صفات چہارگانہ کے بعد یہ بتایا کہ بس ایسے خدا کی عبادت کرو اُسی سے استعانت طلب کرو اور صراط مستقیم کے واسطے دعا مانگو جو یہود کی تفریط اور نصاریٰ کے افراط کے درمیان مین ہے۔ اتنا ہی نہین بلکہ جملہ مذاہب عالم کے خطوط مین جو ایک سطح زمین پر معاش اور معاد کے دو نقطون کے درمیان کھنچے ہین بس یہی ایک خط مستقیم ہے جسپر منعم علیہم گروہ قدم رکھتے ہین۔

حقیقت مین فاتحۃ الکتاب کا بطور مقدمہ قرآن مجید مین سب سے پہلے درج ہونا کس قدر موزون ہے توریت کا آغاز تخلیق عالم سے شروع ہوتا ہے جس کی حیثیت ایک قصہ سے زائد نہین انجیل کی ابتداء کے نسب نامہ مسیح سے ہوتی ہے جو تاریخی حیثیت سے سخت مشکوک ہے بلکہ یون کہیے کہ بسم اللہ ہی غلط ہے برعکس اس کے قرآن مجید کا دیباچہ ایسے عنوان سے شروع ہوا جس کی نظیر کسی الہامی کتاب مین نہین ملتی۔

سورۃ البقرۃ فاتحہ کے بعد بقرہ ہے جو مقدمہ کے بعد آغاز کتاب کے طور پر درج ہے۔ دیکھو سب سے پہلے کیا ارشاد ہوتا ہے "ذلک الکتاب لاریب فیہ" بائبل

جو عہد عتیق و جدید کا مجموعہ ہے اسکی معنی بھی کتاب کے ہین اہل کتاب کے نزدیک توریت کی ابتدائی پانچ کتابین ام الکتاب سمجھی جاتی ہین لیکن چونکہ وہ اپنی اصلی حالت مین باقی نہ رہین اس لیے سورۂ بقرہ جس مین پنجگانہ ارکان اسلام ایک جا جمع ہین بمنزلہ "خومیس موسیٰ" یعنی توریت کی ابتدائی پانچ کتابون کے پیش کی جاتی ہے اب یہی وہ کتاب ہے جو تحریف و تدلیس سے محفوظ ہے۔ "لاریب فیہ" مین اسی نکتہ کی طرف اشارہ ہے۔

مقاصد توراۃ

اب توریت کی پانچون کتابون کے مضامین پر بحیثیت مجموعی ایک نظر ڈالو دیکھو:۔
(۱) پہلی کتاب پیدائش مین آفرینش آدم کے قصہ سے شروع کرکے حضرت یوسف کے قصہ پر ختم کیا بالفاظ دیگر بنی اسرائیل علم الانساب کی روشنی مین پیش کیے گئے اور یہ ظاہر کیا گیا کہ یہ قوم مصر کیونکر پہونچی (۲) دوسری کتاب خروج سیرت موسوی اور نزول احکام پر مشتمل ہے (۳ و ۴) تیسری و چوتھی کتاب اعداد د لوئیان جنمین رسوم و شعائر کے جزئیات مذکور رہین۔ (۵) پانچوین کتاب توریت مثنیٰ جسمین حضرت موسیٰ کی وفات تک کے واقعات اور احکام و شعائر کا اعادہ کیا گیا ہے۔

اب ان پانچون کتابون کے مقابلہ مین سورۂ بقرہ کو لو دیکھو قصہ آدم کس موثر اور حکیمانہ تمہید سے شروع ہوتا ہے

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ	کیونکر اللہ کے ساتھ انکار کروگے حالانکہ تم مردہ تھے پھر تم کو زندہ کیا پھر تم کو موت دے گا پھر زندگی بخشے گا پھر اسکی طرف واپس جاؤگے

پھر کس اختصار او جامعیت کے ساتھ تخلیق وجوہ شرف ہبوط آدم کا تذکرہ کیا اور یہ اصول سمجھا دیا کہ دنیا مین آکر انسان کو کیا کرنا چاہیے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ	ہم نے کہا تم سب یہان سے اُترجاؤ پھر جب ہماری طرف سے تمھارے پاس ہدایت آئے تو جو ہماری ہدایت کی پیروی کرے گا ان کو نہ کچھ خوف ہے نہ کوئی غم مگر جنھون نے انکار کیا اور ہماری نشانیون کو جھٹلایا وہ ناری ہین اور ہمیشہ دوزخ مین رہین گے

اب بجاے اس کے کہ کتاب پیدائش کی طرح علم الانساب کی داستان اعجوبہ پرستی کے طور پر بیان ہوتی رہے ترغیب و ترہیب کے اصول پر جس کا لحاظ جملہ قصص قرآنی مین جو کہین مجمل اور کہین مفصل مذکور ہین کیا گیا ہے بنی اسرائیل کی طرف خطاب کیا اور ان کے برگزیدۂ الٰہی ہونے اور انعام وافضال خداوندی سے سرفراز ہونے کا ذکر شروع کیا پھر ان کی نافرمانیون اور شامت اعمال کے باعث سزاؤن کا حوالہ دیا تاکہ ان کو عبرت ہو

پھر ایک گاے ذبح کرنے اور بنی اسرائیل کے بحث و تکرار کا ذکر کیا۔ یہ قصہ بقرہ درحقیقت خصائل یہود کا آئینہ ہے اور اسی نام سے یہ سورت بھی منسوب ہے۔ اِس قصہ کا مقصد اس امر واقعی کا اظہار ہے کہ بنی اسرائیل کی سرکشی اور کج بحثی نے سیدھے اور صاف احکام کو بھی قیود اور سختیون کی زنجیر دن مین جکڑ دیا توریت کی کتاب اعداد واحبار کو پڑھو اور پھر دیکھو کہ احکام مین کسقدر بال کی کھال نکالکر دین مین ناقابل برداشت سختیان پیدا کر دین۔ اِس نکتہ کو کس بلیغ پیرایہ مین کیسا صاف بیان فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے:۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ	اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ

یامرکم ان تذبحوا بقرة
قالوا اتتخذنا هزوا قال اعوذ
بالله ان اکون من الجاهلین
قالوا ادع لنا ربك یبین لنا
ماهی قال انه یقول انها
بقرة لا فارض ولا بکر عوان
بین ذلك فافعلوا ما تؤمرون
قالوا ادع لنا ربك یبین لنا
مالونها قال انه یقول انها
بقرة صفراء فاقع لونها
تسر الناظرین قالوا ادع لنا ربك
یبین لنا ماهی ان البقر تشبه
علینا وانا ان شاء الله لمهتدون
قال انه یقول انها بقرة
لا ذلول تثیر الارض ولا تسقی
الحرث مسلمة لا شیة فیها
قالوا الئن جئت بالحق فذبحوها
ما کادوا یفعلون

تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک گاے ذبح کرو
بولے کیا تو ہم کو ہنسی مین پکڑتا ہے۔ اسنے
کہا خدا کی پناہ کہ مین نادانون مین ہوجاؤن
بولے اپنے رب سے ہمارے لیے دریافت کرکہ
ہم سے بیان کرے کہ وہ کیسی ہے۔ جواب دیا
وہ کہتا ہے کہ وہ ایک گاے ہے نہ بوڑھی نہ
بچھیا بیچ کی راس ہے اب جو حکم ہوا بجالاؤ
بولے اپنے رب سے ہمارے لیے دریافت کرکہ
اُسکا رنگ کیسا ہو۔ جواب دیا وہ کہتا ہے وہ گاے
ہے ڈُھڈھاتی زرد رنگ کی دیکھنے والون کو
بھلی لگتی۔ بولے اپنے رب سے ہمارے لیے
دریافت کرکہ ہمین بتاے کہ وہ گاے کس قسم
کی ہے ہم کو شبہ پڑگیا ہے اور ہم اللہ نے چاہا
تو راہ پالین گے۔ موسی نے کہا خدا فرماتا ہے وہ
ایک گاے ہے نہ تو کمیری زمین جوتتی ہے نہ کھیت
کو پانی دیتی ہے پوری بدن کی بے داغ۔
بولے اب تو نے ٹھیک بات کہی پھر اُسکو ذبح
کیا اور اُمید نہ تھی کہ وہ ایسا کرینگے۔

شریعت یہود کی آہنی پنجہ قیود کا یہی وہ راز تھا جو آخر سلب روحانیت کی شکل مین
ظاہر ہوا اور کج بحثی، کریزی۔ بے ادبی۔ نافرمانی۔ گردن کشی سے ہوتے ہوتے قساوت کے
درجہ تک پہونچ گیا اور یہود کی یہ حالت ہوگئی۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً

پھر تمھارے دل سخت ہو گئے اسکے بعد پھر وہ مثل پتھر کے ہو گئے یا اس سے بھی زیادہ سخت۔

پھر حضرت سلیمان کا زمانہ جو بنی اسرائیل کے انتہاے عروج کا زمانہ تھا یاد دلایا کہ کس طرح ان نافرمانون نے پیغمبر برحق کے طریق کو چھوڑ کر شیاطین اور کفار کی پیروی کرکے علانیہ سونے کی بچھڑون کی پرستش شروع کی اور پھر طرہ یہ کہ حضرت سلیمانؑ پر بھی کفر کی تہمت لگا دی

واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر

اور اس چیز کی پیروی کی جو شیاطین عہد سلیمان مین پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفر نہین کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا۔ آدمیون کو جادو سکھاتے تھے۔

یہود کی جب یہ حالت ہو گئی اور شامت اعمال نے ان کو مسخ کر دیا تو انکی شریعت کو جس سے وہ اب مستفید نہین ہوتے تھے نسخ کرکے اُس سے ملتی ہوئی دوسری بہتر شریعت عطا کی۔

ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر

ہم جو آیت منسوخ کرتے ہین یا بھلا دیتے ہین تو اُس سے بہتر یا ویسی ہے دوسری نازل کر دیتے ہین کیا تو نے نہین جانا کہ اللہ ہر شئے پر قادر ہے

یہ تغیر عظیم اُس قوم کے واسطے جو کبھی خداوند یہواہ کی برگزیدہ۔ تھی نہایت شاق گذرا لیکن حقیقت یہ ہے کہ بنی اسرائیل پر یہواہ کا یہ دوسرا انعام۔ ہے کہ بجاے اسکے کہ یہ نئی شریعت کسی غیر قوم کے نبی پر جو روم و ایران مصریون کی قومون سے ہوتا نازل

ہوتی خاص بنی اسرائیل کے خاندان مین رہی ہان اسقدر فرق ضرور ہوا کہ مورث اعلے
حضرت ابراہیم کے فرزند اکبر حضرت اسمعیل کی نسل مین نبوت منتقل ہو گئی اور آل اسحٰق شامت
اعمال سے عاق ہو گئی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین واذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمت فاتمهن قال انی جاعلك للناس اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عهدی الظلمین ... واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا مسلمین لك ومن ذریتنا امة مسلمة لك وارنا مناسکنا وتب علینا انك انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم اٰیٰتك ویعلمهم الکتب والحکمة ویزکیهم انك انت العزیز الحکیم ۝	اے بنی اسرائیل میرا احسان یاد کرو جو مین نے تم پر کیا اور یہ کہ تم کو سارے جہان پر فضیلت دی اور جب ابراہیم کو اُسکے رب نے کئی باتون مین آزمایا پھر اُسنے وہ پوری کین فرمایا مین تجھکو سب لوگون کا پیشوا بناؤن گا بولا میری اولاد مین بھی کہا نہین پہونچتا میرا اقرار بے انصافون کو۔ اور جب اُٹھانے لگا ابراہیم نیا دین اس گھر کی اور اسمعیل بھی (کہنے لگے) اے رب ہمارے قبول کر ہمسے تو ہی ہے اصل سنتا جانتا اے ہمارے رب اور ہم کو حکم بردار بنا اور ہماری اولاد مین بھی ایک حکم بردار امت تیرے لیے اور جتا ہم کو حج کرنے کے دستور اور ہم کو معاف کر تو ہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔ خداوندا انمین ایک رسول پیدا کر انھین مین سے جو پڑھے اُنپر تیری آیتین اور ان کو کتاب سکھاوے اور حکمت اور ان کو سنوارے تو ہی ہے اصل زبردست حکمت والا۔

لیکن اہل کتاب اپنی بدبختی سے کج بحثی چھوڑتے نہین اور بجاے اسکے کہ نسل اسمعیل کے نبی
کی جو اُن کے نبی اعظم سے ہے پیروی کر کے اپنی اصلی دین ابراہیم کو زندہ کرین اور فرقہ بندیان

کو مٹا کر ایک ہی صراط مستقیم۔

قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون	تم کہو ہم نے یقین کیا اللہ پر اور جو کچھ ہم پر اترا اور جو اترا ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر اور جو ملا موسی اور عیسی کو اور جو ملا سب نبیون کو اپنے رب سے ہم فرق نہین کرتے کسی مین ان مین سے اور ہم اسکے حکم پر ہین۔

پر قدم رکھین یون کہنے مین کہ اگر دین ہے تو یہودیت دین ہے تو نصرانیت حالانکہ یہ اتنا نہین سمجھتے کہ ابراہیم واسمعیل و اسحق ویعقوب اور اُن کی اولاد نہ یہودی تھے نہ نصرانی۔ وہ سب خدا کے خاص بندے تھے جو دنیا سے اُٹھ گئے۔ اور اب یہ ناخلف باقی رہ گئے

ام تقولون ان ابراھیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط کانوا ھودًا او نصاری قل انتم اعلم ام اللہ ومن اظلم ممن کتم شھادۃ عندہ من اللہ وما اللہ بغافل عما تعملون تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون	کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب اور اسکی اولاد یہود تھے یا نصارے کہہ تمکو خبر زیادہ ہے یا اللہ کو اور اس سے بڑھکر ظالم کون جس نے گواہی چھپائی جو تھی اُس کے پاس اللہ کی اور اللہ تمہارے کامون سے بےخبر نہین۔ وہ ایک جماعت تھے جو گذر گئے اسکے لیے ہے جو اُسنے کمایا اور تمھارے لیے ہے جو تم کماؤ اور تم سے پوچھ نہین تھے اُنکے کامون کی

اسکے بعد اب خدا ایک ایسا حکم دیتا ہے جو "امۃ وسطًا" (پیروان دین محمدی) کو اہل کتاب

سے ممیز کردے یہود بیت المقدس کو اپنا قبلہ مانتے تھے اور قربانی کے تمام فرائض وہان ادا کرتے تھے لیکن بیت المقدس حضرت سلیمان کے عہد سے قبلہ قرار پایا تھا اس سے بیشتر بنی اسرائیل کا کوئی خاص قبلہ نہ تھا۔ خود حضرت ابراہیم اور آپ کی تمام اولاد مین یہ رواج تھا کہ ایک لنبا بغیر تراشا ہوا پتھر بطور ایک نشان کے کھڑا کر لیتے تھے اور اسکو مذبح یعنی قربانگاہ قرار دے کر وہان خدا کی عبادت بجالاتے تھے اور طواف کرتے تھے۔

ذیل مین توریت کے چند حوالہ جو اس رسم کے متعلق ہین درج کیے جاتے ہین:۔

"تب خداوند نے ابراہام کو دکھائی دے کر کہا کہ یہی ملک مین تیری نسل کو دونگا اور اُس نے وہان خداوند کے لیے جو اُسپر ظاہر ہوا ایک مذبح بنایا" (کتاب پیدائش ۱۲)

"تب ابراہام نے اپنا خیمہ اکھاڑا اور بلوطستان ممری مین جو حبران مین ہے جا رہا اور وہان خداوند کے لیے ایک مذبح بنایا" (پیدائش ۱۳/۱۸)

"اور اسحق نے خدا کے نام پر ایک مذبح بنایا اور وہان اپنا خیمہ نصب کیا اور اسحق کے خدمتگارون نے وہان ایک کنوان کھودا" یہ مقام بیرشبع تھا جہان اسحق کا خداوند ظاہر ہوا تھا۔ (پیدائش ۲۶/۲۵)

"یعقوب علی الصباح اٹھا اور اس پتھر کو جسے اسنے اپنا تکیہ کیا تھا لیکر ستون کے مانند کھڑا کیا اور اسکے سر پر تیل ڈالا ..... اور کہا یہ پتھر جو مین نے ستون کے مانند کھڑا کیا خدا کا گھر یعنی بیت اللہ ہوگا (پیدائش ۲۸/۱۸-۲۲)

"اور موسیٰ نے خداوند کی ساری باتین لکھین اور صبح کو سویرے اٹھا اور پہاڑ کے تلے ایک مذبح بنایا اور اسرائیل کے بارہ سبطون کے موافق بارہ ستون بنائے گئے"۔ (خروج ۲۴/۴)

خداوند یہواہ نے موسیٰ سے کہا کہ اگر تو میرے لیے پتھر کا مذبح بنائے تو تراشے ہوے پتھر کا مت بنائیو۔ کیونکہ اگر تو اس کو اوزار لگائے گا تو اسے ناپاک کر دیگا"۔ (خروج ۲۰/۲۵)

خدا نے جب نبوت بنی اسمٰعیل میں نتقل کی تو اپنے خلیل ابراہیم کے قدیم طریق عبادت کو جاری رکھا اور اس بے چھت کی چار دیواری کو جسے اس نے اپنے بیٹے اسمٰعیل کے ساتھ سب سے پہلے خدا کے نام پر بنایا تھا اور جو اب کعبہ کے نام سے مشہور تھا قبلہ قرار دیا۔ یہود کو یہ امر شاق گذرا اور وہ کہنے لگے:۔

سیقول السفہآء من الناس ما ولٰھم عن قبلتھم التی کانوا علیھا قل لِلّٰہِ المشرق والمغرب یھدی من یشآء الی صراط مستقیم	اب کہیں گے بیوقوف لوگ کیوں پھر گئے مسلمان اپنے قبلہ سے جس پر پہلے تھے تو کہ اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب چلا دے جس کو چاہے سیدھی راہ۔

بیشک مشرق و مغرب کی کوئی تخصیص نہیں اینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ انبیا نے ان مقامات کو صرف ایک نشان یا شعار کے طور پر مخصوص کر لیا تھا ورنہ محض کسی سمت منھ کر لینے اور اس کو اپنا قبلہ قرار دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البرّ من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملئکۃ والکتٰب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربٰی والیتمٰی والمسٰکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلٰوۃ واتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصٰبرین فی الباسآء والضرآء وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون ٥	نیکی یہی نہیں کہ اپنا منھ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر دو بلکہ نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور اس کی محبت میں مال دیوے ناتے والوں کو اور یتیموں کو اور مسافر کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دیا کرے اور اپنا عہد پورا کرنے والے جب عہد کر چکے اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت یہی لوگ ہیں جو سچے ہوئے اور یہی متقی ہیں۔

تحویل قبلہ کے بعد اب احکام شروع ہوے یا ایھا الدین امنوا کتب علیکم القصاص سے سورہ کے آخر تک احکام قصاص۔ وصیت۔ مسائل صیام و حج وغیرہ۔ نکاح طلاق عدت رضاعت۔ انفاق فی سبیل اللہ صدقات۔ منع ربوا۔ دین۔ شہادت۔ اِن احکام کا مقابلہ احکام توریت سے کرو اور پھر فرق مراتب آپ ہی نظر آجائے گا۔ مثال کے طور پر ہم قربانی کو لیتے ہین:-

توریت کتاب احبار ۹ میں لکھا ہے کہ قربانی کی کھال کھینچکر اور گوشت کے ٹکڑے کر کے اعضاء رئیسہ سر اور چربی قربانگاہ پر چڑھائی جائین اور ٹانگین اور آنتین وغیرہ پانی مین دھو کر چڑھائین اور پھر ان سب کو خدا کے گھر کے سامنے جلا ڈالین اور خون قربانگاہ پر چھڑک دین۔ آب دیکھو کہ کعبہ شریف کے سامنے نہ اس طور کی چراہندی قربانی ہوتی ہے اور نہ اسکا خون در و دیوار کعبہ پر چڑھایا جاتا ہے بلکہ مقام منا مین خدا کے نام پر ذبح کر کے غربا و مساکین کو کھلاتے ہین اور خود کھاتے ہین۔ یہود اور مسلمانون کی قربانی مین جو فرق بیّن ہے اُسکا اظہار ایک دوسری آیت مین کس خوبی سے ہوتا ہے:-

لن ینال اللہ لحومھا ولا دمائھا ولٰکن ینالہ التقوی منکم (سورۃ الحج)	اللہ کو نہ اُن کا (قربانیون کا) گوشت پہونچتا ہے نہ خون بلکہ تمھاری پرہیزگاری پہونچتی ہے۔

احکام کی تفصیل کے بعد آخر سورہ کو دعا پر ختم کیا۔ توریت کا خاتمہ وفات موسےٰ کے تذکرہ پر ہوتا ہے (دیکھو توریت مثنی)۔ یہان اللہ اسکے فرشتے اور اسکے تمام رسولون اور آسمانی کتابون پر ایمان لاتے اور تمام رسولون مین خواہ وہ موسیٰ ہون یا عیسےٰ یا محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام فرق نکرنے اور شریعت یہود کی سختیون کے مقابلہ مین دین مین آسانی پیدا کرنے کی التجا پھر دعاے مغفرت و رحمت و نصرت

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ	رسول ایمان لایا اُس پر جو اُسکے رب کی طرف سے اُس پر اُتارا گیا

والمومنون کل امن باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکفرین۔

اور ایمان والے سب ایمان لائے اللہ پر اور اُسکے فرشتون اور پیغمبرون پر ہم نہین فرق کرتے کسی مین اسکے پیغمبرون مین سے اور بولے ہم نے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب ہم کو بخش اور تیری طرف بازگشت ہے اللہ کسی نفس کو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر اسکی وسعت کے۔ اسی نفس کے لیے ہے جو اُسنے کمایا اور اُسی پر ہے جو کچھ اُسنے کیا۔ اے رب ہمارے اگر ہم بھولگئے یا خطا کی تو ہم پر گرفت نہ کر۔ اے رب ہمارے جیسا تو نے ہمارے اگلون پر بوجھ ڈالا ہمپر نہ ڈال اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جسے ہم اُٹھا نہ سکین اور ہم سے معاف کر اور بخش اور رحم کر ہمپر تو ہمارا مولی ہے بس ہم کو کافرون پر نصرت دے

سورۂ آل عمران

سورۂ بقر کا جس طرح توریت سے مقابلہ ہے اسیطرح سورۂ آل عمران انجیل کے مقابلہ مین ہے جسمین عقائد نصاری کی اصلاح اور دین حقہ کی تعلیم ہے لیکن قبل اس کے کہ ہم اسکی تشریح کرین عہد رسول اللہ مین نصاریٰ کے جو عقائد تھے اُن کا ایک اجمالی خاکہ یہان کھینچ دینا ضروری ہے۔ جیسا کہ ہم "عہد جدید" کے عنوان مین لکھ چکے ہین نیقیہ کی مشہور کونسل مین مسئلہ تثلیث عیسائیون کا اصول دین قرار پایا تھا اور عیسائیون نے اقانیم ثلثہ کو مساوی الحیثیت مانکر مسیح کو الوہیت کے درجہ پر پہونچا دیا تھا لیکن حضرت مریم کو اسوقت تک کوئی خاص درجہ نہین دیا گیا تھا۔ اس کمی کو مصریون کے تخیل نے جو قدیم الایام

عہد رسول اللہ مین نصاریٰ کے عقائد

مین کنواری دیوی آئی سس اور اسکے بیٹے ہورس کی جسکا باپ آسمانی دیوتا اُسائرس
تھا پرستش کرتے تھے پورا کردیا اور حضرت مریم کی پرستش بحیثیت "مادر خداوند"
(تھیوٹی کس) اور آسمانی ملکہ کے ہونے لگی - ابتداءً نسطورس نے جو ۴۲۸ء مین قسطنطنیہ کا
بطریق اعظم تھا اِس بدعت کو روکنا چاہا لیکن جب اِس کے رقیب سائرل نے جو اسکندریہ
کا بطریق اعظم تھا "مادر خداوند" کی حمایت کا بیڑا اُٹھایا تو دنیا سے مسیحیت مین ایک
تہلکہ مچ گیا یہانتک کہ ۴۳۱ء مین بمقام افیسس ایک کونسل منعقد ہوئی جس مین
سائرل نے اپنی حکمت علی اور خفیہ کارروائی سے نسطور اور اسکے حامیون کو شکست دے کر
حضرت مریم کی پرستش کو بھی ارکان کلیسا مین داخل کرا دیا اور آپ کی مورت گرجا مین پجنے لگی
اور اجابت دعا کا ذریعہ قرار پائی - چند انجیلین بھی آپ کی شان مین تصنیف ہوگئین جن مین
دو خاص طور سے قابل ذکر ہین -

اوّل انجیل متی بزبان لاطنی جو ۴۵۰ء مین لکھی گئی کہتے ہین کہ اس انجیل کا ماخذ انجیل
جیمس ہے جو ۱۴۰ء مین تحریر ہوئی - کتاب ولادت مریم (De Natinretale Mariae)
اسی لاطنی انجیل سے ماخوذ ہے

دوم (Transitus Mariae.) جس مین معراج مریم اور آپ کا وسیلہ
اجابت دعا قرار پانا مذکور ہے - اصل مین یہ کتاب تیسری صدی مین ایک شامی
ناسٹک نے لکھی تھی جس کو ۱۴۰۰ء مین ایک کیتھولک نے اپنے طور پر مرتب کر کے
پیش کر دیا -

مروجہ عہد جدید سے اگرچہ یہ کتابین خارج ہین لیکن ان کی تعلیمات عیسائیون
مین بجنسہ داخل ارکان دین ہین اور عہد رسول اللہ مین حضرت مریم کی پرستش بحیثیت
"مادر خداوند" عام طور سے جاری تھی -

سورہ آل عمران مین انھین عقائد باطلہ کی تردید ہے کیونکہ یہ اصلی انجیل مین مذکور

نہ تھے۔ انجیل تو حقیقت مین کلامِ الٰہی تھی جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی اور سراسر نور و ہدایت تھی مسئلہ توحید مین اس کی وہی تعلیم تھی جو توریت کی تھی اور جو قرآن کی ہے اِسطور سے یہ تینون آسمانی کتابین یعنی توریت انجیل اور قرآن ایک دوسرے کی مصدق ہین ارشاد ہوتا ہے:۔

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم نزل علیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ و انزل التوراۃ والانجیل	اللہ نہین ہے کوئی معبود سوائے اُس کے زندہ تھامنے والا ہے۔ اُتاری تجھپر کتاب تحقیق ثابت کرتی اگلی کتاب کو اور اُتاری تھی توریت و انجیل

اب تمہیدًا ذہن کو اِس طرف منتقل کیا کہ یہ خدائے خالق برحق کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ وہ ارحام مادرین جسطور سے چاہے مصوری کر کے انسان کی جیتی جاگتی تصویر بنا کر پیدا کر دے۔

ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم ۝	وہی ہے جو تمھارا نقشہ بناتا ہے ماں کے پیٹ مین جس طرح چاہے کسی کی بندگی نہین اسکے سوائے زبردست ہے حکمت والا

مریم ہون یا عیسیٰ دونون اپنی اپنی ماؤن کے پیٹ سے معمولی مدت حمل پوری کر کے انسانون کی طرح پیدا ہوے (جیسا کہ خود اناجیل مین مذکور ہے) پھر دونون خدائی کے درجہ پر کیسے مان لیے گئے بات یہ تھی کہ یہود پران کی نافرمانیون اور شامت اعمال سے باعث یونانیون اور رومیون کے ہاتھون اسقدر مصائب اور ذلتین نازل ہوئین کہ ان کے قلوب مین یہ بات جم گئی کہ خداوند یہواہ سخت جبار اور منتقم ہے نہ اپنے برگزیدہ اسرائیل پر رحم کرتا ہے نہ کفار کے دیوتاؤن کے مقابلہ مین اپنی قوت دکھاتا ہے۔ اُسکا ہیکل

ویران ہے مگر بتخانے آباد ہین ان خیالات کے باعث جو کاد الفقر ان یکون کفرا کی تشریح ہین یہود ناامیدی اور خذلان کی حدتک پہونچ گئے تھے اورتسلیم ورضا کے بلند درجے سے نیچے گر گئے تھے لیکن حضرت عیسی جسوقت مبعوث ہوے آپ چونکہ شان جمالی کے مظہر تھے اسلیے خداوند یہواہ کو آسمانی باپ سے تعبیر فرمایا۔

"آسمانی باپ" کی تاویل

اس تمثیل سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح باپ اپنے سرکش فرزند کو تادیب کے طور پر مارتا پیٹتا ہے اسیطرح رب الافواج نے جو سزائین بنی اسرائیل کو دین وہ اس لیے ہین کہ ان کو عبرت ہو اور راہ راست پر آجائین پس اصل وجہ شفقت پدرانہ سمجھنا چاہیے نہ انتقام وقہر محض۔ اور اسلیے اسی کے دامن رحمت مین چھپنا چاہیے اور اسی سے تضرع وزاری کے ساتھ دعا مانگنا چاہیے اور آسمانی بادشاہت کا منتظر رہنا چاہیے۔ انجیل مین جہان حضرت عیسی کی زبان سے خدا کی شان مین آسمانی باپ کا لقب استعمال ہوا ہے اسکا منشاء اصل مین یہی تھا لیکن چونکہ یہ لقب ازقسم متشابہات ہے (جیسے کلام مجید مین استوا علی العرش اور ید اور وجہ اور روح اللہ وکلمۃ اللہ) نصاری کو دھوکا ہوا اور انھون نے مسیح کو ابن اللہ کہکر الوہیت کے درجہ پر پہونچا دیا اور آپ کی والدہ مریم کو آسمانی ملکہ اور مادر خداوند کا لقب دیکر پرستش کرنے لگے۔ اس قسم کے متشابہات سے راسخون فی العلم کا دھوکا نہ کھانے اور خدا سے ان کے اصل غایت سمجھنے کی دعا کرنے کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:۔

ھو الذی انزل علیک الکتب منہ ایت محکمت ھن ام الکتب واخر متشابھات فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ ومایعلم	وہی ہے جسنے اُتاری تجھپر کتاب اسمین محکم آیتین ہین جو جڑ ہین کتاب کی اور دوسری متشابہ ہین پھر جن کے دلون مین پھیر ہے وہ متشابہ کی پیچھے پڑے ہین تلاش کرتے ہین فتنہ اور تلاش کرتے ہین اسکی تاویل اور کوئی نہین جانتا

تاویله الا الله والراسخون فی العلم
یقولون امنا به کل من عند ربنا
وما یذکر الا اولوا الالباب

اُنکی تاویل سوائے اللہ کے اور مضبوط علم والے کہتے
ہین ہم اُس پر ایمان لائے سب کچھ ہمارے رب کی
طرف سے ہے اور سمجھائے وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہے۔

اب انجیل کی اِس خصوصیت کو کہ اسمین پند و موعظت و امثال مذکور ہین ملحوظ رکھکر
کس جامعیت سے انھین مضامین کا استقصاء کرکے ارشاد ہوتا ہے:۔

زین للناس حب الشهوات من
النساء والبنین والقناطیر المقنطرة
من الذهب والفضة والخیل المسومة
والانعام والحرث ذلك متاع
الحیوة الدنیا والله عنده
حسن المآب قل اؤنبئکم
بخیر من ذلکم للذین اتقوا
عند ربهم جنت تجری من
تحتها الانهر خلدین فیها و
ازواج مطهرة ورضوان من
الله والله بصیر بالعباد الذین
یقولون ربنا اننا امنا فاغفر لنا
ذنوبنا وقنا عذاب النار الصبرین
والصدقین والقنتین والمنفقین
والمستغفرین بالاسحار

لوگ مزون کی محبت پر رجھائے گئے ہین جیسے
عورتین۔ اور بیٹے اور سونے چاندی کے ڈھیر
لگے ہوے اور پوری بدن کے گھوڑے اور
مویشی اور کھیت یہ سب دنیا کی زندگی کے
مزے ہین اور اچھا ٹھکانا اللہ ہی کے پاس
ہے۔ کہہ دے کیا مین تم کو ان سے بہتر
مزہ بتاؤن؟ جو لوگ پرہیزگار ہین ان کے
لیے اپنے رب کے یہان باغ ہین جن کے تلے
نہرین بہتی ہین رہ پڑے انھین مین اور پاکیزہ
بیبیان اور اللہ کی رضامندی اور اللہ کی
نگاہ مین بندے ہین وہ جو کہتے ہین اے رب ہمارے
ہم یقین لائے ہین سو بخش ہم کو ہمارے گناہ اور
بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔ وہ صبر والے
سچے۔ بندگی مین لگے ہوے۔ خرچ کرنے والے اور پچھلی
راتون کو گناہ بخشوانے والے۔

قصہ مریم وعیسی شروع کرنے سے پہلے نصاری کے اِس زعم باطل کے جواب مین کہ مریم اگر محبوبۂ خدا اور عیسی اُس کے برگزیدہ فرزند نہ تھے تو ان کی شان مین محبت اور اصطفا کے الفاظ کیون استعمال ہوے ارشاد فرمایا کہ خدا اُن سب سے محبت کرتا ہے جو بہ اتباع رسول نیکو کار ہون فاتبعونی یحببکم اللہ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح مریم وعیسی کو خلعت اصطفا عطا ہوا اسیطرح آدم ونوح وابراہیم اور اُن کی ذریت کو بھی عطا ہوا۔ لیکن اِس افضال الٰہی سے یہ سب خاصانِ خدا نہین ہوگئے پھر مریم وعیسی کے واسطے اگر وہی الفاظ استعمال ہوے تو کیون حد سے بڑھکر گمراہ ہوے جاتے ہین۔

ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین ذریۃ بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم	اللہ نے پسند کیا آدم اور نوح اور آل براہیم اور آل عمران کو سارے جہان سے کہ اولاد تھے ایک دوسرے کی اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

اب حضرت مریم کی ولادت اور پرورش کا قصہ اذ قالت امرات عمران سے شروع کیا۔ یہ قصہ مروجہ اناجیل اربعہ مین مذکور نہین لیکن ان دو انجیلون مین جن کا حوالہ ہم نے اوپر سورہ آل عمران کی تمہید مین دیا ہے مفصل[1] بیان ہوا ہے۔ کلام مجید مین اِس قصہ کا تذکرہ صرف اِس لیے ہے کہ مریم ولیہ اور صدیقہ تھین نہ کہ آسمانی ملکہ۔ پھر اِس قصہ کے ساتھ ہی بشارت ملائکہ ولادت حضرت مسیح اور آپکے

[1] دیکھو انسائیکلوپیڈیا برٹنیکا طبع جدید تحت عنوان "مریم" ۱۲

عہد طفولیت تعلیم و تلقین اور پھر تصلیب کا مجملاً حوالہ دے کر اصل مطلب یعنی مسئلہ الوہیت کی تردید کی ارشاد ہوتا ہے:۔

ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون الحق من ربک فلا تکن من الممترین	بیشک عیسیٰ کی مثال جیسے آدم کی مثال جسکو مٹی سے بنایا پھر اسکو کہا ہو جا وہ ہوگیا حق بات ہے تیرے رب کی طرف سے پھر تو شک مین نہ رہ

چونکہ انجیل لوقا ۳ ۲۳-۳۸ مین حضرت عیسیٰ کا پشت نامہ آپ کے والد یوسف نجار سے شروع کر کے حضرت آدم تک ملایا ہے اور حضرت آدم کے متعلق یہ لکھا ہے کہ آدم ابن اللہ گویا اس طور سے حضرت عیسیٰ کا سلسلہ نسب خدا تک ملا کر حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ قرار دیا اس لیے حق تعالیٰ نے وفد نجران کے مقابلہ مین الزاماً ارشاد فرمایا کہ تم مانتے ہو کہ آدم بن مان باپ کے مٹی سے پیدا ہوے لیکن اس طور پر پیدا ہونے سے تم ان کو ابن اللہ مان کر پرستش نہین کرتے پھر عیسیٰ جو بطن مادر سے

سلہ۵ عہد طفولیت مسیح کے واقعات از قسم خلق طیور وغیرہ مروجہ اناجیل اربعہ مین مذکور نہین ہین لیکن اُن اناجیل مین جنکو نصاریٰ نے ابوکر یفل گاسپل (جعلی انجیلین) قرار دے کر خارج کیا ہے مذکور ہین۔ ان اناجیل کا ترجمہ بی ایچ کاوپر نے انگریزی مین کیا ہے انمین بہت سے عجیب وغریب قصے آپ کے متعلق مذکور ہین مثلاً جنگلی شیر آپ کی پاسبانی کرتے تھے اور حکم مانتے تھے۔ بت آپ کے سامنے اوندھے ہوجاتے تھے۔ ایک مبروص شاہزادہ آپ کے مستعمل آب غسل سے چنگا ہوگیا۔ آپ کے کپڑون کی خوشبو سے ایک مردہ زندہ ہوگیا۔ آپ نے مٹی کے چڑیان اور جانور بنائے اور انین رُوح پھونک دی۔ جن لڑکون نے کھیل مین آپ کا کہنا نہ مانا آپ نے ان کو بکرا بنا دیا۔ آپ کے کپڑون کی ایک دھجی ایک بچہ کے لپیٹ دیگئی اسکا یہ اثر ہوا کہ وہ جلنے اور ڈوبنے سے محفوظ ہوگیا وغیرہ وغیرہ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مروجہ اناجیل اربعہ مین بھی اسی قسم کے بلکہ زیادہ عجیب وغریب قصے مذکور ہین۔ قرآن مجید مین بعض یہ قصے جو منقول ہین آنکی غایت شاہ ولی اللہ نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین خوب لکھی ہے ہم نے تذکرۃ المصطفیٰ صفحہ ۵۸ لغایت ۶۱ مین انکی تشریح کی ہے ۱۲

پیدا ہوئے کیون ابن اللہ سمجھکر پوجتے ہو۔ وفد نجران کے نصاریٰ پھر بھی حجت کرتے رہے تب حکم ہوا کہ ان کج فہمون سے مباہلہ کا اعلان کردو۔

فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنت الله على الكذبين

پھر جو جھگڑا کرے تجھ سے اس بات مین بعد اس کے کہ تجھکو علم پہونچ چکا بس کہدے آؤ بلائین ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان پھر دعا کرین اور لعنت بھیجین جھوٹون پر

مگر نصاریٰ مباہلہ کی جرأت نہ کرسکے جس سے معلوم ہوگیا کہ انکی حجت سخن پروری اور تقلیدی طور پر ہے نہ تصدیق قلبی۔ پھر اتمام حجت کے طور پر ایک ایسے اصول کی تشریح کی کہ اگر اہل کتاب اس کو بہ نظر انصاف دیکھین تو پھر کوئی جھگڑا ہی نہین رہتا۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

قل يا هل الكتب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون

کہدے اے اہل کتاب آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمھارے درمیان کی یہ کہ بندگی نہ کرین مگر اللہ کی اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہرائین اور نہ پکڑین ایک ایک کو آپس مین رب اللہ کے سوائے پھر اگر وہ قبول نہ رکھین تو کہو شاہد رہو کہ ہم حکم کے تابع ہین۔

اس اصول کو اگر اہل کتاب تسلیم کرلین تو اسلام نصرانیت اور یہودیت ایک ہی دائرہ مین جسکا نقطہ دین حنیفی ہے یعنی طریق حضرت ابراہیم جو ان تینون فرقون کے مورث اعلیٰ ہین شامل ہوجاتے ہین۔

ماكان ابراهيم يهوديا ولا نصرانيا ولكن

ابراہیم نہ یہودی تھا نہ نصرانی لیکن

كان حنيفا مسلما وما كان من المشركين - ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبى والذين امنوا والله ولى المومنين

ایک طرف کا حکم بردار تھا اور مشرکین مین نہ تھا لوگون مین زیادہ مناسبت ابراہیم سے ان کو تھی جو اس کے متبع تھے اور یہ نبی اور ایمان والے اور اللہ والی ہے مومنین کا

یہان تک نصاری کی اصلاح عقائد سے بحث تھی اب تعلیم انجیل کے مقابلہ مین چند کلیات ارشاد ہوتے ہین پہلے خیرات جسپر انجیل مین خاص طور سے زور دیا گیا ہے اور جو حوارین اور اُنکے متبعین کا شعار تھا - اسکے لیے یہان ایک ایسا کلیہ ارشاد فرمایا جو حقیقت مین اصل سخاوت اور روح ایثار ہے -

لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون

ہرگز نیکی کی حد کو نہ پہونچو گے جب تک وہ خرچ نکرو جس سے تم محبت کرتے ہو۔

پھر باہمی ہمدردی - اتفاق اور اخوت کے اصول

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا

اور مضبوط پکڑلو اللہ کی رسی اور متفرق نہ ہو اور یاد کرو اللہ کی نعمت اپنے اوپر جب تم دشمن تھے پھر تمھارے دلون مین الفت ڈالی اب ہوگئے اُس کے فضل سے بھائی۔

کے ذریعہ سے سمجھا کر ایک ایسا دستور العمل سکھایا جو اشاعت دین اور ترقی مذہب کی روح روان ہے ارشاد ہوتا ہے :-

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون

اور چاہیے کہ رہین تم مین ایک جماعت نیک کام کی طرف بلاتی اچھائی کا حکم دیتی اور برائی سے روکتی اور وہی مراد کو پہونچے۔

یہی دستور العمل تھا جو ابتداے اسلام مین ہر مسلمان کا نصب العین تھا - جب صحابہ و

و تابعین کا مبارک دور گذر گیا تو حضرات صوفیہ کرام اور علماے دیندار نے اس مقدس فرض کو ادا کیا اور چین وملیبار و جاوا ممالک افریقہ و اکثر یورپ کے حصوں مین اسلام کو پھیلایا اور اگرچہ عیسائیون کی طرح باقاعدہ مشنری اور تنخواہ دار جماعتین قائم نہین ہوئین لیکن اسلام کی یہ خاصیت ہے کہ جہان "صبغة اللهی" رنگ غالب ہوا ممکن نہین کہ دوسرون پر انعکاس انوار نہو گویا ایک روحانی کہربائیت ہے جو قلوب کو بے اختیار کھینچتی ہے اسمین اسکی تخصیص نہین کہ دستار بند ہو یا کلاہ پوش ادنیٰ مزدور ہو یا امیرالامرا کوئی ہو سب کے واسطے صلاے عام ہے [۱]

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله	تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوے لوگون مین اچھائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے اور اللہ پر ایمان لاتے۔

اب قریب قریب آخر سورۃ تک جنگ اُحد کے واقعات مذکور ہین۔ یہ واقعات صرف اسی سورت مین بیان ہوئی ہین انکی ایک لطیف توجیہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو ان کی قوم یہود نے گرفتار کرایا۔ آپ ہی کے ایک حواری نے مخبری کی بقیہ مفرور ہو گئے۔ رومی عدالت مین حواری پطرس نے بخوف گرفتاری تین مرتبہ حواریت سے انکار کیا۔ آخر وہ معصوم نبی اللہ دار پر کھینچ دیا گیا پھر کسی نے یہ سمجھا کہ آپ زندہ مع جسم آسمان پر چڑھ گئے کسی نے کہا کہ تین دن کے بعد مُردون مین سے زندہ ہو کر صعود کر گئے کسی نے کہا نہین آپ مصلوب ہی نہین ہوے ایک اور شخص آپ کی صورت کا مصلوب ہوا۔

[۱] جب سے ہمارے صوفیہ نے مسامحت اور تن آسانی اختیار کی علما نے نفسانیت اور حسد کے باعث للہیت کو کھو دیا اور امرا و سلاطین نے عیش وعشرت اور جہالت مین مبتلا ہو کر خدمت دین چھوڑ دی تب سے "خیر اُمۃ" کا لقب ہم سے چھن گیا نعوذ باللہ من شرور انفسنا ۱۲

اب جنگ احد کے واقعات پر غور کرو حضرت رسالت مآب صلعم کی قوم قریش نے آپ پر حملہ کیا۔ آپ اپنے جانباز صحابہ کے ساتھ دین حق کی حمایت کو نکلے۔ کفار کو شکست ہوئی لیکن جب وہ مسلمان جو درّہ کی حفاظت کو مقرر ہوئے تھے اور جن کو آخر تک اپنی جگہون پر ٹھہرنے کا حکم تھا لڑائی کو ختم سمجھکر مال غنیمت لوٹنے مین مشغول ہو گئے تو کفار کا ایک گروہ پلٹ کر اُسی درہ مین گھس آیا اور پشت پر حملہ کر دیا مسلمان جو مال غنیمت لوٹ رہے تھے اس ناگہانی دار و گیر مین متفرق ہو گئے۔ کفار نے آنحضرت پر نرغہ کر دیا اکثر جانباز صحابہ آپکی حفاظت کرتے ہوے شہید ہوے آخر آپ خود بھی زخمون سے چور ہو کر فرش خاک پر غش کھا کر آرہے۔ کفار نے آپ کی شہادت کا اعلان کر دیا مسلمان بدحواس ہو گئے کوئی دیوانہ وار لڑ بھڑ کر شہید ہو گیا کوئی میدان مین سراسیمہ پھرنے لگا کسی نے راہ فرار اختیار کی۔ آخر آنحضرت ہوش مین آئے جانباز صحابہ نے غاز سے نکالا آپ کا جمال جہان آرا دیکھتے ہی صحابہ مثل پروانہ آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ نے ان سب کو ساتھ لیکر اُحد کی ایک گھاٹی مین قدم جما دیے کفار کو پھر جرأت نہوئی کہ زخم خوردہ شیرون پر حملہ کرین اُنھون نے اُسی قدر چیرہ دستی کو غنیمت سمجھکر میدان سے کوچ کر دیا۔[۵۱]

اِن واقعات کے نتائج کس خوبی سے ادا ہوے ہین ارشاد ہوتا ہے:۔

ولا تھنوا و لا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ۔	اور سست نہ ہو نہ غم کھاؤ اور تم غالب رہوگے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔
وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل	اور محمد تو ایک رسول ہے اس سے پہلے بہت رسول ہو چکے پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا

[۵۱] جنگ اُحد کو ہم نے تذکرۃ المصطفےٰ مین بالتفصیل بیان کیا ہے (دیکھو صفحات ۱۳۹ لغایتہ ۱۴۰ طبع ثانی)

انقلبتم على اعقابكم ومن ينقلب
على عقبيه فلن يضر الله شيئا و
سيجزى الله الشاكرين

تم پھر جاؤگے اُلٹے پاؤن اور جو کوئی پھر جائیگا
وہ اللہ کا کیا بگاڑے گا اور اللہ ثواب دے گا
شاکرون کو۔

فبما رحمة من الله لنت لهم
ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا
من حولك فاعف عنهم واستغفر
لهم وشاورهم فى الامر فاذا
عزمت فتوكل على الله ان الله يحب
المتوكلين

سو کچھ اللہ کی مہر ہے جو تو نرم دل ملا اور اگر
تو ہوتا سخت گو اور سخت دل تو منتشر ہو جاتے
تیرے پاس سے سو تو ان کو معاف کر اور انکے
لیے مغفرت چاہ اور کام مین اُن سے شورہ لے
پھر جب ٹھہرا چکا تو بھروسہ کر اللہ پر اللہ
متوکلین کو چاہتا ہے۔

ولا تحسبن الذين قتلوا فى
سبيل الله امواتا بل احياء
عند ربهم يرزقون فرحين
بما اتهم الله من فضله
ويستبشرون بالذين لم يلحقوا
بهم من خلفهم الا خوف عليهم
ولا هم يحزنون

اور تو نہ سمجھ جو لوگ خدا کی راہ مین مارے گئے
کہ وہ مردہ ہین بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے
پاس روزی پاتے ہین خوشی کرتے ہین اُسپر
جو دیا اُن کو اللہ نے اپنے فضل سے
خوشوقت ہوتے ہین اُن کی طرف سے جو ابھی
نہین پہونچے اُنمین پیچھے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے
انپر اور نہ انکو غم ہے۔

سورہ کے آخر مین ذکر و فکر دوام حضور اور لذت مناجات کو یون ارشاد فرمایا۔

ان فى خلق السموات والارض و
اختلاف اليل والنهار لايات
لاولى الالباب الذين يذكرون الله قياما وقعودا
وعلى جنوبهم ويتفكرون فى خلق السموات والارض

بیشک آسمان اور زمین کا بنانا اور رات اور
دن کا بدلنا عقل والون کو نشانیان ہین وہ جو
یاد کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ
پر اور زمین اور آسمان کی پیدائش مین غور کرتے ہین

اے رب ہمارے! تو نے یہ عبث نہین بنایا تو پاک ہے عیب سے سو ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا	ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار .... الایہ

سورہ بقرہ اور آل عمران کے لطائف ترتیب بیان کرکے اس کتاب کے موضوع کے لحاظ سے اب اسکا موقع نہین کہ ہم دوسری سورتون کے لطائف ترتیب بیان کرین اس لیے اس عنوان لطیف کو ہم یہان ختم کرتے ہین۔

قرآن مجید کے قدیم نسخے

ہم اوپر "جمع و ترتیب کلام مجید" کے عنوان مین لکھ چکے ہین کہ حضرت عثمان رضؓ نے قرآن پاک کی متعدد نقلین بلاد اسلام مین شائع کین۔ ایک مضمون مین جو تہذیب الاخلاق بابت صفر ۱۳۲۹ھ ہجری مین چھپا ہے علامہ شبلی مرحوم ان مصاحف کے متعلق لکھتے ہین:۔

"حضرت عثمان نے جو مصاحف نقل کراکے مکہ معظمہ مدینہ منورہ۔ بصرہ۔ کوفہ۔ دمشق مین بھجوائے تھے مدت تک موجود رہے چنانچہ اُنکی تفصیل جیسا کہ مقری نے نفح الطیب مین لکھی ہے (جلد اول صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ مصر) حسب ذیل ہے:۔

دمشق۔ اس مصحف کو ابو القاسم سبتی نے ۶۵۷ھ مین جامع دمشق کے مقصورہ مین دیکھا۔ عبد الملک کا بیان ہے کہ مین نے اسکو ۷۳۵ھ مین دیکھا۔ یہ مصحف میرے سفر قسطنطنیہ کے زمانہ تک دمشق مین موجود تھا کئی برس ہوے جب سلطان عبد الحمید خان کے زمانہ مین جامع مسجد جل گئی تو یہ مصحف بھی جل گیا۔

مدینہ منورہ۔ اس مصحف کا بھی ۷۳۵ھ تک پتہ چلتا ہے۔ اس نسخہ کی پشت پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی:۔ ھذا ما اجمع علیہ جماعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم زید بن ثابت وعبد اللہ ابن الزبیر وسعید بن العاص (اسکے بعد اور صحابہ کا نام تھا)

مکہ معظمہ۔ یہ بھی ۷۳۵ھ تک موجود تھا۔

بصرہ یا کوفہ - یہ قرآن معلوم نہین کس زمانہ مین قرطبہ پہونچا - پھر عبدالمومن اُسکو قرطبہ سے اپنی دارالسلطنتہ مین بڑے تزک واحتشام سے لا یا - ۶۴۵ھ مین وہ معتضد کے قبضہ مین آیا - اسکے بعد ابوالحسن نے جب تلمسان فتح کیا تو یہ نسخہ اُسکے قبضہ مین آیا - اُسکے مرنے پر پرتگیز مین پہونچا وہان سے ایک تاجر نے کسی طرح اسکو حاصل کیا اور ۷۴۵ھ مین شہر فاس مین لایا چنانچہ مدت تک خزانۂ شاہی مین موجود تھا -

علامۂ مقریزی نے کتاب الخطط مین جہان قاضی فاضل (سلطان صلاح الدین کا وزیر تھا) کے مدرسہ کا ذکر کیا ہے لکھا ہے کہ اُسکے کتب خانہ مین مصحف عثمانی کا نسخہ موجود تھا جسکو قاضی فاضل نے تیس ہزار اشرفی مین خریدا تھا ؎

یہ نسخے جو امہات یا مصحف امام کے لقب سے مشہور ہوے عہد عثمانؓ سے آج تک اُن لاکھون کرورون کلام مجید کے نسخون کے جو اقصاے عالم مین شایع ہوے اصل ماخذ ہین اور اُنھین کے مطابق تلاوت ہوتی ہے اور یہان تک احتیاط کی جاتی ہے کہ باوجودیکہ عہد عثمانؓ کے بعد سے رسم الخط قدیم کی بہت کچھ اصلاح ہوئی لیکن اُنھین اُمہات کے رسم الخط کی پابندی کی جاتی ہے اور اُسکی مخالفت گناہ بھی جاتی ہے امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا مصحف کو لوگون کے بناے ہوے ہجا کے مطابق لکھنا چاہیئے جواب دیا نہین بلکہ اُسکو اُسکی پہلی کتابت کے انداز پر لکھنا چاہیئے " امام احمدؒ کا قول ہے کہ زائد حروف مثلاً اُولُو مین واو وغیرہ کے بارے مین مصحف عثمانؓ کے رسم الخط کی مخالفت حرام ہے - بیہقی نے شعب الایمان مین بیان کیا ہے کہ جو شخص مصحف کو لکھے اُسکو چاہیے کہ وہ اُنھین حروف تہجی کی حفاظت کرے جن کے ساتھ صحابہ نے ان مصاحف کو لکھا ہے[1] یہ اُسی احتیاط سخت کا نتیجہ ہے کہ کلام مجید ہر قسم کے تغیر ونقصان وغیرہ سے محفوظ رہا -

اصلاح رسم الخط

عہد صحابہؓ کے بعد رسم الخط مین جو اصلاحین ہوئین اُنکا یہان ذکر کر دینا ضروری ہے

[1] اتقان نوع ۷۶ -

اول نقطے اور اعراب۔

حضرت عثمانؓ نے جو مصحف لکھوائے تھے اُن مین نقطے اور اعراب نہ تھے۔ عربون کو اُسکے پڑھنے مین کوئی دقت نہ تھی کیونکہ اُنکی زبان تھی علاوہ اِسکے قرآن بطور حفظ پڑھنے اور پڑھانے کا چرچا ایسا عام ہوگیا تھا اور اس کثرت سے حُفّاظ موجود تھے اور قرأت رسول اللہؐ ایسی مشہور ہوگئی تھی کہ پڑھنے والون کو کوئی دشواری نہ تھی لیکن جب عجمی کثرت سے مسلمان ہونے لگے تو زبان عرب سے ناآشنا ہونے کی باعث اُن کو بطور خود پڑھنے مین سخت دقت پیش آئی۔ اس وقت کی طرف سب سے پہلے ابوالاسود دُئلی

ابوالاسود دئلی اور نقطے

(المتوفی ۶۹ھ) شاگرد حضرت علی مرتضےٰ نے توجہ کی۔ واقعہ یہ تھا کہ ابوالاسود سنے ایک دن ایک شخص کو کلام مجید کی اس آیت اِنَّ اللّٰہَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ مین رَسُوْلُہٗ کو "رَسُوْلِہٖ" پڑھتے سُنا جس سے معنی کچھ سے کچھ ہوگئے یعنی صیحح قرأت کے مطابق معنی یہ ہوے کہ "بیشک اللہ مشرکین سے بیزار ہے اور اُس کا رسول بھی" لیکن اس شخص کے غلط اعراب لگانے سے یہ معنی ہوے کہ "اللہ مشرکین اور اپنے رسول سے بیزار ہے" ابوالاسود یہ سُنکر سخت گھبرائے اور مکان پر آکر ایک کاتب کو بلایا اور اُسکو اپنے پاس بٹھاکر ہدایت کی کہ مین قرآن کو لکھواتا ہون جس حرف کے ادا کرنے مین اپنا مُنھ کھول دون اُسکے اوپر ایک نقطہ دینا۔ جس حرف کے ادا مین آواز کا رخ نیچے ہو اُس کے نیچے نقطہ دینا۔ اور جس حرف کو منھ گول کرکے ادا کرون تم اُس کے آگے نقطہ دینا۔ [۵۱]

اُسی زمانہ مین حجّاج بن یوسف نے اپنے کاتب نصر بن عاصم اور ایک روایت مین ہے کہ یحییٰ بن یعمر سے قرآن مجید کو نقطون کے ذریعہ سے اعراب کا اظہار کرکے لکھوانا شروع کیا [۵۲]

---

۵۱ فہرست ابن ندیم صفحہ ۴۰ و ابن خلکان ذکر ابو الاسود ۱۲

۵۲ کشف الظنون صفحہ ۴۲۸

لیکن یہ طریقہ مبہم تھا اس لیے خلیل بن احمد (المتوفی ۱۷۰ھ) نے نقطوں کے عوض مروجہ زیر و زبر و پیش کے علامات ایجاد کیے جو آج تک رائج ہین [1]

خطوط المصاحف

دوم خطوط المصاحف۔

ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ قریش نے لکھنا اہل حیرہ (کوفہ ۱۷ھ مین حیرہ کے کھنڈرون کے پاس آباد ہوا) سے سیکھا۔ پھر آنحضرت صلعم نے اسیران بدر کے ذریعہ سے مسلمانان مدینہ کو سکھایا۔

کشف الظنون صفحہ ۴۶۶ علم الخط کی بحث مین ابن اسحق سے یہ روایت ہے:۔

اول خطوط العربیۃ الخط المکی وبعدہ المدنی ثم البصری ثم الکوفی واما المکی والمدنی ففی شکلہ انضجاع یسیر۔	پہلے عربی خطوط خط مکی پھر مدنی پھر بصری پھر کوفی ہین۔ لیکن مکی اور مدنی خطوط ان کی شکلون مین آسان جھکاؤ ہے۔

عہد رسول اللہ اور خلفاء راشدین کے زمانہ مین یہی خط مدنی مستعمل تھا لیکن سخت یا نرم چیزون پر لکھتے وقت قدرتاً شان تحریر مین فرق ہوتا ہوگا (جیسا ہم نے نقشہ رسم الخط مین اوپر دکھایا ہے) سخت چیزون پر گوشہ دار حروف اور نرم پر مدور ہوتے ہونگے۔ یہی نمایان فرق ہے جو زمانہ مابعد مین خط کوفی اور خط نسخ مین قائم رہا۔ [2]

فہرست ابن ندیم مین محمد بن اسحق سے روایت ہے کہ حسن خط سے جس نے پہلے مصحف کو لکھا وہ خالد ابن ابی الہیاج ہے (ابن ندیم نے چوتھی صدی مین اس مصحف کو خود دیکھا) ولید بن عبد الملک اموی نے سعد کو مصحف اشعار اور اخبار کی کتابت کے واسطے سرکاری طور پر مقرر کیا اس نے قرآن مجید کو سونے سے لکھا پھر خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے

[1] اتقان نوع ۷۶ [2] انسائیکلو پیڈیا آف اسلام صفحہ ۳۸۷

N. K. Press, Lucknow.

اُسی نمونہ پر لکھوایا۔ عہد بنی اُمیہ میں قطبہ خاص کاتب تھا جس نے چار قلم ایجاد کیے تھے پھر ضحاک بن عجلان کاتب بنی عباس نے قطبہ پر زیادتی کی پھر منصور و مہدی کی خلافت میں اسحق ابن حماد نے ضحاک پر زیادتی کی۔ خشنام البصری اور مہدی الکوفی عہد ہارون الرشید میں مشہور کاتب قرآن تھے اُسی زمانہ میں علی بن حمزہ کسائی (المتوفی سنہ ۱۰۲ھ) جو مامون رشید کا اُستاد تھا اصلاح خط کی طرف متوجہ ہوا اور جو خط اُسنے جاری کیا وہ اصلاح میں "خط کوفی" کے نام سے مشہور ہوا۔

حضرت امام موسی الرضاؑ کے دست مبارک کا لکھا ہوا نسخہ قرآن مجید اسکے ایک ورق کا فوٹو

قرآن مجید کا ایک پُرانا پورا نسخہ ایک قدیم خط میں لکھا ہوا خوش قسمتی سے بڑودہ میں میری نظر پڑگیا۔ اسکے خاتمہ پر اُسی قلم اور اُسی روشنائی سے جس سے پورا کلام مجید لکھا ہوا ہے یہ عبارت تحریر ہے:-

"کتبہ علی بن موسی الرضا بن جعفر الصادق
بن محمد الباقر بن علی بن الحسین
بن علی بن ابی طالب صلی اللہ علی
سیدنا محمد وآلہ وسلم"

حضرت امام رضاؑ کی ولادت سنہ ۱۴۸ھ اور وفات سنہ ۲۰۳ھ میں ہوئی اس لیے یہ نسخہ تقریباً ساڑھے گیارہ سو برس کا لکھا ہوا ہے اوراق جا بجا سے بوسیدہ ہوگئے ہیں۔ ایک ورق کا فوٹو تبرکاً بطور نمونہ اس کتاب میں شامل کرتا ہوں۔

(دیکھو صفحہ ملحقہ)

یہ نسخہ سلاطین گجرات کے پایۂ تخت احمد آباد کے خزانہ مین محفوظ تھا معلوم نہین ایران سے وہان کیونکر پہونچا مرہٹون نے جب احمد آباد کو تاراج کیا تو یہ نایاب نسخہ بڑودہ آیا اور اب سردار امین الدین کے قبضہ مین ہے۔ اس نسخہ کے چند خصوصیات ہین جو یہان قابل ذکر ہین :۔

اس نسخہ کے خصوصیات

(۱) سورتون کے مدنی یا مکی کی تخصیص تعداد رکوع اور شمار کلمات و حروف اِس نسخہ مین مطلق نہین جہان ایک سورہ ختم ہوا دوسرا سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ساتھ شروع ہے اور سورہ کا نام سرخی سے تحریر ہے۔

(۲) علامات اوقاف مثلاً م ط ج وغیرہا اور رکوع کے نشان اس نسخہ مین نہین ہین سُرخ روشنائی سے کسی نے چند پاردن تک زمانۂ ما بعد مین اسکا التزام کیا ہے اور سونے سے رکوع کا ع آیت کا دائرہ اور ربع نصف ثلث وغیرہ نشانات تحریر کیے ہین۔

(۳) زیر و زبر و پیش تنوین و تشدید کے علامات اس نسخہ مین موجود ہین معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نحوی (المتوفی ۱۷۰ھ) کے یہ مخترعہ علامات مقبول ہوچکے تھے اور کلام مجید مین درج ہونے لگے تھے۔

(۴) سورتون کی تعداد اور اُن کی ترتیب وہی ہے جسپر حضرت عثمان رضؓ کے عہد مین اجماع ہوچکا تھا۔ اور آج تک مصاحف مین اُسی کی پابندی کی جاتی ہے۔

(۵) یہ نسخہ قدیم کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ کاغذ ۱۷۸ھ مین ایجاد ہوا ہے۔ ابن ندیم کا بیان ہے کہ دولت عباسیہ مین صناعان چین چینی ورق کی طرح خراسان مین کتان سے کاغذ بناتے تھے جو ورق خراسانی کہلاتا تھا[۱]

---

[۱] کتاب الفہرست ذکر انواع ورق ۲

دوسری صدی ہجری کے لکھے ہوے کلام مجید کے نسخے دنیا مین بہت کم ہین ایک کامل نسخہ قاہرہ مصر مین ۱۶۸ھ کا لکھا ہوا اب تک موجود ہے (دیکھو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام صفحہ ۴۴۸) ممکن ہے کہ اس سے قدیم نسخے بھی بلاد اسلامیہ مین موجود ہون لیکن افسوس ہے کہ اب تک گنج پنہان کی طرح پوشیدہ ہین مصحف امام رضا کی زیارت کے بعد مین سمجھتا ہون کہ ہندوستان مین بھی اسی قسم کے قدیم نسخے ضرور ہونگے لیکن باوجودیکہ آج کل ذرایع اطلاع اسقدر وسیع ہین لیکن پھر بھی ہماری عدم توجہی اور غفلت کے باعث پبلک کو خبر نہین۔

تیسری صدی کے آخر مین مشہور کاتب ابن مقلہ (المتوفی ۳۲۸ھ) نے خط کوفی کو جزودونویسی کے واسطے موزون نہ تھا خط نسخ مین بدل دیا جو عام طور سے مقبول ہو گیا پھر ایک صدی بعد ابن البواب (المتوفی ۴۲۳ھ) کاتب نے خط نسخ کو ایسا خوشنما بنا دیا کہ اسکی پسندیدگی اور قبولیت کے سامنے خط کوفی تقویم پارینہ ہو گیا اور اسوقت سے ابتک اسی خط مین کلام مجید لکھے جاتے ہین۔

اختلاف قرات

حضرت عثمان رض نے جسوقت مصاحف کو لکھوا کر بلاد اسلامیہ مین شائع کر دیا تو قرآن مجید توریت و انجیل کے برخلاف کمی و بیشی تحریف و تغییر سے ہمیشہ کے واسطے محفوظ ہو گیا لیکن چونکہ ان مصاحف مین نقطے اور اعراب نہ تھے اسلیے مدار صحابہ کی قرأت پر رہا۔ علامہ ذہبی طبقات القراء مین لکھتے ہین کہ صحابہ مین سات مشہور قاری تھے حضرت علی۔ اُبی بن کعب۔ زید بن ثابت۔ ابن مسعود عثمان بن عفان۔ ابوالدرداء۔ ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہم۔ تابعین نے انھین بزرگون سے قرأت سیکھی اور پھر ان سے تبع تابعین نے جنین بعض نے اس فن کی طرف خاص توجہ کی اور اپنے وقت کے امام قرأت مشہور ہوے "ہفت قراء" انمین سے خاص طور پر بیان قابل ذکر ہین:-

ہفت قرا

نافع	ابن ابی نعیم مولی جعونہ - اصل وطن اصفہان تھا مگر مدینہ منورہ مین نشو ونما ہوئی اور وہین قیام رہا - ستر برس کی عمر پائی ۱۶۷ھ مین انتقال کیا -
ابن کثیر	عبداللہ ابن کثیر مولی عمرو بن علقمہ - یہ بھی عجمی تھے ۴۵ھ مین پیدا ہوے مدت تک عراق مین رہے پھر مکہ معظمہ مین سکونت اختیار کی اور وہین ۱۲۰ھ مین وفات پائی
ابو عمرو	بن العلا - اصل وطن گازرون - بصرہ مین نشو ونما ہوئی ۱۵۵ھ مین بمقام کوفہ وفات پائی -
ابن عامر	عبداللہ ابن عامر الدمشقی - وفات نبی صلعم سے دو سال قبل مقام رحاب مین پیدا ہوے - دمشق فتح ہونے پر وہین مقیم ہوے اور ۱۱۸ھ مین وہین انتقال کیا -
عاصم	ابن ابی النجود کنیت ابو بکر تابعی ہین ۱۲۸ھ مین بمقام کوفہ وفات پائی -
حمزہ	ابن حبیب الزیات - یہ بھی کوفی ہین ۱۵۸ھ مین بمقام حلوان وفات پائی -
کسائی	ابوالحسن علی الکسائی مولی بنی اسد - مامون رشید کے اُستاد تھے ۱۸۰ھ مین انتقال کیا -

(سراج القاری مطبوعہ مصر صفحہ ۹ تا ۱۲)

مذکورہ بالا قاریون کے دو دو راوی منتخب کیے گئے چنانچہ نافع کے شاگردون مین قالون اور ورش ہین جو خود نافع سے روایت کرتے ہین - ابن کثیر کے طریقہ مین قنبل اور البزی جو ابن کثیر کے یارون سے روایت کرتے ہین - ابو عمرو سے الدوری اور السوسی

بہ یک واسطہ راوی ہین۔ ابن عامر سے ہشام اور ابن ذکوان بواسطہ یاران ابن عامر عاصم کے تلامذہ خاص مین حفص اور ابوبکر بن عیاش ۔حمزہ سے خلف اور خلاد بہ یک واسطہ اور کسائی سے الدوری اور ابوالحارث۔

(الفان نوع بستم)

راویون کے طرق روایت پر غور کرنے سے صاف نظر آتا ہے کہ بابو اسطہ راوی نافع اور عاصم کے ہین ۔پھر نافع کی عمر مدینہ منورہ مین گذری جہان قرآن کی جمع و ترتیب عمل مین آئی۔اس سبب سے نافع کی قرأت بروایت قالون و ورش اور عاصم کی قرأت بروایت حفص (مات ۱۸۰ھ) زیادہ مشہور اور دنیاے اسلام مین مروج ہے۔

ابوعبید قاسم ابن سلام (المتوفی ۲۲۴ھ) پہلا شخص ہے جس نے مختلف قرأتون کو کتاب کی صورت مین جمع کیا[1] پھر چوتھی صدی ہجری سے سیکڑون کتابین علم قرأت و تجوید کی تصنیف ہونے لگین اور تفاسیر مین ان پر طویل بحثین چھڑگئین چنانچہ تفسیر کشاف اور نیشاپوری ان مباحث سے بھری ہوئی ہین۔لیکن اختلاف قرأت کی اصلیت اگر ہے تو اسی قدر کہ یا تو مختلف قاریون کے تلفظ از قسم مد و قصر۔اظہار و اخفا۔تفخیم و اد غام وغیرذلک کا نتیجہ ہے یا صرفی و نحوی بحثین ہین جو کوفیون اور بصریون کی ہنگامہ آرائیان ہین جیسا کہ امثلہ ذیل سے معلوم ہوگا۔

اختلاف قرأت کی مثالین

سورہ بقر رکوع ۲۱ مین مُوصٍ کو حمزہ اور کسائی مُوَصٍّ پڑھتے ہین۔اسی سورہ کے رکوع ۱۷ مین لَرَءُوفٌ کو ابوعمرو۔حمزہ وکسائی بغیر واو کے یعنی لَرَءُفٌ پڑھتے ہین۔پارہ عم سورہ ہمزہ مین عَمَدٍ کو حمزہ اور کسائی جمع عمود سمجھکر بالضم یعنی عُمُدٍ پڑھتے ہین مگر باقی پانچ قاریون کے نزدیک یہ عمود کی اسم جمع ہے۔سورہ مائدہ رکوع ۲ مین اَرْجُلَکُمْ کو حمزہ ابن کثیر

[1] کشف الظنون جلد دوم ۱۲

اور ابو عمرو اُرجلکُم یعنی بکسر اللام پڑھتے ہین۔ سورہ بقر رکوع ۲۸ مین تطہرن کو حمزہ اور کسائی تشدید کے ساتھ یعنی یطّہّرن پڑھتے ہین۔ اسی طرح سورہ النساء رکوع ۷ مین لٰمستم کو حمزہ وکسائی نے لام اور میم اول کے درمیان بغیر الف کے یعنی لمستم پڑھا ہے۔ سورہ مزمل رکوع اول مین ربُّ المشرق کو حمزہ کسائی ابو عمرو اور ابن عامر حرف با کے کسرہ کے ساتھ یعنی ربِّ المشرق پڑھتے ہین۔ اسی طرح سورہ شعراء رکوع ۱۷ مین نزل بہ الروح الامین کو حمزہ وکسائی وابن عامر نے حرف زاء معجمہ کو تشدید کے ساتھ اور روح امین کے نون کو بالنصب یعنی نزّل بہ الرّوحَ الامینَ پڑھا ہے اور نحوی بحثین چھیڑی ہین۔ سورہ بقرہ رکوع ۱۲ مین جبریل کو حمزہ وکسائی جبرئیل پڑھتے ہین[ف1]

یہ عجیب بات ہے کہ اختلاف قرأت مین حمزہ وکسائی کا نام تقریباً ہر جگہ آتا ہے۔ بات یہ تھی کہ یہ لوگ قرأت کو اُن نحوی اصولون کا پابند کرنا چاہتے تھے جو کوفہ وبصرہ مین منضبط ہوئے تھے اور اُن لہجون اور تلفظ کو جو اس وقت وہان مستعمل تھے پسند کرتے تھے لیکن اگر زبانون کے تاریخ کی روشنی مین دیکھا جائے تو یہ اُن کی غلطی تھی۔ اس غلطی کو اُسی زمانہ مین مشہور متکلم ابو الہذیل علاف نے جو ۱۳۱ھ مین پیدا ہوا اور ۲۳۵ھ مین وفات پائی محققانہ طور پر دفع کر دیا تھا شرح ملل ونحل شہرستانی مین لکھا ہے کہ ایک شخص نے ابو الہذیل سے کہا کہ قرآن مجید مین متعدد آیات آپس مین متناقض نظر آتی ہین اور بعض آیتون مین نحوی غلطیان ہین۔ ابو الہذیل نے کہا کہ ایک ایک آیت پر الگ الگ بحث کی جاے یا ایسا اجمالی جواب دیا جائے کہ تمام شبہات دفع ہو جائین۔ معترض نے دوسری شق اختیار کی۔ ابو الہذیل نے کہا یہ امر تو مسلم ہے کہ رسول اللہ صلعم عرب کے معزز اور شریف خاندان سے تھے یہ بھی مسلم ہے کہ اُن کی فصاحت اور زباندانی پر کسی کو اعتراض نہ تھا اس مین بھی شک نہین کہ اہل عرب نے آنحضرتؐ کے جھٹلانے اور آپ پر نکتہ چینی کرنے کا کوئی پہلو اٹھا نہین رکھا اب غور کرو کہ اہل عرب نے آنحضرت پر اور ہر طرح کے اعتراض کیے لیکن کسی نے یہ بھی

ابو الہذیل کا جواب

ف1 ماخوذ از کشاف ونیشاپوری وسراج المنیر ۱۲

کہا کہ اُن کی زباندانی صحیح نہیں یا یہ کہ ان کی باتوں میں تناقض ہوتا ہے پھر جب ان لوگوں نے یہ اعتراض نہیں کیے تو آج کون شخص یہ اعتراض کر سکتا ہے [۵]۔

الغرض اختلاف قرأت کی حقیقت جو کچھ ہے وہ اسی قدر ہے جو ہم نے اوپر بیان کر دی اور مثالوں سے اس کی تشریح کر دی۔ تفاسیر میں البتہ ان کا حوالہ ملتا ہے لیکن متن کلام مجید ان سے مبرا ہے اہل کتاب لاکھ چاہیں کہ اُن کو بڑھا چڑھا کر دکھائیں تاکہ عہد عتیق و جدید کی تحریف و تغییر تناقض اور تخالف پر پردہ پڑ جائے لیکن انکی یہ ناشدنی کوشش آفتاب پر خاک ڈالنا ہے۔

یورپ اور قرآن مجید

یہود نے جس طرح حضرت عیسیٰؑ کو باوجودیکہ آپ نے توریت کو کلام آلٰہی تسلیم کیا نہ مانا اور نہ آپ کی تعلیمات پر ٹھنڈے دل سے غور کیا اُسی طرح یہود اور نصاریٰ دونوں نے قرآن مجید کو باوجودیکہ اُس میں حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کو پیغمبر اولوالعزم اور اُن کی تعلیمات کو منجانب اللہ تسلیم کیا ہے ہمیشہ حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے جس سے اس کی حقیقت اُن پر منکشف نہ ہونے پائی۔ توریت کے متعلق قرآن مجید صاف کہتا ہے۔

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ (مائدہ)	ہم نے اُتاری توراۃ جس میں ہدایت اور نور ہے۔

انجیل کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى	پھر بعد کو ہم نے انہیں کے قدم پر عیسےٰ ابن مریم کو بھیجا اور اس کو انجیل عطا کی جس میں ہدایت

[۵] ماخوذ از علم الکلام صفحہ ۳۷

وَنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰاةِ (مائدہ)	ہے اور نور اور اگلی کتاب تورات کو سچ بتاتی ہے۔
پھر خود کلام مجید کی نسبت یون مذکور ہے۔	
وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ (مائدہ)	اور تجھ پر اتاری ہم نے کتاب حق پر تصدیق کرتی اگلی کتابون کو اور سب پر شامل۔

بیشک قرآن مجید توریت اور انجیل کا مصدق ہے اتنا ہی نہین بلکہ وہ صحف سماوی کا مہیمن[1] ہے یعنی امین ہے۔ اُن کی اصلی تعلیم کا محفوظ رکھنے والا اور مہتم بالشان مسائل توحید اور عصمت انبیا جو موجودہ عہد عتیق و عہد جدید مین محرف ہوگئے اُن کا اُن کی اصلی حالت مین دکھانے والا ہے۔

یورپ کے قرون وسطیٰ مین باوجودیکہ اسپین اور جنوبی یورپ مین نور اسلام کا اُجالا رہا لیکن نصاریٰ پاپاے روم کی گرفت اور صلیبی جنگ کی مجنونانہ جوش مین ایسے مدہوش رہے کہ اس کلام مبین کی طرف متوجہ ہی نہوے مختلف یورپین زبانون مین جو ترجمے کلام مجید کے ہوے وہ یا تو بحکم پوپ جلادیے گئے مثلاً پگینینی کا ترجمہ جو ۱۵۱۵ء مین ہوا۔ یا ان مین متن کلام مجید کے ساتھ ایسے ضعیف اور لغو روایات بھر دیے گئے کہ جن کے مطالعہ سے اور نفرت بڑھ گئی مثلاً ۱۶۹۸ء مین فادر مراکشی کا مشہور ترجمہ لاطینی زبان مین ہوا۔ جو حامل المتن بھی تھا۔ مراکشی پوپ انوسنٹ یازدہم کا رفیق تھا اور نہایت متعصب راہب تھا۔ اس نے ترجمہ کے ساتھ حواشی اور مقدمہ کا بھی اضافہ کردیا جن کے متعلق پادری سیل اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچہ مین لکھتے ہین کہ "حواشی بیشک بہت مفید ہین لیکن مراکشی نے جو کچھ تردید مین لکھا ہے اور جس سے اس کی کتاب کا حجم بہت بڑھ گیا وہ بالکل ہیچ ہے

[1] بخاری مین حضرت ابن عباس سے مروی ہے "المهيمن الامين القرآن امين على كل كتاب قبله"۔

اور نا قابل اطمینان اور اکثر گستاخانہ"۔

بہرحال ان تراجم کا اتنا اثر تو ضرور رہا کہ لوتھر نے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کے تازیانہ سے متنبہ ہو کر پاپائے روم کی مذہبی استبداد کی زنجیریں توڑ دیں اور ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کی منادی سے متاثر ہو کر ابن اللہ اور "مادر خداوند" کی مورتوں کی پرستش کو کلیسا سے خارج کر دیا۔

لوتھر کا متاثر ہونا

اٹھارویں صدی میں جبکہ مذہبی آزادی کی ہوا یورپ میں زور سے چلنے لگی تو مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے شروع ہو گئے چنانچہ ۱۷۳۴ء میں پادری جارج سیل نے انگریزی میں ترجمہ کیا اور ایک مقدمہ کا بھی اضافہ کیا۔ یہ ترجمہ بار بار شایع ہو چکا ہے لیکن پادری راڈویل کی یہ رائے ہے کہ سیل نے ترجمہ قرآن میں مراکشی کی تتبع میں تفسیری فقرے بھی متن میں لکھے ہیں اور یہ کہ سیکسن زبان کے عوض اکثر الفاظ لاطینی زبان کے لکھدیے ہیں[1]۔ ۱۷۷۲ء میں میگرلن نے جرمن میں اور ۱۷۸۳ء میں سیواری نے فرنچ میں ترجمے کیے۔

جارج سیل کا ترجمہ

انیسویں صدی میں جبکہ سائنس کی ترقی شروع ہوئی تو پادریوں کے علاوہ مستشرقین یورپ نے بھی ترجمے کیے مثلاً فرنچ میں دی ٹاسی نے ۱۸۲۹ء میں جرمن میں فلوجل نے ۱۸۳۸ء میں انگریزی میں پالمر نے ۱۸۸۰ء میں۔ یہ ترجمے بھی اگرچہ ناقص تھے لیکن یورپ کے دماغ میں اس قدر صلاحیت پیدا ہو چلی تھی کہ لغو اور بیہودہ مضامین کے عوض سنجیدگی سے قرآن مجید کی نسبت لکھیں۔ انگریزی میں جس نے سب سے پہلے تعصب سے الگ ہو کر آنحضرت اور کلام مجید کے متعلق اپنی آزادانہ ذاتی رائے کا اظہار کیا وہ کارلائل ہے (ولادت ۱۷۹۵ء وفات ۱۸۸۱ء)۔ وہ اپنی کتاب ہیرو ورشپ میں کہتا ہے:-

دی تاسی اور فلوجل کے ترجمے

کارلائل

"محمد کی نسبت ہمارا یہ عام خیال کہ آپ مکار یا کاذب تھے اور آپ کا دین محض بے ایمانی اور فریب کا انبار ہے حقیقتاً اب ہر ایک کو درست نظر نہیں آتا وہ دروغ بافیاں جنھیں

[1] راڈویل کا ترجمہ قرآن صفحہ ۱۷۔

جوش مذہبی نے آپ کے متعلق ڈھیر لگا دی ہیں صرف ہماری ہی قوم کو ناپسند ہیں۔ پوکوک نے جب گروسیش سے پوچھا کہ اس کبوتر والی روایت کی کیا اصلیت ہے جس کو محمدؐ کے کان سے دانہ نکال لانا سکھایا گیا تھا تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ کوئی فرشتہ پیغام الٰہی کہہ رہا ہے۔ گروسیش نے کہا کہ ہاں اس کا ثبوت تو کچھ بھی نہیں۔

بیشک اب یہی وقت ہے کہ ہم ایسے اکاذیب کو پھینک دیں۔ جو الفاظ کہ آپ کی زبان سے نکلے وہ اس بارہ سو برس میں ۱۸ کروڑ آدمیوں کی زندگی کے رہنما رہے یہ جم غفیر ہماری ہی طرح مخلوق الٰہی ہیں۔ ایک بہت بڑا گروہ بندگان خدا کا محمدؐ کے اقوال پر ایسا ایمان لائے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں اور کسی کو مانتے ہی نہیں۔ کیا اس بات کو ہم مان لیں کہ اس قادر مطلق کی مخلوق ایسے پھر روحانی ڈھکوسلے پر زندگی بسر اعتقاد کرتی رہی اور اسی پر ان کا خاتمہ ہوا ہیں آپ ہر گز ایسا گمان بھی نہیں کر سکتا۔

میرے نزدیک قرآن میں سچائی کا جوہر اس کے تمام معانی میں موجود ہے جس نے کہ اس کو وحشی عربوں کے نظروں میں بیش بہا کر دیا تھا۔ سب سے اخیر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن سب سے اول اور سب سے اخیر جو عمدگیاں ہیں وہ اپنے میں رکھتا ہے اور ہر قسم کے اوصاف کا بانی ہے بلکہ در اصل ہر قسم کے وصف کے بناء صرف اُسی سے ہو سکتی ہے۔"

کارلائل کی اس بے تعصبی اور انصاف پسندی نے حامیان مسیحیت کے کان کھڑے کر دیے۔ وہ اب قرآن مجید اور سیرت نبوی پر سنبھل کر حملہ کرنے لگے۔ ان میں ڈاکٹر اسپرنگر جرمنی میں اور سر ولیم میور انگلستان میں زیادہ مشہور ہوئے لیکن ان دونوں کے تصانیف کی متعلق ہمارے زمانہ کا مستشرق مارگولیتھ کہتا ہے:-

مارگولیتھ

"اگرچہ ان دونوں کی تصانیف یورپ میں مشرقی تاریخ کے مطالعہ کرنے والوں کے لیے معرکۃ الآرا ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ ولیم میور کے تصانیف میں صریح مسیحیت کی جنبہ داری

ہے اور اسپرنگر مین اکثر محققانہ پہلو کی کمی اور نامعتبر آثار و سیر کا نقص موجود ہے۔"

(دیباچہ سیرت محمدؐ صفحہ ۴)

ماشاء اللہ مارگولیتھ ایسا فرماتے ہین حالانکہ سیرت محمدؐ مین جناب نے جنبہ داری۔ تدلیس وتخلیط کا کوئی پہلو اُٹھا نہین رکھا۔ میور اور اسپرنگر اگر زندہ ہوتے تو ہم اُن سے کہتے کہ حضرات آپ جناب مارگولیتھ کے حضور مین لسان الغیب کا یہ شعر ضرور پڑھ دیجئے ؎

ہزار شکر کہ یاران شہر بیگنہ اند	من از چہ عاشقم و رند و مست و نامہ سیاہ

سر ولیم میور

سر ولیم میور نے کلام مجید اور سیرت نبوی پر مستقل کتابین لکھین جن کے رد مین مرحوم سرسید نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب خطبات احمدیہ لکھی۔ ان خطبات کا انگریزی ترجمہ مرحوم نے اپنی قیام انگلستان مین شائع کر دیا تھا اور ایسی معقول۔ دلنشین اور محققانہ طریق پر سر ولیم میور کے اعتراضات کی دھجیان اڑائین کہ خود سر ولیم کو یون کہتے بن پڑا کہ "مین نے سید احمد کے اسلام پر اعتراض نہین کیے بلکہ اس اسلام پر اعتراض کیے جسکو تمام دنیا کے مسلمان مانتے چلے آتے ہین"۔ یہ بعینہ ایسی ہی بات ہے کہ ایک تیر انداز کسی گروہ کو نہتا سمجھکر اس پر تیر برسانی شروع کرے اور جب اُدھر سے بھی خلاف توقع تیر آنے لگین تو یہ کہے کہ میرا مقابلہ نہتون سے ہے تیراندازون سے نہین ہے۔ (دیکھو حیات جاوید جلد دوم صفحہ ۱۵۰)

۱۸۵۹ء مین جرمنی کے مشہور فاضل نولاکی نے قرآن مجید پر ایک مبسوط مضمون لکھا جس کو اس نے نظر ثانی اور چند اضافون کے ساتھ ایک کتاب کی صورت مین دوسرے سال شایع کر دیا اس کا نام Geschichte des Qoran ہے۔ اِس کا انگریزی ترجمہ ابھی نہین ہوا لیکن انسائیکلوپیڈیا برٹینکا طبع یازدہم مطبوعہ ۱۹۱۱ء مین نولدکی نے جو مضمون قرآن پر لکھا ہے (دیکھو جلد ۱۵ صفحات ۸۹۸ لغایتہ ۹۰۶) اُس مین اس کے خیالات و اعتراضات کا ملخص آگیا ہے۔

نولدکی کے اعتراض اوران کے جواب

ولیم میور نے جب قرآن پر کتاب لکھی تو زیادہ تر نولدکی کے خیالات بیان کیے تھے جن کی تردید سرسید مرحوم کر چکے ہین اس لیے ہم یہان نولدکی کے اعتراضات کو نقل کر کے رد کرتے ہین جنکے جواب دینے کی نوبت سرسید کو نہین آئی تھی اور نہ غالباً ابتک کسی نے دیے ہین۔

اعتراض اوّل

قرآن مجید مین ایسی فاش تاریخی غلطیان ہین جن سے اسکے مصنف کی جہالت عیان ہے مثلاً (۱) سورہ قصص مین ہامان کو فرعون کا وزیر بنا دیا حالانکہ ہامان شاہ اخسورس ایرانی کا وزیر تھا جس کا ذکر توریت کی کتاب آیستر مین ہے اور جو فرعون مصر کے سیکڑون برس بعد گذرا ہے (۲) سورہ مریم مین مریم کو ہارون کی بہن لکھدیا حالانکہ ہارون سیکڑون برس پہلے وفات پا چکے تھے (۳) سورہ مائدہ مین مسیح پر نزول مائدہ کی کیفیت رسم عشاء ربانی کی ایک خلاف واقع اور مضحکہ خیز تصویر ہے۔

اعتراض اول متعلق تاریخ

جواب

تحقیق ہامان

حضرت موسیٰ جس فرعون کے زمانہ مین مبعوث ہوے وہ قدیم مصریون کی انیسوین سلطنت کا بادشاہ رعمسیس ثانی تھا اس نے اپنے عہد حکومت مین عالیشان عمارتین اور بتخانے تعمیر کرائے۔ اس کے زمانہ مین مندرون کی کاہن دولت اور ثروت کے باعث سلطنت کے ایک قوی بازو تھے ان سب مین مینڈھے کی شکل کے دیوتا اَمَن کا مندر بہت وسیع مانا جاتا تھا اور اس کی کاہنون کے سردار کے اختیارات بہت وسیع[۱] تھے لیپزک یونیورسٹی کا مشہور ڈاکٹر اسٹنڈروف اپنی کتاب ”قدیم مصریون کا مذہب“ کی صفحہ ۹۶ مین کہتا ہے۔

> اَمن دیوتا کے سردار کاہن کو نبی اول کہتے تھے۔ محکمہ تعمیرات کا افسر بھی تھا مندرون کی عالیشان عمارتون اور ان کی زیب وزینت کا انتظام اسی کے سپرد تھا۔ دیوتا کی فوج یعنی مندرون

[۱] دیکھو جوئش انسائکلوپیڈیا جلد دھم۔

کے سپاہیون کا جنرل ہی ہوتا تھا جیسے یورپ کے قرون وسطیٰ مین اُسقف اعظم
ہوا کرتے تھے۔ خزانہ کی نگرانی اور انتظام کا بھی یہی ذمہ دار تھا نہ صرف
امن کا مندر اور اُس کے پوجاری اُس کے دائرۂ حکومت مین تھے بلکہ تھیبس اور
شمالی و جنوبی مصر کے تمام دیوتاؤن کے پوجاریون کا افسر اعلیٰ یہی ہوتا تھا"

اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۵ مین پھر کہتا ہے۔

"مندرون کے خدمتگار عموماً قیدیان جنگ ہوتے تھے لیکن کاشتکار اور اہل حرفہ
بھی شامل کر لئے جاتے تھے۔ ان کے خدمات یہ تھے کہ کھیت مین کام کرین۔
گلّون کی نگہبانی کرین اور جیسا کہ بنی اسرائیل کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے عالیشان
مندرون کی تعمیر مین اُن سے جبریہ خدمت لی جاتی تھی اور اکثرون سے سونا۔
چاندی اور مختلف قدرتی پیداوار بطور پیشکش وصول کیے جاتے تھے ....
اگر حساب لگایا جائے تو صرف شہر تھیبس کی دیوتا امن کے مندر کے قبضہ مین
مصر کی زمین کا دسوان حصہ تھا اور کم از کم ۱/۱۰۰ حصہ آبادی پر اُس کی
حکومت تھی۔

مذکورۂ بالا واقعات جو گذشتہ صدی مین مستشرقین یورپ نے مصر کے آثار قدیمہ کی
روشنی مین دریافت کیے ہین پیش نظر رکھکر اب دیکھو کہ کلام مجید ہامان کے متعلق کیا کہتا ہے

اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ (سورۂ قصص)	بیشک فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر والے قصوروار تھے

فرعون مصر کا بادشاہ ضرور تھا لیکن امن کا سردار کاہن اور اس کے لواحقین بطور
خود ایک مستقل حیثیت رکھتے تھے اسی لیے جنودہما کا استعمال ہوا ہے۔ پھر اسی سورہ
مین ارشاد ہوتا ہے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ	اور فرعون نے کہا دربار یو معلوم نہین میرے

مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِىْ فَاَوْقِدْ لِىْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّىْ صَرْحًا لَّعَلِّىْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ	سوا تمہارا کوئی خدا ہو تو ہامان تو میرے لیے مٹی پکوا اور ایک محل میرے لیے بنا تو شاید موسیٰ کے خدا کو جھانک لوں اور میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔

امن کا سردار کاہن میر عمارت بھی ہوتا تھا اُسی کی طرف یہاں اشارہ ہے۔ اب صرف یہ سوال رہا کہ امن کے سردار کاہن کو قرآن نے ہامان کیوں کہا اس کا جواب یہ ہے کہ توریت میں حضرت موسیٰ کے بھائی کا نام ارون لکھا ہے اور وہ بنی اسرائیل کے سردار کاہن تھے لیکن قرآن مجید میں ان کو ہارون فرمایا ہے اِسی قبیل سے امن کے سردار کاہن کو ہامن کہا ہے۔

شہر منخ (جرمنی) میں مصر کا ایک قدیم مجسمہ موجود ہے جس پر لکھا ہے کہ یہ مجسمہ امن کے سردار کاہن بکن خونس کا ہے جو رعمسیس ثانی کے زمانہ میں تھا۔ پھر نیچے اپنی سوانح عمری خود لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچپن سے کیونکر اُس نے درجہ بدرجہ ترقی کی اور ۵۹ برس کی عمر میں امن کا سردار کاہن مقرر ہوا[۵۱]

بیشک یہ بکن خونس (جو مصری زبان کا لفظ ہے) وہی شخص ہے جس کو امن کے سردار کاہن کی مناسبت سے قرآن نے ہامن کہا ہے۔ ہمارے مفسرین نے اس کو فرعون کا وزیر لکھ دیا[۵۲] تھا لیکن کوئی ثبوت نہ تھا اِس لیے عیسائیوں کو موقع مل گیا کہ قرآن مجید پر تاریخی اعتراض کر بیٹھے۔ مگر اب جدید تحقیقات نے اس کا ثبوت بھی بہم پہونچا دیا۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینکا جلد نہم طبع یازدہم کے صفحہ ۸۵ میں لکھا ہے۔

> امن کا سردار کاہن منجملہ دیگر اختیارات کے جنوبی مصر کا وزیر بھی مقرر ہوتا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ قدیم قوموں کے متعلق کلام مجید میں جو کچھ تیرہ سو برس پہلے فرمایا ہے

[۵۱] دیکھو "قدیم مصریوں کا مذہب" مصنفہ اشٹنڈروف صفحہ ۹۷ و ۹۸ [۵۲] کشاف جلد ۲ صفحہ ۳۸۲

اُس کی تصدیق زمانہ حال کے انکشافات سے روز بروز ہوتی جاتی ہے کیون نہین ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَاۤءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ لیکن جن لوگون کے آنکھون پر تعصب کا پردہ پڑا ہوا ہے اُن کو کیا نظر آسکتا ہے۔

اُخت ہارون

پادری سیل جو نولدکی سے ڈیڑھ سو برس پہلے گذرے ہین اس اعتراض کو نقل کرتے ہین لیکن خود ہی اپنے ترجمۂ قرآن سورہ آل عمران و سورہ مریم مین یون رد بھی کرتے ہین۔

"اگرچہ محمدؐ قدیم تاریخ اور علم انساب سے ایسے ناواقف خیال کیے جاسکتے ہین جس سے ایسی فاش غلطی سرزد ہوگئی ہو لیکن مین نہین سمجھتا کہ قرآن کے الفاظ سے یہ نتیجہ کیسے نکل سکتا ہے مثلاً اگر دو شخصون کے ایک ہی نام ہون اور ان کے والدین کے نام بھی ایک ہی ہون تو اُن کو فرد واحد کیون کر سمجھ سکتے ہین علاوہ اِس کے ایسی غلطی قرآن کے دوسرے اُن مقامات سے باطل ہوجاتی ہے جہان یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محمدؐ کو معلوم تھا اور اُنھون نے اس کا اظہار بھی کیا کہ عیسیٰؑ کا زمانہ موسیٰؑ سے صدیون پہلے ہے"۔

(صفحہ ۳۵)

"مریم کو ہارون کی بہن اِس لیے کہا کہ وہ قبیلہ لوی سے تھین (جیسا کہ الیشبع کے رشتہ دار ہونے سے معلوم ہوتا ہے) یا پھر بطور تشبیہ بیان کیا ہے"۔

(صفحہ ۲۲۹)

بیشک اگر قرآن کے الفاظ اور بلیغ اسلوب بیان پر غور کیا جائے تو مطلب صاف ہی۔ سورہ طٰہٰ مین گوسالہ پرستی کے معاملہ مین جب حضرت موسیٰؑ غیظ و غضب مین حضرت ہارون کے سر اور ڈارھی کے بال کھینچتے ہین تو آپ اُن کے غصہ کو دھیما کرنے اور محبت کو جوش دلانے مین یون خطاب کرتے ہین یَابْنَ اُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ "یا ابن ام" سے یہ مراد نہین ہے

کہ موسیٰ سوتیلے بھائی تھے۔ اِسی طرح یہان یہود حضرت مریم کو اخت ہارون کہکر خطاب کرتے ہین۔ حضرت ہارون اور آپ کی نسل معبد کی خدمت کے واسطے مخصوص تھی حضرت مریم آپ ہی کی نسل سے تھین اور معبد کی نذر کی گئی تھین اس لیے استعجاب اور غیرت دلانے کے طور پر یون خطاب کیا۔

نزول مائدہ اِس اعتراض کے جواب کے لیے عیسائیون کی "رسم عشاء ربانی" (یوکیرسٹ) جس کا نولدکی نے حوالہ دیا ہے پہلے سمجھ لینا چاہیئے۔

حضرت عیسیٰ درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے توکل پر مدار تھا جہان جو کچھ مل گیا خدا کا شکر کر کے غربا مساکین اور بیمارون کے ساتھ بہ نظر ترحم بیٹھکر کھا لیتے تھے اور حواریون کو بھی ایسے ہی توکل اور تواضع کی تعلیم دیتے تھے۔ یوکیرسٹ جس کے لفظی معنی شکر کرنے کے ہین اسی مناسبت سے ابتدا مین آپ کی اِس نیک سیرت کے واسطے استعمال ہوا اپنی گرفتاری سے پہلے اسی طور پر ایک شب آپ نے حواریون کے ساتھ ملکر روٹی کھائی شکر خدا بجالائے اور اُن کو برکت دی۔ آپ کے بعد سینٹ پال نے جب بت پرستون مین آپ کو ابن اللہ کی حیثیت سے پیش کر کے حلول اور کفارہ کے مسائل تعلیم دیے تو اس نیک سیرت کو بھی ایک پُر اسرار رسم کی شکل مین بیان کیا۔ نامہ اول کارنتھیان ۱۱ ۲۳-۲۵ مین کہتا ہے۔

مجھے یہ روایت خداوند (مسیح) سے ملی جسے مین تم سے بیان کرتا ہون کہ خداوند یسوع نے اِس رات کو جس مین مخبری کی گئی روٹی لے کر اداے شکر کے بعد توڑی اور کہا لو اسے کھاؤ یہ میرا جسم ہے جو تمھارے واسطے توڑا جاتا ہے بطور یادگار ایسا تم بھی کرنا۔ اِسی طرح آپ نے پیالہ لیا اور اُس مین سے تھوڑا پی کر فرمایا یہ پیالہ میرے خون کا عہد جدید ہے جب کبھی تم پینا میری یاد مین ایسا ہی کرتے رہنا۔"

پال کی اس روایت کو مرقس ۱۵/۲۲-۲۵ متی ۲۶/۲۶-۲۹ اور لوقا ۲۲/۱۴-۲۰ نے اپنے اپنے طور پر درج کیا لیکن یوحنا نے مسیح کی شب آخر مین اس رسم کا ذکر نہین کیا بلکہ کہتا ہے کہ مسیح نے حواریون کے پاؤن دُھلائے اور فرمایا کہ اسی طرح تم بھی خدمت کرو تاکہ مخدوم بنو ۱۳/۱-۱۰ پھر روٹی اور پیالہ کی تاویل یون کی ہے کہ ان سے مراد آپ کے تعلیمات مین (۶/۵۱) - یوحنا کے یہ خیالات یہودی فلسفی فائلو (ہمعصر مسیح) کے تعلیمات متعلق لوگاس (کلمۃ اللہ) کے آئینہ تھے یعنی جس طرح فائلو نے لوگاس کو مائدۂ آسمانی اور ساقی یزدانی قرار دیا اسی طرح یوحنا نے رسم یوکارسٹ کی تاویل کی لیکن عیسائیون مین اُس وقت سے اب تک یہ ایک پُر اسرار مذہبی رسم قرار پاگئی ہے جس مین رومی بت پرستون کے رسوم کا جو "اسرار متھرا" کے نام سے مشہور ہین تتبع صاف نظر آتا ہے - صدیون تک یہی جھگڑا رہا کہ روٹی اور شراب کی قلب ماہیت حقیقی ہے یا ظنی یعنی واقعی یہ روٹی اور شراب مسیح کا جسم اور خون ہو جاتا ہے اور اس طور سے آپ کے پیرو آپ کے جزو لاینفک ہو کر نجات پاتے ہین یا یہ بدل ما یتحلل آپ کی نسبت سے مرتبہ فنائیت پر پہونچ کر ہمہ اوست ہو جاتا ہے - ہر فریق اپنی اپنی دلیل لاتا اور پھر مناظرہ مجادلہ ہو کر خون آشامی کا ہولناک منظر دکھاتا تھا - یہ ہے رسم عشاء ربانی جس کے بانی جناب سینٹ پال ہین - قرآن مجید مین یہ رسم مذکور نہین سورہ مائدہ مین بس اسی قدر مذکور ہے -

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ قَالُوا نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا	جب حواریون نے کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا تیرا رب قدرت رکھتا ہے کہ ہم پر آسمان سے مائدہ اُتارے - کہا اللہ سے ڈرو اگر تم ایماندار رہو - بولے چاہتے ہین کہ ہم کھائین اُس مین سے اور ہمارے دل مطمئن ہون کہ معلوم کر لین کہ تو نے سچ کہا اور ہم اس پر گواہ ہو جائین عیسیٰ بن مریم نے کہا خداوندا ہم پر آسمان سے مائدہ نازل کر کہ ہمارے

ﻃﮧ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۰ طبع جدید

عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ	اگلون اور پچھلون کو عید ہوا ور تیری نشانی اور ہمین رزق دے اور تو اچھا رزق دینے والا ہے خدا نے کہا مین اُس کا اُتارنے والا ہون تم پر پس جو کفر کریگا تم مین سے اُترنیکے بعد پس مین اُسکو وہ عذاب دونگا کہ کسیکو عالم مین نہ دیا ہو۔

زبور نغمہ ۷۸/۱۹ مین لکھا ہے "کہ بنی اسرائیل نے کہا کیا خدا اس بیابان مین مائدہ نازل کرسکتا ہے" حواریون نے جو رفاقت مسیح مین درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے بنی اسرائیل کی طرح یہی الفاظ حضرت مسیحؑ سے کہے مگر آپ نے اُن کو ادب سکھانے کے لیے فرمایا کہ خدا سے ڈرو تب اُنھون نے وجوہ بیان کیے آپ نے دعا کی خدا نے فرمایا اچھا لیکن ناشکری کی سخت سے سخت سزا کا بھی اعلان کردیا۔ حواری جانتے تھے کہ بنی اسرائیل مائدہ آسمانی یعنی من وسلویٰ کی ناشکری کے باعث تباہ ہوگئے تھے اس لیے یہ وعید سنکر مرعوب ہوگئے اور ایسے سوال سے باز آئے۔ مشہور تابعی مجاہد اور حسن کا یہی قول [۵۱] ہے اور واقعی کلام مجید مین اظہار وعید کے بعد پھر یہ بیان نہین ہوا کہ مائدہ اُترا یا نہین اور اُترا تو کیا تھا اور جیسا کہ بنی اسرائیل کے قصہ کے من وسلویٰ کا ذکر ہے یہان کچھ بھی نہین لیکن تفاسیر مین ایسی روایات بھی مذکور ہین جن سے بالعموم یہ مشہور ہوگیا کہ مائدہ آسمان سے اُترا جس مین لذیذ اور مرغن کھانے تھے حضرت سلمانؓ فارسی سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ نے خوان کا سرپوش کھولا تو اس مین مچھلی بھونی ہوئی روغن سر سے جاری سرہانے نمک پاؤن کی طرف سرکہ گرداگرد ہر قسم کے ساگ اور پانچ روٹیان ایک پر زیتون دوسری پر شہد تیسری پر گوشت بریان چوتھی پر مسکہ پانچوین پر پنیر۔ تیرہ سو آدمیون نے پیٹ بھر کر کھایا پھر

---

[۵۱] تفسیر ابن جریر جلد ہفتم صفحہ ۸۷۔ کبیر جلد سوم صفحہ ۶۹۷۔

بھی وہ مچھلی ویسی ہی رکھی رہی ۔ له

نولدکی نے انھیں روایات کو متن کلام مجید مین شامل سمجھکر اعتراض کیا ہے لیکن ان سب کا ماخذ روایات اہل کتاب ہین اور اس لیے ان کا شمار اسرائیلیات مین ہے جن کے متعلق ہم عہد عتیق مین لکھ چکے ہین ۔ اس قول کی تائید مین ہم انجیل مرقس ۶ - ۳۵ - ۴۴ کی یہ روایت نقل کرتے ہین ۔

"اور جب دن ختم ہو چلا حواری آئے اور مسیح سے کہنے لگے یہ مقام ایک بیابان ہے اور نا وقت اس قدر ۔ پس لوگون کو بھیج کہ وہ شہر جائین گانوُن جائین اور روٹی خرید لائین کیونکہ کھانے کو کچھ نہین ۔ یسوع نے کہا انھین کھانا دو ۔ وہ بولے کیا ہم جائین اور دو سو درم کی روٹی خرید لائین ۔ اُس نے کہا تمھارے پاس کتنی روٹیان ہین جاؤ دیکھو ۔ اُنھون نے دیکھکر کہا پانچ روٹیان اور دو مچھلی ۔ تب اُس نے ان سب کو ہری گھاس پر قطار در قطار بیٹھ جانے کو کہا اور وہ سب سو سو پچاس پچاس کی قطار مین بیٹھ گئے تب اُس نے وہ پانچ روٹیان اور دو مچھلی لین آسمان کی طرف دیکھا اور برکت دیکر روٹی توڑی اور حواریونکو دی کہ سب کے سامنے رکھو اور اسی طرح دونون مچھلیان بھی تقسیم کین سبھون نے سیر ہو کر کھایا اور روٹیان اور مچھلیون کے ٹکڑون کے بارہ ٹوکرے بھرے اور کھانے والون کا شمار پانچ ہزار تھا"۔

اسی انجیل کے باب ۸ مین پھر ایسا ہی قصہ نقل کیا ہے لیکن اس مین سات روٹیان ہین اور چند چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور آدمیون کی تعداد چار ہزار اور ٹکڑون کے ٹوکرے سات دعوت کے بعد حضرت عیسیٰؑ مع حواریون کے ایک کشتی پر سوار ہوتے ہین ۔ فریسی آپ سے معجزہ طلب کرتے ہین اور آپ آہ بھر کر فرماتے ہین یہ لوگ کیون معجزہ طلب کرتے ہین

له تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۵۴۹ و ۵۳۰ ۔

مین سچ کہتا ہون کہ اس نسل کو معجزہ نہین دکھایا جائیگا - پھر کشتی پر مریدین روٹی مانگتے ہین آپ فرماتے ہین تمھارے دل سخت ہوگئے نہ تم دیکھتے ہو نہ سُنتے ہو نہ یاد رکھتے ہو وہ بارہ ٹوکرے وہ سات ٹوکرے کیا ہوے -

اِن روایات کو متی نے اپنی انجیل ۱۴/۱۳-۳۶ اور لوقا نے ۹/۱۲-۱۷ مین نمک مرچ کے ساتھ نقل کیا پھر جب مسلمانون کا دَور آیا تو ہمارے راویون نے کچھ اور ہی رنگ دکھایا لیکن مچھلی وہی رہی جس نے روایات کے سارے تالاب کو گندہ کردیا مگر الحمدللہ کہ ہمارا چشمۂ ہدایت یعنی کلام مجید حفاظت آلہی سے گندہ نہو سکا - نولدکی اور اُس کے ہم مشرب اگر عشاء ربانی کے نشہ مین نور حقیقت کو نہ دیکھ سکین تو -

"چشمۂ آفتاب را چہ گناہ"

اعتراض دوم متعلق ترتیب و تعلیم

اعتراض دوم قرآن کی ترتیب ناقص ہے سلسلہ کلام منتشر اور ادبی حیثیت سے ادنیٰ پایہ رکھتا ہے سورہ یوسف ہی کو لو جس مین ایک مسلسل قصہ بیان ہوا ہے لیکن پھر بھی توریت کتاب پیدایش کے قصۂ یوسف کے مقابلہ مین پست نظر آتی ہے -

جواب

قرآنی ترتیب پر کارلائل نے بھی اعتراض کیا تھا لیکن پھر خود ہی کہدیا تھا کہ اس نے صرف سیل کے ترجمہ سے ایسا سمجھا ہے نیز یہ کہ مشرقی طرز بیان مغربی طریقہ سے جدا گانہ ہے لیکن تعجب ہے کہ نولدکی جو عربی سے واقف مشہور ہے اور علوم مشرقیہ کا ماہر ایسا کہتا ہے - ترتیب قرآن کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ نے فوز الکبیر مین جو نہایت معقول جواب دیا ہے اُس کا ترجمہ علامہ شبلی مرحوم کی زبان سے درج کرتے ہین ۵۲

۵۱ دیکھو ہیرو ورشپ ۱۲ ۵۲ علم الکلام صفحہ ۱۱۸

"قرآن مجید عرب کی زبان مین اُترا ہے اور مخاطب اول اسکے عرب ہین اس لیے ضرور تھا کہ طرز بیان مین اسلوب عرب کی رعایت کی جائے۔ عرب قدیم کی جسقدر نظم و نثر موجود ہے سب کا یہی طرز ہے کہ مضامین کو یکجا بیان نہین کرتے بلکہ ایک بات کہتے ہین ابھی وہ تمام نہین ہوئی کہ دوسرا ذکر چھڑ جاتا ہے پھر پہلی بات شروع ہوتی ہے پھر دوسرا اسلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کا بڑا مقصود یہ ہے کہ توجہ الی اللہ اور اخلاص وعبادت کے مضامین اسقدر بار بار کہے جائین کہ مخاطب پر ایک حالت طاری ہو جائے۔ اس قسم کی تکرار ترتیب کی صورت مین ممکن نہ تھی"

نولد کی نے مثال مین سورہ یوسف کو پیش کیا ہے اور توریت کتاب پیدائش کے قصۂ یوسف سے مقابلہ کرنے کو کہتا ہے لیکن پھر مقابلہ کر کے دکھایا نہین اسلیے ہم یہان دونون کا موازنہ کرتے ہین تاکہ اعتراض کا پورا جواب ہو جائے۔

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان
تا سیہ روئی شود ہر کہ در وغش باشد

سورہ یوسفؑ کا موازنہ توریت کے قصۂ یوسف سے

توریت کتاب پیدائش مین قصۂ یوسف باب ۳۷ سے ۵۰ تک بیان ہوا ہے۔ ذیل مین ہم ایک جانب اصل عبرانی مع ترجمہ اور بالمقابل متن سورہ یوسف مع ترجمہ درج کرتے ہین۔ اصل عبرانی کو ہم نے خط نسخ مین اُس نسخہ سے نقل کیا ہے جسکو "ولیم گرینفیلڈ" نے سنہ ۱۸۴۳ء مین چوتھی مرتبہ لندن سے شایع کیا ہے:۔

توریت		قرآن
یوسف بن شبع عشرہ شنہ هیہ رعہ ات احیو بصان		اذقال یوسف لابیہ یاابت

وهونعرات بنی بلهه وات بنی زلفه نشی ابیو ویبا یوسف ات دبیتم رعه الا بیهم وا سرال احب ات یوسف مکل بنیوکی بن زقنیم هوالو وعشه لوکنت فسیم۔ ویرا واحیوکی اتواحب ابیهم مکل ابیو ویشنا واتوولا یکلودبرولشلم ویحلم یوسف حلوم ویجد لاحیو ویوسف عود شنا اتو۔ ویامرالیهم شمعونا محلوم هزه اشرحلمتی۔ وهنه انحنو ما لیم المیم بتوک هشده وهنه قمه المتی وجم نصبه وهنه تسبینه المتی کم وتشتحوین لالمتی۔ ویامرولواخیو هملک تملک علینو امرمشول تمشل بنو ویوسفو عود شنا اتو عل حلمتیو وعل دبریو ویحلم عود حلوم احر ویسفر اتو لاحیو ویامرهنه حلمتی حلوم عود وهنه هشمش وهیرح واحد عشر کوکبیهم مشتحویم لی ویسفر لابیو والاخیو ویجعر لوابیو ویامرلو مه هحلوم هزه اشرحلمت هوابنوا انی وامک واحیک لهشتحوت لک ارصه ویقناو بواحیو وابیو شمرات هدبر	اذ قال یوسف لابیه یابت انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتهم لی سجدین قال یبنی لا تقصص رؤیاک علی اخوتک فیکیدوا لک کیدا ان الشیطن للانسان عدو مبین۔ وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث ویتم نعمتہ علیک و علی ال یعقوب کما اتمها علی ابویک من قبل ابراهیم و اسحق ان ربک علیم حکیم۔
ترجمہ	ترجمہ
یوسف سترہ برس کی عمرمین اپنے بھائیون کے ساتھ گلہ چراتا تھا بلہہ اور زلفہ کے لڑکون کے ساتھ جو اسکے باپ کی بیبیان تھین اور یوسف ان بھائیون کی	جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے باپ! مین نے گیارہ تارے اور سورج اور

بُری باتین باپ سے لگایا کرتا تھا۔ اور اسرائیل
یوسف کو اور اولاد کے مقابلہ مین بہت چاہتا تھا کیونکہ
وہ بوڑھاپے کی اولاد تھا اور اُسنے یوسف کے لیے رنگین
قمیص بنوا دیا۔ اور بھائیون نے دیکھا کہ باپ اُسے سب
سے زیادہ چاہتا ہے تو وہ اُس سے نفرت کرنے لگے اور
آشتی سے بات نہین کرتے تھے۔ اور یوسف نے ایک
خواب دیکھا بھائیون سے کہدیا وہ اور نفرت کرنے لگے
اور اُسنے کہا ذرا سنو مین نے یہ خواب دیکھا کہ ہم کھیت مین
پولے باندھ رہے ہین یکایک میرا پولا کھڑا ہو گیا اور
تمھارے پولے اُسکے گرد جھک کر تعظیم کرنے لگے اور بھائیون
نے کہا کیا تو ہم پر حکومت کریگا یا تو ہمارا حاکم ہو گا۔ اور
وہ اُس کی باتون اور خوابون سے اور بھی جل گئے۔
اور اُسنے دوسرا خواب دیکھا اور بھائیون سے کہا لو سنو!
مین نے دیکھا کہ سورج اور چاند اور گیارہ ستارے
جھک کر میری تعظیم کر رہے ہین اور اُس نے یہ خواب اپنے
باپ اور بھائیون سے کہا اور باپ نے ملامت کرکے کہا
تو نے یہ کیا خواب دیکھا کیا مین اور تیری مان اور
تیرے بھائی زمین پر تجھے سجدہ کرین گے؟ اور
بھائی حسد کرنے لگے مگر باپ نے یہ بات خیال رکھی۔

چاند دیکھے کہ مجھے سجدہ
کر رہے ہین۔ اُس نے کہا
بیٹا! اپنے بھائیون سے اپنا
یہ خواب نہ کہنا کہین تجھ سے
کوئی حیلہ نہ کرین۔ بے شک
شیطان آدمی کا کھُلا ہوا
دشمن ہے اور اسیطرح
تجھے تیرا رب برگزیدہ
کرے گا اور تعبیر دینا
سکھائے گا اور تجھ پر
اور یعقوب کی اولاد پر
اپنی نعمت پوری کریگا
جس طرح ابراہیمؑ
و اسحٰق تیرے باپ
دادون پر اپنی نعمت
پوری کی بے شک تیرا
رب دانا حکمت والا
ہے۔

توریت مین قصہ کی ابتدا یون ہوتی ہے:- کہ "یوسف اپنے بھائیون
کی ناحق بدگوئی کرتے ہین" حالانکہ آپ قصہ کے ہیرو ہین۔ حضرت یعقوبؑ آپکو

زیادہ عزیز رکھتے ہین کیون اس لیے کہ آپ بوڑھاپے کی اولاد ہین حالانکہ یوسفؑ سے بھی چھوٹا لڑکا بنیا مین تھا۔ آپ دو مرتبہ خواب دیکھتے ہین پہلا خواب صرف بھائیون سے کہتے ہین اور دوسرا باپ اور بھائیون سے۔ بھائی اگر حسد کرتے ہین تو خیر اِن بیچارون کو یوسف نے پہلے ہی باپ سے غیبت کرکے نظرون سے گرا دیا تھا۔ لیکن باپ کا بگڑنا کیا معنی۔ محبت والا باپ تو یہی چاہے گا کہ اُسکا لاڈلا بیٹا اُس سے بڑھ جائے۔

اب دیکھو! قرآن مجید قصہ کی ابتدا کیونکر کرتا ہے۔ قصہ کا آغاز جب تک کوئی نُدرت کا پہلو لیے ہوے نہو سامعین کو اپنی طرف متوجہ نہین کرتا۔ قصۂ یوسف مین جو چیز عجیب ہے اور جس پر قصہ کا اول سے آخر تک مدار ہے وہ خواب اور اُسکی تعبیر ہے۔ اِس لیے سب سے پہلے خواب سے شروع کیا اور خواب بھی وہ جو نُدرت کا پہلو لیے ہوے ہو یعنی چاند سورج والا خواب۔ حضرت یعقوب یہ خواب سنکر فوراً سمجھ جاتے ہین کہ اُن کے اس بیٹے کی قسمت کا ستارہ چمکنے والا ہے اور اس لیے بمقتضاے شفقت و دور اندیشی یوسف سے کہتے ہین کہ بیٹا بھائیون سے یہ خواب نہ کہنا خدا جانے وہ کیا سمجھین اور کیا کر گذرین۔ مگر انکی نسبت اس گمان کو کس خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ "شیطان انسان کا دشمن ہے" پھر یوسف سے بجاے اسکے کہ تعبیر کہدین اور خفا ہون یون فرماتے ہین کہ خدا تجھے برگزیدہ کریگا تجھے خواب کی تعبیر دینا سکھائیگا اور تیرے بزرگون کیطرح تجھپر اور یعقوب کی سب اولاد پر فضل فرمائیگا۔

توریت	قرآن
والکو احیو لرعوت ات صان ابیھم بشکم	لقد کان فی یوسف واخوتہ
ویامر اسرءل ال یوسف ھلوا احیک	آیت للسائلین - اذ قالوا

رعیم بشکم لکه واشلحك اليهم ويامر لوهنيني
ويامر لو لكنا راه ات شلوم احيك و ات
شلوم هصان وهشب نی دبر وبشلحو معمق
حبران ويبا شکمه ويمصاهو ایش وهنه
تعه بشده ويشالهو هايش لامرمه تبقش
ويامر ات احی انکی مبقش هجيده نالی
ایفه هم رعیم. ويامر هايش نسعو مزه کی
شمعتی امریم نلکه دتینه ویلك یوسف
احر احيو ويمصام بدتن. ويراو اتو مرحق
وبطرم يقرب اليهم وتين کلوا تو لهميتو
ويامر وايش الاحيوهنه بعل هحلموت
هلزه با. وعته لکو ونحرجهو ونشلکهو باحد
هبروت وامرنو حيه رعه اکلتهو ونراه مه
يهيو حلمتو وليمع راوبين ويصلهو ميدم و
يامر لانكنو نفس. ويامر اليهم راوبن ال
تشفکو دم هشليکو اتو ال هبور هزه اشر بمدبر
ويد ال تشلحو بو بمعن هصل اتو ميدم
لهشيبو الابيو. ويهی کاشربا يوسف ال احيو
ويفشيطوات يوسف ات کتنتو ات کتنت هفسيم
اشر عليو. ويقحهو ويشلکو اتو هبره وهبور رق اين
بو ميم. ويشبو لاكل لحم ويشاو عينهم ويراو وهنه

ليوسف واخوه احب الى
ابينا منا ونحن عصبة ان ابانا
لفي ضلل مبين اقتلوا
يوسف او اطرحوه ارضا يخل
لكم وجه ابيكم وتكونوا من
بعده قوما صلحين. قال
قائل منهم لا تقتلوا يوسف
والقوه في غيبت الجب يلتقطه
بعض السيّارة ان كنتم فعلين
قالوا يابانا مالك لا تامنا على
يوسف وانا له لنصحون
ارسله معنا غدا يرتع و
يلعب وانا له لحفظون. قال
اني ليحزنني ان تذهبوا به
واخاف ان ياكله الذئب
وانتم عنه غفلون. قالوا
لئن اكله الذئب ونحن
عصبة انا اذا لخسرون فلما
ذهبوا به واجمعوا ان يجعلوه
في غيبت الجب واوحينا اليه
لتنبئنهم بامرهم هذا

ارحت یشمعالیم باہ مجعلد وجملیہم نشائو
نکات وصری ولط ھولکو لھوریدا مصریمہ۔ و
یامر یھودہ الاحیو مہ بصعکی نھربج ات احینو
وکیسنوات دموتکو ونمکر نولیشمعالیم ویدنوال
ھتیبوکی احینو بشرنوھوا ولیشمعوا احیو۔ ویعبر
اونشیم مدنیم سحنیم ویمشکو ویعلوات یوسف
من ھبور ویمکروات یوسف لاشمعالیم بعشر یم
کسف ویبی ات یوسف مصرایمہ۔ ویشب رابین
ال ھبور دھنہ این یوسف ببور ویقرع ات بجدیو
ویشب الاحیو ویامر ھلیدا ایننو وانی انہ انی با۔ ولقحوات
کتنت یوسف ویشحطو شعیر غزیم ویطبلوات ھکتنت بدم
ویشلحوات کتنت ھفسیم ویبی او ال ابیھم ویامروزا ت
مصانو اھکرنا ھکتنت بنک ھوا ات لو وکیرہ ویامر کتنت بنی
حیۂ رعہ اکلتھو طرف طرف یوسف ویقرع یعقوب شملتیو ویشم شق
بمیتنو ویتابل عل بنو یمیم ربیم۔ ویقمو کل بنیو وکل بنتیو لنحمو
ویمان لھت نحم ویامر کی ارد ال بنی ابل شالہ ویبک اتو ابیوا
وھمدنیم مکروا توال مصر لفوطیفر سریس فرعہ شر ھطبحیم۔

وھم لا یشعرون۔ وجاءو ا
اباھم عشاء یبکون قالوا
یاابانا انا ذھبنا نستبق
وترکنا یوسف عند متاعنا
فاکلہ الذئب وما انت
بمؤمن لنا ولو کنا صادقین
وجاءو علی قمیصہ بدم
کذب قال بل سؤلت لکم
انفسکم امرا۔ فصبر جمیل
واللہ المستعان علی ما تصفون
وجاءت سیارۃ فارسلوا
واردھم فادلی دلوہ
قال یبشریٰ ھذا غلم
واسروہ بضاعۃ واللہ علیم
بما یعملون۔ وشروہ بثمن
بخس دراھم معدودۃ وکانوا
فیہ من الزاہدین

ترجمہ

اور اُسکے بھائی اپنے باپ کے گلّہ کو شکم مین چرانے
گئے اور اسرائیل نے یوسف سے کہا کیا تیرے بھائی

ترجمہ

البتہ یوسف اور اُس کے
بھائیون مین پوچھنے والون کیلیے

شکم مین گلہ چرانے نہین جاتے۔ ادھر آ مین
تجھے اُن کے پاس بھیجون اور اُس نے جواب دیا
مین حاضر ہون اور اُس نے کہا بیٹا جا اور
اپنے بھائیون اور گلہ کی خیر و عافیت کی خبر لا
پس اُس نے اُس کو وادی حبران مین بھیجدیا
اور وہ شکم پہونچا اور وہ بھٹک رہا تھا کہ اُسے
ایک آدمی ملا جس نے پوچھا تجھے کس کی تلاش
ہے۔ اور اُسنے جواب دیا اپنے بھائیون کو تلاش
کرتا ہون مہربانی کر کے بتا دیجیے وہ کہان چراتے
ہین۔ اُس نے کہا وہ یہان سے چلے گئے کیونکہ
مین نے اُنھین یہ کہتے سنا کہ آؤ! دتن چلین،،
اور یوسف اپنے بھائیون کی تلاش مین دتن
پہونچا اور جب اُنھون نے اُسے دور سے دیکھا
قبل اس کے کہ وہ پاس آئے اُنھون نے اُسکے
قتل کا مشورہ کیا اور ہر ایک کہنے لگا وہ دیکھو
صاحب خواب آتا ہے اِس لیے آؤ اور اُسے
قتل کر کے کسی غار مین پھینک دو اور ہم کہینگے
کہ اُسے کوئی موذی جانور کھا گیا پھر ہم دیکھینگے
کہ اُس کے خواب کیا ہوے اور رُدبن نے
سُنکر اُسے اُنکے ہاتھون سے بچایا اور کہنے لگا
اس کو قتل نہ کرو اور رُدبن کہنے لگا اسکا خون

نشانیان تھین۔ جب کہنے لگے
یوسف اور اُس کے بھائی کو ہمارا
باپ ہم سے زیادہ چاہتا ہے حالانکہ
ہم جوان مضبوط ہین بیشک ہمارا
باپ ضرور کُھلی غلطی کر رہا ہے۔
یوسف کو مار ڈالو یا کسی جگہ پھینک آؤ
تو تمھارے باپ کا رُخ تمھارے ہی
طرف رہے گا اور یوسف کے بعد
پھر تم لوگ اچھے رہوگے۔ اُنمین
سے ایک کہنے لگا اگر تم کو کچھ کرنا
ہے تو یوسف کو جان سے نہ مارو
اس کو اندھے کنوئین مین ڈالدو
کوئی راہ چلتا اس کو نکال لے گا۔
کہنے لگے بابا تو یوسف کے لیے
ہم پر بھروسہ کیون نہین کرتا
اور ہم تو اُسکی بھلائی چاہتے ہین کل
اس کو ہمارے ساتھ کردے وہ
کچھ کھائے پیے کھیلے کودے گا
اور ہم اُس کے نگہبان رہین گے۔
یعقوبؑ نے کہا مجھے یہ غمناک کرتا
ہے کہ اسکو لے جاؤ اور مجھکو

نہ بہاؤ اور ویرانہ کے کسی غار مین ڈال دو
اُس کا مطلب یہ تھا کہ غار سے نکال کر باپ
کے پاس پہونچا دے۔ اور ایسا ہوا کہ
جب یوسف بھائیون کے پاس آیا تو اُنھون
نے اُس کا وہ رنگین قمیص اُتار لیا اور اُسے
اندھے کنوئین مین ڈالدیا اور پھر بیٹھکر روٹی
کھانے لگے تو کیا دیکھتے ہین کہ جلید سے ایک
اسمعیلی قافلہ اونٹون پر مصالحہ بلسان مرکی
لیے ہوئے مصر جارہا ہے اور یہودا بھائیون
سے کہنے لگا بھائی کو مارکر اسکا خون چھپانے
سے فائدہ۔ آؤ اسے اسمعیلیون کے ہاتھ
بیچ ڈالین کیونکہ وہ ہمارا ہی گوشت پوست
ہے۔ پس بھائی راضی ہوگئے۔ تب ایک
قافلہ مدین کا وہان گذر ہوا جنھون نے
یوسف کو غار سے کھینچ کر اسمعیلیون کے ہاتھ
بیس درم کو بیچ ڈالا اور وہ اُسے مصر لے گئے
اور روبن غار دیکھنے گیا لیکن یوسف کو
نہ پایا تب اُس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے
اور بھائیون کے پاس آکر کہنے لگا، لڑکا وہان
نہین ہے اب مین کیا کرون، اور اُنھون
نے یوسف کا قمیص لیا اور ایک بکری کے

ڈر ہے کہ کہین تم غافل ہوجاؤ
اور اُسے بھیڑیا کھا جائے۔
کہنے لگے اگر ہم اتنے جوانون
کے ہوتے ہوئے یوسفؑ کو
بھیڑیا کھا جائے تو ہم پھر
کس کام کے۔ خیر جب وہ یوسف
کو لے گئے اور سب نے یہ ٹھیرالیا
کہ اس کو اندھے کنوئین مین
ڈال دین اور ہم نے یوسف کو
وحی بھیجی تو ضرور اُن کو اس
کام پر جتلائے گا اور وہ بے خبر
ہون گے۔ اور رات کو وہ روتے
ہوئے باپ کے پاس آئے
اور کہنے لگے بابا! ہم شرط
باندھکر دوڑنے لگے اور یوسف کو
ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا
اتنے مین بھیڑیا اُس کو کھا گیا
اور ہم سچے بھی ہون تو تجھ کو
ہماری بات کا یقین کیون
آنے لگا اور یوسف کی قمیص پر
جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے

بچہ کو ذبح کر کے اُس کا خون چھڑک دیا۔ اور
انھون نے وہ رنگین قمیص بھیجا اور باپ کے
پاس لائے اور کہنے لگے ہمین یہ کرتا ملا ہے
معلوم نہین تیرے بیٹے کا ہے یا کس کا اور
اُس نے پہچان کر کہا یہ میرے بیٹے کا ہے
اُسے کوئی موذی جانور کھا گیا یوسف پارہ پارہ
ہو گیا اور یعقوب نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے
اور کمر پر ٹاٹ باندھا اور اپنے بیٹے کے لیے
بہت دن رویا اور اُس کے بیٹے اور بیٹیان
اسے تسکین دینے اُٹھے مگر اُسے تسلی نہ ہوئی اور
وہ کہنے لگا مین بیٹے کے غم مین قبر مین جاؤن گا
اِس طور سے اُس کے باپ نے ماتم کیا۔ اور
قافلہ مدین نے یوسف کو مصر مین فوطیفر کے
ہاتھ بیچا۔ جو فرعون کی فوج کا کپتان یا خواجہ سرا
تھا۔

(توریت)

یعقوب نے کہا بلکہ تمھارے
نفسون نے ایک بات بنا لی
ہے۔ خیر صبر بہتر ہے اور تم
جو باتین بناتے ہو اُن پر اللہ
ہی کی مدد چاہتا ہون۔ اور
ایک قافلہ آیا اُنھون نے اپنا
پانی بھرنے والا بھیجا جو نہی
اُس نے ڈول ڈالا۔ کہنے لگا واہ
واہ یہ تو لڑکا نکلا اور اُنھون
نے دولت سمجھکر اُسے چھپا لیا
اور اللہ خوب جانتا ہے جو
وہ کرتے تھے اور اُسے بہت کم
قیمت درہم کے عوض بیچ ڈالا
اور وہ تو یوسف کے باب
مین بیزار تھے

(قرآن)

توریت مین حضرت یعقوبؑ خود اپنے لاڈلے بیٹے کو بھائیون کی خیر و عافیت
اور گلہ کی حالت دریافت کرنے کو جنگل مین بھیجتے ہین آپ بھٹکتے ہوے بھائیون
کے پاس پہونچتے ہین وہ دور سے دیکھتے ہی قتل کا مشورہ کرتے ہین اور آخر کنوئین
مین ڈال دیتے ہین۔ آب یہان سے قصہ مین اختلاف بیانی شروع ہو گئی۔ یہودا
یوسف کو اسمعیلی قافلہ کے ہاتھ بیچنا چاہتا ہے جسپر سب رضامند ہوتے ہین۔ پھر

یہ بیان ہوتا ہے کہ دوسرا قافلہ مدین یوسف کو کنوئین سے نکالتا ہے اور اسمعیلیون کے ہاتھ بیچتا ہے جو اُسے مصر لیجاتے ہین لیکن آخر مین پھر یہ بیان ہوتا ہے کہ قافلہ مدین یوسف کو مصر لے جاکر فرعون کے ایک افسر کے ہاتھ بیچتا ہے اسی کتاب کے باب ۴۲ مین لکھا ہے کہ یوسف جب بھائیون سے مصر مین ملے تو کہنے لگے کہ تم نے مجھے بیچا تھا۔ غرضکہ عجب غلط بیانی اور انتشار مضمون ہے جس سے قصہ بے مزہ ہوجاتا ہے۔ پھر روبن جو یوسف کو کنوئین سے نکال کر باپ کے پاس لیجانا چاہتا ہے خالی کنوان دیکھکر بھائیون سے کہتا ہے اب مین کیا کرون جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس معاملہ مین ملزم نہ تھا۔ غرضکہ کچھ ایسا اُکھڑا ہوا مضمون ہے جس پر غور کرکے زمانہ حال کے علماء یورپ یہ کہنے پر مجبور ہوے کہ "قصہ یوسف دو مختلف ماخذون سے (اور آگی اسکی تفصیل ہم عہد عتیق مین بیان کرچکے ہین) سے مرتب ہوا ہے اس لیے یہ اختلاف بیانی ہے[۵]

اب اس کے بعد بھائی یوسف کی قمیص کو خون آلود کرکے باپ کو دکھاتے ہین یعقوب قمیص پہچان کر کہتے ہین کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا پھر ماتمی لباس پہنکر گریہ وزاری کرتے ہین بیٹے بیٹیان سمجھاتی ہین مگر آپ جزع و فزع نہین چھوڑتے۔

اب قرآن مجید کا اسلوب بیان دیکھو۔ بھائیون کے حسد کو کس عنوان سے شروع کیا لقد کان فی یوسف ...... الآیہ۔ آنحضرت کو خدا نے برگزیدہ نبی بنایا اور وحی نازل کی یہود حسد سے جل گئے کہ بنی اسمعیل مین نبی کیون ہو قریش اپنے بھائی محمدؐ سے جل گئے کہ ہم مین سے خاص اسکو کیون چن لیا۔ ان جذبات کو مقدمہ کے طور پر پیش کرکے سامعین کے ذہن کو یوسف کے بھائیون کے

[۵] دیکھو ڈاکٹر ڈرایور کا دیباچہ بائبل صفحہ ۱۷ و ۱۸۔

حسد کی طرف منتقل کیا پھر بھائیون کی پوشیدہ کمیٹی جسمین گلہ بانون کے فطرتی جذبات کا اظہار ہے پھر کس خوبصورتی سے باپ سے یوسف کے ساتھ لیجانے کو کہنا۔ باپ کا فرط محبت اور یوسف کی جدائی کے تصور سے اپنی کمزوری کا اظہار کر دینا۔ بھائیون کا معقول جواب دینا اور اسطور سے لیجاکر کنوین مین ڈالدینا پھر اندھیری رات مین اور طرہ یہ کہ روتے ہوے توجیہ کے ساتھ یوسف کو بھیڑیا کھا جانے کا جھوٹا قصہ کہنا اور خون آلود قمیص دکھا دینا مگر باپ کا فوراً انکا فریب سمجھ جانا اور صبر کرکے خدا کی اعانت چاہنا۔ ان امور مین واقعہ کی تصویر اس خوبصورتی سے کھینچی ہے کہ قصہ کا لطف دوبالا ہو گیا اور نیچرل جذبات کا فوٹو کھنچ گیا پھر اخلاقی پہلو کو بھی ہاتھ سے نہ دیا۔ یوسفؑ کو کنوین مین بحالت بیکسی خداے کریم کا تسکین دینا۔ یعقوبؑ کا فرط غم و الم مین فصبر جمیل اور واللہ المستعان کہنا کس قدر اعلےٰ اور ارفع مضمون ہے۔

اب یہان سے توریت مین یوسف کا ذکر ملتوی کرکے ایک پورے باب مین آپ کے بڑے بھائی یہودا کا قصہ بیان کیا ہے جسمین اپنی بیوہ بہو کے ساتھ یہودا کا زنا کرنا اور حرامی اولاد کا پیدا ہونا مذکور ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ یہ مقدس توریت ہے یا ہنود کے پوران اور یونانیون اور رومیون کے دیو مالاؤن کی حرامکاریون کی داستان ہے۔ ہم نہین چاہتے کہ ہماری کتاب ایسے مضمون سے آلودہ ہو لیکن نولدکی موازنہ چاہتا ہے ہم مجبور ہین اصل عبرانی مع ترجمہ ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین :۔

ویقح یہودہ اشہ لعر بکورو و اشمہ تمر ویھی عر بکور یہودہ رع بعینہ یھوہ و یمتھو یھوہ و یامر یہودہ لاونن با الاشت احیک و یبم اتہ وھقم زرع لاحیک۔ ویدع اونن کی لا لو یھیہ ھزرع وھیہ ام با الاشت احیو و شحت

ارصه لبلیتی نتن زرع لاحیو ۔ ویرع بعینه یهوه اشر عشه ویمت جم اتو ۔
ویامر یهوده لتمر کلتو بشی المنه بیت ابیك عد یجدل شله بنی کی امر فن
یموت جم هو کاحیو وتلك تمر وتشب بیت ابیه ۔ ویربو هیمیم وتمت
بت شوع اشت یهوده وینحم یهوده ویعل عل جززی صانو هوا وحیره
رعهو هعدلمی تمنته ۔ ویجد لتمر لامر هنه حمیك عله تمنته لجز صانو ۔
وتسر بجدی المنوته معلیه وتکس بصعیف وتتعلف وتشب بفتح عنیم
اشر عل درك تمنته کی راته کی جدل شله وهوا لا نتنه لو لاشه ۔ ویراه یهوده
ویحشبه لزونه کی کسته فینه ۔ ویط الیه ال هدرك ویامر هبه نا ابوا الیك
کی لا یدع کی کلتو هوا وتامر مه تتن لی کی تبوا الی ۔ ویامر انکی اشلح جدی
عزیم من هصان وتامر ام تتن عربون عد شلحك ۔ ویامر مه هعربون
اشر اتن لك وتامر حتمك وفتیلك ومطك اشر بیدك ویتن له ویبا الیه وتهر لو
وتقم وتلك وتسر صیفه معلیه وتلبش بجدی المنوته ۔ ویشلح یهوده ات
جدی هعزیم بید رعهو هعدلمی لقحت هعربون مید هاشه ولا مصاه
ویشال ات انشی مقمه لامر ایه هقدشه هوا بعنیم عل هدرك ویامر
ولا هیته بزه قدشه ۔ ویشب الی یهوده ویامر لا مصاهته وجم انشی همقوم
امرو لا هیته بزه قدشه ۔ ویامر یهوده تقح له فن نهیه لبوز هنه شلحتی
هجدی هزه واته لا مصاته ۔ ویهی کمشلش حدشم ویجد لیهوده لامر زنته
تمر کلتك وجم هنه هره لزنونیم ویامر یهوده هوصیاوه وتشرف ۔
هوا موصات وهیا شلحه ال حمیه لامر لایش اشر اله لو انکی هره وتامر
هکر نا لمی هحتمت وهفتیلم وهمطه هاله ۔ ویکر یهوده ویامر صدقه ممنی
کی عل کن لا نتته لشله بنی ولا یسف عود لدعته ۔ ویهی بعت لدته وهنه

تادميم بطنه - وهی بلدته ويتن يد وتقح هميلدت وتقشر عل
يد وشنی لامرزه يصارا اشنه - ويهی کی مشيب يد ووهنه يصارحيو وتامره
فرصت عليك فرص ويقرا شمو فرص - واحر يصار حيوا شر عل يد وهشنی
ويقرا شمو زرح

ترجمہ

اور یہودا نے اپنی بڑے بیٹے عیر کی شادی تمر کے ساتھ کی اور یہودا کا یہ بڑا بیٹا عیر یہوہ کی آنکھون مین برا نظر آیا پس یہوہ نے اُسکو مار ڈالا - تب یہودا نے اونن سے کہا اب تو اپنی بھاوج سے شادی کر اور اپنے بھائی کے لیے اولاد پیدا کر اور اونن جانتا تھا کہ لڑکا اُسکا نہ کہلائیگا[لہ] اسلیے جب اسنے اپنی بھاوج سے مقاربت کی تو زمین پر منی گرادی تاکہ اُسکے بھائی کے لیے لڑکا نہ پیدا ہو اور یہ بات خداوند یہوہ کو ناگوار گذری اور اُس نے اُسکو بھی مار ڈالا - تب یہودا نے اپنی بہو تمر سے کہا تو اپنے خسر کے گھر مین بیوہ کی حیثیت سے رہ یہانتک کہ میرا بیٹا شلہ جوان ہو جائے - کیونکہ اُسنے کہا کہ ایسا نہو کہ وہ بھی اپنے بھائیون کی طرح قضا کر جائے - اور تمر اپنی خسر کے گھر رہنے لگی - اور چند روز مین یہودا کی بیوی بنت شوع مر گئی اور یہودا کو آرام ملی اور وہ مع اپنے دوست حیرہ عدلمی کے اپنی بھیڑون کے بال کترنے والون کے پاس گیا بمقام تمنہ - اور تمر کو خبر ملی کہ خُسر بھیڑون کے بال کترنے تمنہ جاتا ہے تب اُس نے اپنی بیوگی کا لباس اُتارا اور مقنعہ اوڑھکر عینیم کے پھاٹک پر جو تمنہ کے راستہ مین ہے بیٹھ گئی کیونکہ اُسنے دیکھا کہ

لہ دیکھو توریت ثنّیٰ ۲۵ بیوہ بھاوج سے شادی کرنے کا حکم تھا تاکہ پہلا لڑکا جو ہو وہ متوفی بھائی کے نام کا کہلائے اور اس طور سے اُس کا نام زندہ رہے ۱۲

شلہ جوان ہوگیا مگراب تک وہ اُسکے حوالہ نہین ہوئی۔ یہودا نے جب اُسے دیکھا تو
سمجھا کہ کوئی رنڈی ہے کیونکہ وہ چہرہ چھپائے ہوے تھی اور وہ راستہ سے کٹ کر
کہنے لگا کیا مین تیرے پاس رہ سکتا ہون کیونکہ اُسے معلوم نہ تھا کہ یہ اُسی کی بہو ہے
وہ بولی کیا دوگے۔ وہ کہنے لگا گلہ سے مین تجھے ایک بکری کا بچہ بھیج دونگا تب وہ
کہنے لگی پہلے ضمانت داخل کیجیے۔ اِسنے کہا کیا ضمانت دون۔ وہ بولی اپنی انگوٹھی
اپنے کپڑے اور اپنا عصا۔ یہودا یہ سب دیکر صحبت کرنے گیا اور اُس کے حمل رہ گیا
اور وہ اُٹھی اور جاکر مقنعہ اُتار ڈالا پھر بیوگی کا لباس پہن لیا۔ اور یہودا نے اپنے عدلمی
دوست کے ہاتھ بکری کا بچہ بھیجا کہ چیزین چھڑا لائے لیکن عورت کا پتہ نہ تھا
تب اسنے وہان کے لوگون سے پوچھا کہ وہ قحبہ کیا ہوئی جو عینیم مین سرراہ بیٹھی تھی
اور وہ کہنے لگے یہان قحبہ کہان۔ اور واپس آکر اُسنے یہودا سے کہا کہ قحبہ وہان نہین
ہے اور لوگون کو بھی نہین معلوم ہے اور یہودا کہنے لگا وہ لیگئی کہین بدنامی نہو جائے
مین نے بکری کا بچہ بھیجا مگر تونے اُسے نہ پایا۔ اور جب تین مہینے گذرے تو یہودا
کو اطلاع دیگئی کہ تیری بہو تمر نے فحش اختیار کیا اور دیکھ وہ حرام کا پیٹ لائی ہے
یہودا بولا پکڑ لاؤ مین اُسے آگ مین جلا دونگا۔ جب وہ لائی گئی تب اُسنے اپنے
خسر سے یہ کہلایا کہ جس شخص کی یہ چیزین ہین اُسیکا پیٹ بھی ہے ذرا پہچانیے یہ انگوٹھی
یہ کپڑے یہ عصا کس کے ہین۔ اور یہودا پہچان کر کہنے لگا یہ تو مجھسے زیادہ پارسا نکلی
کیون نہ مین نے اپنے بیٹے شلہ کے ساتھ اسکی شادی کی۔ اِسکے بعد یہودا نے پھر
اُس سے صحبت نہ کی۔ اور جب دردزہ شروع ہوا تو پیٹ مین توام بچے پائے گئے
اور درد کی حالت مین ایک بچہ نے اپنا ہاتھ نکال دیا قابلہ نے فوراً اِس کے ہاتھ
مین سُرخ تاگا باندھ دیا اور کہا یہ پہلے نکلا ہے۔ اور ایسا اتفاق ہوا کہ بچہ نے اپنا
ہاتھ اندر کھینچ لیا اور دوسرا بھائی پیدا ہوگیا تب وہ کہنے لگے تو کیون نکل پڑا اس

توڑ کر نکلنے پر تیرا نام فرص ہے اور پھر اسکا بھائی جسکے ہاتھ مین سرخ تاگا بندھا تھا پیدا ہوا اور اسکا نام زرخ رکھا گیا۔

اخلاقی لحاظ سے قطع نظر کر کے اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ داستان قصۂ یوسف مین بے جوڑ نظر آتی ہے تمر کا پھر کہین ذکر نہین اور توام فرص اور زرخ سے کچھ کام نہین لیا گیا۔ یہان یہ بھی سُن لو کہ وہ برگزیدہ خداوند یہوہ جس پر زبور نازل ہوئی اور جسکی نسل سے مسیح موعود پیدا ہونے کے یہود منتظر ہین یعنی حضرت داؤد اسی فرص کی اولاد سے ہین (دیکھو اول تاریخ الایام ۲/۴-۱۵) اسیطرح روح اللہ وکلمۃ اللہ جسپر انجیل نازل ہوئی اور جس کو نصاریٰ ابن اللہ اور ثالث ثلثہ کہتے ہین داؤد کے سلسلہ سے اسی فرص کی نسل سے ہین (دیکھو انجیل متی ۱/۳-۱۶) یہود اور نصاریٰ نے اس امر پر غور نہین کیا اور کیون کرین جب عہد عتیق کی کتابون مین کہین حضرت لوط اپنی بیٹیون سے زنا کرتے ہین[۵۱] کہین حضرت ہارون سونے کا بچھڑا بنا کر پجواتے ہین[۵۲] کہین حضرت موسیٰ پیتل کا سانپ بناتے ہین[۵۳] کہین حضرت داؤد زوجہ اوریا سے زنا کرتے ہین[۵۴] کہین حضرت سلیمان اپنی بیبیون کی خاطر بت پرستی کرتے ہین[۵۵] غرضکہ کوئی ناپاک الزام نہین جو باقی رہگیا ہو پھر ایسی حالت مین اگر خاندان پر دھبہ آیا تو کیا مضائقہ ہے لیکن یہ یاد رہے کہ زمانہ حال کے محققین یورپ کی اب آنکھین کھلی ہین اور اُنھون نے آخر اقرار کر لیا کہ کتب عہد عتیق مختلف اور متضاد ماخذون سے مرتب ہوئی ہین اور اُنکی صحت مشکوک ہے جیسا کہ ہم عہد عتیق مین اوپر ثابت کر چکے ہین۔ کیون نہین قرآن مجید تیرہ سو برس بیشتر اعلان

---

۵۱ کتاب پیدائش ۱۹/۳۰-۳۸ ۵۲ خروج باب ۳۲ ۵۳ اعداد ۲۱/۹ ۵۴ دوم صموئیل ۱۱/۲-۱۳
۵۵ اول ملوک ۱۱/۳-۸

کر چکا ہے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ (سورہ بقرہ)

اب توریت نے قصہ یوسف پھر چھیڑا قرآن مجید نے یہودہ کی بیہودہ داستان کو چھوڑ کر قصۂ یوسف کا تسلسل قائم رکھا تھا۔

توریت	قرآن مجید
ویوسف هورد مصریمه ویقنهو فوطیفر	وقال الذی اشتراه من مصر لامرأته
سریس فرعه طبحیم ایش مصری	اکرمی مثواه عسی ان ینفعنا او نتخذه
مید هاشمعالیم اشر هوردهو شمه	ولدا۔ وکذلک مکنا لیوسف فی الارض
ویهی یهوه ات یوسف ویهی ایش مصلح	ولنعلمه من تاویل الاحادیث واللہ
ویهی ببیت ادنیو همصری ویرا ادنیو	غالب علی امره ولکن اکثر الناس
کی یهوه اتو وکل اشر هوا عشه	لا یعلمون۔ ولما بلغ اشده اٰتینه
یهوه مصلح بید و۔ ویمصا یوسف حن	حکما وعلما وکذلک نجزی المحسنین
بعینیه ویشرت اتو ویفقدهو عل	وراودته التی هو فی بیتها عن نفسه
بیتو وکل اش لو نتن بید و......	وغلقت الابواب وقالت هیت لک
ویهی یوسف یطه تار ویفه مراه ویهی	قال معاذ اللہ انه ربی احسن مثوای
احرهد بریم هاله ویشا اشت ادنیو	انه لا یفلح الظلمون ولقد همت به
ات عینه الیوسف وتامر شکبة عمی	وهم بها لولا ان را برهان ربه
ویمان ویامر الاشت ادنیوهن او نی	کذلک لنصرف عنه السوء والفحشاء
لا یدع اتی مه ببیت وکل اشر یش	انه من عبادنا المخلصین۔ واستبقا

توریت	قرآن
لونتن بیدی اینوجد ول ببیت	الباب وقدت قمیصه من دبر و
هذه ممنی ولاحشك ممنی ماومه	الفیا سیدها لدا الباب قالت ماجزاء
کی ام اوتك باشرات اشتو و	من اراد باهلك سوءا الا ان یسجن
ایك اعشه هرعه هجدله	او عذاب الیم - قال هی راودتنی
هزات وحطاتی لالهیم - ویهی کدبر	عن نفسی وشهد شاهد من اهلها
الیوسف یوم یوم ولا شمع الیه	ان کان قمیصه قد من قبل فصدقت
لشکب اصله لهیوت عمه ویهی	وهو من الکذبین - وان کان قمیصه قد من دبر فکذبت
کهیوم هزه ویبا یوسف هبیته	وهو من الصدقین - فلما را قمیصه قد من دبر
یعشوت ملاکتو واین ایش مانشی	قال انه من کیدکن ان کیدکن عظیم - یوسف
هبیت شم ببیت وتتفشهو	اعرض عن هذا واستغفری لذنبك
ببجد ولامر شکبه عمی ویعزب	انك کنت من الخطین - وقال
بجد وبیده ویص ویصا هحوصه	نسوه فی المدینة امرأت العزیز
ویهی کراوته کی عزب بجد	تراود فتٰها عن نفسه قد شغفها
وبیده ویص هحوصه وتقرا	حبا انا لنرٰیها فی ضلٰل مبین - فلما
لانشی بیته وتامر لهم لامر راو	سمعت بمکرهن ارسلت الیهن و
هبیا لنو ایش عبری لصحق بنو	اعتدت لهن متکأ واتت کل واحدة
با الی لشکب عمی واقرا بقول	منهن سکینا وقالت اخرج علیهن
جدول - ویهی کشمعو کی هریمتی	فلما راینه اکبرنه وقطعن ایدیهن
قولی واقرا ویعزب بجد واصلی	وقلن حاشا لله ما هذا بشرا ان
ویص ویصا هحوصه وتنح بجد واصله	هذا الا ملك کریم - قالت

توریت

عد بوا اونیو البیتو وتد برالیوکد مریو
ھالہ لامر الی ھعبد ھعبری اشر
ھیات لنو لصحق بی وبھی کھریمی فتولی
واقرا ویغرب بجد واصلی ویس
ھحوصہ وبھی کشمع اونو اتد بری اشتو
اشر دبرہ علیو لامرکد بریم ھالہ
عشہ لی عبدک ویحرا فو ولیقح ادنی
یوسف اتو و تینھو البیت ھسھر مقوم
اشرا سیری ھملک اسوریم ویھی شم
ببیت ھسھر ویھی ھیوہ ات یوسف ویط
علیو حسد ویتن حنو بعینی شر بیت ھسھر

قرآن

فذلکن الذی لمتننی فیہ
ولقد راودتہ عن نفسہ
فاستعصم ولئن لم یفعل ما امرہ
لیسجنن ولیکونا من الصٰغرین
قال رب السجن احب الی مما یدعوننی
الیہ والا تصرف عنی کیدھن
اصب الیھن واکن من الجاھلین
فاستجاب لہ ربہ فصرف عنہ
کیدھن انہ ھو السمیع العلیم۔
ثم بدالھم من بعد ما راوا الایت
لیسجننہ حتی حین

ترجمہ (توریت)

اور یوسف کو مصر مین لائے اور فوطیفر نے
جو فرعون کی گارد کا ایک مصری افسر تھا
اسمعیلیون کے ہاتھ سے اُسکو خرید لیا
اور خدا یوسف کے ساتھ تھا وہ صالح
تھا اور وہ اپنی مصری مالک کے گھر
رہنے لگا اور اُسکے مالک نے دیکھا کہ
خدا اُسکے ساتھ ہے اور وہ جو کچھ کرتا

ترجمہ (قرآن)

اور جس نے مصریون مین اُسکو خریدا اُسنے
اپنی جورو سے کہا اس کو اچھی طرح رکھ
شاید یہ ہمارے کام آئے اور ہم اس کو
اپنا بیٹا بنالین اور اسی طرح ہم نے
یوسف کو مصر کے ملک مین جمایا اور تاکہ
اُسے تعبیر خواب سکھائین اور اللہ زبردست
ہے جو کام چاہتا ہے پورا کرتا ہے

قرآن	توریت
مگر اکثر لوگ نہین جانتے اور جب یوسف جوان ہوا تو ہم نے اُسکو حکومت دی اور علم دیا اور ہم نیکون کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہین۔ اور جس عورت کے گھر مین وہ رہتا تھا اُس نے اپنی خواہش اُس سے بجھانا چاہی اور دروازے بند کردیے اور کہنے لگی آجا۔ یوسف نے کہا خدا کی پناہ بیشک میرے آقا نے مجھے اچھی طرح عزت سے رکھا بیشک نمکحرام پنپ نہین سکتے اور تحقیق عورت نے یوسف کا قصد کیا اور اگر وہ اپنے رب کی نشانی نہ دیکھتا تو اُسنے بھی قصد کیا ہوتا۔ تاکہ اسیطرح اُسکو برائی اور بدکاری سے ہم دور رکھین بیشک وہ ہمارے چنے ہوے بندون مین سے تھا۔ اور دونون دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے اُسکا کُرتا پیچھے سے پھاڑ لیا۔ اور دونون نے دروازے پر شوہر کو پایا تب وہ کہنے لگی جو کوئی تیری بی بی کے ساتھ بُرا کام کرنا چاہے اُسکی یہی سزا ہے کہ قید ہو	ہے خدا اُسکے ہاتھ سے برکت دیتا ہے اور یوسف اُسکی نگاہون مین عزیز ہوگیا اُس نے خدمت کی اور اُس نے اُس کو اپنے گھر کا داروغہ بنا دیا اور اپنی ہر چیز سپرد کردی .... اور یوسف خوشرو اور حسین تھا اور ایسا ہوا کہ اُس کے مالک کی عورت اُسے گھورنے لگی اور کہنے لگی سے آجا۔ لیکن اُس نے انکار کیا اور عورت سے کہنے لگا میرا مالک نہین جانتا کہ گھر مین کیا ہوتا ہے اور اُس نے میرے سپرد سب کچھ کردیا۔ اِس گھر مین مجھسے بڑا اور کوئی نہین۔ اُس نے مجھ سے کوئی چیز دریغ نہین کی بجز تیرے کہ تو اُس کی بیوی ہے پھر مین کیونکر حرام کرون اور خدا کا گنہگار ٹھہرون اور ایسا ہوا کہ روز روز وہ اصرار کرتی تھی مگر یوسف نہ اُسکے پاس آیا نہ ساتھ رہا۔ اور ایسا ہوا کہ یوسف ایک دن ایک کام کو گھر مین گیا

توریت

اُسوقت گھر مین کوئی آدمی نہ تھا
عورت نے دامن پکڑ لیا۔ اور
بولی اب آجا اور اُسکا دامن اُسکے
ہاتھ مین رہا مگر وہ نکل بھاگا۔ اور
ایسا ہوا کہ جب عورت نے دیکھا کہ
دامن تو ہاتھ مین ہے اور وہ ہاتھ
سے نکل گیا تو اُس نے غل مچایا
اور گھر کے آدمیون سے کہنے لگی
وہ ایک عبری شخص کو میری تفضیح
کے لیے لایا وہ مجھے خراب کرنا چاہتا
تھا مگر مین زور سے چلائی اور جب
اُس نے دیکھا کہ میری آواز بلند
ہوئی تو وہ اپنا کپڑا چھوڑ کر نکل بھاگا
اور اُس نے کپڑا رکھ چھوڑا یہانتک
کہ اُسکا شوہر گھر مین آیا اور وہ
کہنے لگی وہ عبری نوکر جو تو نے
رکھا ہے مجھے بے آبرو کرنے آیا
اور جب مین چلائی تو وہ اپنا کپڑا
چھوڑ کر نکل بھاگا۔ اور ایسا ہوا کہ
جب شوہر نے بیوی کی یہ بات سُنی

قرآن

یا اُسکو تکلیف دہ مار ماری جائے۔ یوسفؑ نے کہا اِسی نے
خود مجھ سے لگاوٹ کی اور عورت کے لوگون مین سے
ایک نے گواہی دی کہ اگر یوسف کا کرتا سامنے
سے پھٹا ہے تو عورت سچی اور یوسف جھوٹا لیکن اگر کرتا
پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی اور یوسف سچا ہے
پس جب دیکھا کہ کُرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو شوہر کہنے لگا
یہ تمھارا ہی چلتر ہے بیشک عورتون کا چلتر غضب کا
ہوتا ہے۔ اے یوسف تو اسکا کچھ خیال نہ کر اور اے
عورت تو اپنا گناہ بخشوا بیشک تو ہی خطا کار تھی اور
شہر مین عورتون نے چرچا کیا کہ عزیز کی عورت اپنے غلام
سے خواہش بجھانا چاہتی ہے وہ اُسکے عشق مین دیوانی
ہوگئی ہے ہم تو سمجھتے ہین کہ وہ صاف بہک گئی ہے
پس جب اُسنے عورتون کے طعنے سُنے تو اُسنے انھین
بلا بھیجا اور (دعوت مین) مسند بچھائی اور ہر ایک کو ایک ایک
چھُری دی پھر یوسفؑ سے کہا اِنکے سامنے نکل آ۔ عورتون
نے جب یوسف کو دیکھا تو وہ مرعوب ہوگئین اور اپنے
ہاتھ کاٹ لیے اور بول اُٹھین حاشا للہ یہ آدمی کاہے کو
ہے یہ تو ایک نیک فرشتہ ہے۔ عورت بولی یہی وہ ہے
جسکے بارے مین تم طعنے دیتی ہو اور سچ تو یہ ہے کہ مین نے
ہی خواہش کی مگر اُسنے آپکو بچایا اور اب اگر میرے کہے پر

قرآن	توریت
نہ چلا تو ضرور قید ہو گا اور ذلیل ہوگا۔ یوسف نے کہا خداوندا جس کام کیلیے یہ مجھے بلاتی ہین اُس سے تو قید مین جانا مجھے گوارا ہے اور اگر تو انکا چالتر مجھ سے نہ دور کریگا تو کہین مین انکی طرف جھک نہ جاؤن اور ناداونن مین ہوجاؤن پس خدا نے اُسکی دعا سُن لی اور اُنکا چلتر اُس سے روک دیا بیشک وہ سبکی سُنتا جانتا ہے پھر اتنی نشانیان دیکھنے پر بھی اُنکو یہی سوجھا کہ یوسف کو ایک مدت تک قید کردین۔	جو نوکر نے کی تو اُس کا غصہ بھڑکا اور اُس نے یوسف کو اُس قید خانہ مین جہان شاہی قیدی رہتے تھے بھیجدیا اور خدا یوسف کے ساتھ تھا اسلیے داروغہ جیلخانہ اُسپر مہربان ہو گیا۔

قصۂ یوسف مین عورت کا فریفتہ ہو کر آپ کو گناہ کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرنا ایک نازک موقع ہے لیکن غنیمت ہے کہ توریت نے یہان سنبھال لیا اور یوسف ؑ صاف بچ کر نکل گئے ایسے سخت امتحان مین جب کہ عورت خود خواہش کرتی تھی اور روز بروز اصرار کرتی تھی حضرت یوسف ؑ کا اپنے محسن کی نمکحرامی سے محسن حقیقی کی عدول حکمی کی طرف ذہن منتقل کرنا اور حرام سے بچنا نہایت عمدہ مضمون ہے لیکن اس کے بعد واقعات کچھ اس طور سے بیان ہوے کہ قصہ پھیکا ہو جاتا ہے۔ عورت ناکام رہ کر غل مچاتی ہے اور کپڑا دکھاتی ہے کہ یوسف ؑ ایک غیر شخص کو میرے خراب کرنے کو لایا پھر شوہر کو وہی کپڑا دکھا کر یوسف کو ملزم ٹھہراتی ہے۔ شوہر غصہ مین آکر یوسف کو قید کر دیتا ہے۔ اب قرآن مجید مین دیکھو کہ اُس نازک موقع پر توریت کے اُس عمدہ مضمون کو کیسا چمکایا ہے اور کسقدر بلند کر دیا ہے۔ تنہائی مین دروازہ بند کر کے عورت کا بیتابانہ اصرار مرد کو محض دلیل کی قوت سے بچالے یہ بشریت کے تقاضے کے لحاظ سے آسان نہین ہے ایسے سخت امتحان اور نازک معاملہ مین جب تک

فضل آلہی شامل حال نہو انسان کا بچنا مشکل ہے۔ اس دقیق نکتہ کو جو فطرت انسانی کی سچی تصویر اور مذہب کی جان ہے اُس دلیل و برہان کے بعد کیا خوب ادا کیا ہے کذلک لنصرف عنہ السوء والفحشاء انہ من عبادنا المخلصین اور اپنے بندۂ مخلص یوسفؑ کی عصمت کا کیسا زبردست ثبوت دیا ہے [۵]

اب اسکے بعد کا اسلوب بیان دیکھو شوہر عین اُسوقت آجاتا ہے جب دروازہ سے یوسف بھاگتے ہوے نکلتے ہین اور پیچھے عورت ہے جو برجستہ بات بنانے کی غرض سے آپ کو ملزم ٹھہراتی ہے اور سزا کا تعین بھی کردیتی ہے مگر گھر کا ایک شخص گواہی دیتا ہے اور قمیص یوسف کے پیچھے سے پھٹے ہونے کی لطیف توجیہ سے عورت کو ملزم ٹھہراتا ہے۔ شوہر اس تریا چلتر سے سناٹے مین آتا ہے پھر بدنامی کے خیال سے یوسف سے اخفاے راز کی درخواست کرتا ہے اور عورت کو جسے حضرت یوسف کے قابل قدر استقلال نے ناجائز فعل سے بچا دیا تھا صرف اسیقدر تنبیہ کرتا ہے کہ اپنی خطا پر نادم ہوکر توبہ کرلے۔ پھر اِس واقعہ کا مصر کی

---

[۵] تفسیر کبیر اور کشاف مین اس موقع پر عصمت یوسف کی معرکۃ الآرا بحث کی ہے اور اُن اقوال کی تردید کی ہے جن سے حضرت یوسف کے قصد و ارادہ کا ثبوت ہوتا ہے (دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶) محدث ابن حزم نے بھی اپنی کتاب الفصل فی الملل جلد ۴ صفحات ۱۴ و ۱۵ مین ان اقوال کی تردید زور و شور سے کی ہے۔ حقیقت مین وہ اقوال جن کو ابن جریر نے اپنی تفسیر جلد ۱۲ صفحات ۱۰۸ و ۱۰۹ مین درج کیا ہے اصل مین تالمود بابلی سد لشم صفحہ ۳۶ سے ماخوذ ہین اور "اسرائیلیات" مین شامل ہین اور ہرگز احادیث نبوی نہین ہین اس کی تفصیل ہم عہد عتیق کے ضمن مین اوپر لکھ چکے ہین۔ افسوس ہے کہ ان لغو اقوال کو متاخرین نے اپنی تفاسیر مین درجہ قبول عطا کیا اور پھر شعرا مثلاً جامی نے یوسف زلیخا مین حاشیہ چڑھا کر عام طور سے مشہور کر دیا ۱۲

عورتون مین چرچا ہونا (اور عورتون ہی مین اس قسم کا چرچا سب سے پہلے ہوجاتا ہے)
اور غلام کے ساتھ تعشق کو حقارت سے دیکھنا۔ عورت کا یہ طعنہ سنکر پیچ وتاب کھانا
اور ایک جلسہ دعوت مین حُسن یوسف کا جلوہ دکھا کر اُنھین از خود رفتہ کر کے قائل اور
ہمدرد بنا لینا پھر حضرت یوسف کو قید و ذلت کی دھمکی دینا۔ حضرت یوسفؑ کا پریشان
ہوکر خدا سے یہ دعا کرنا کہ اِس بلا مین مبتلا ہونے سے بلاے زندان بہتر ہے۔ دعا
کا قبول ہونا اور آپ کا قید خانہ جانا۔ یہ تمام واقعات کچھ ایسے نیچرل طور پر دلکش
طرز مین جذبات کی تصویر کھینچتے ہین اور توریت کے اُس پھیکے مضمون کو ایسا لطیف
اور بامزہ بنا دیتے ہین کہ اس لذت کا ادراک صرف ذوقِ سلیم ہی کو ہوسکتا ہے۔
یہان یہ نکتہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن مین زنان مصر کی دعوت کا قصہ یہود کی
کتاب "مدراش یلقوت" اور "مدراش ابکمیر" باب ۴۶[1] کے مطابق ہے لیکن کتاب پیدایش
کے جمع کرنے والون نے اپنی بدمذاقی کا یہ ثبوت دیا ہے کہ بیہودہ اور اُنکی زناکاری کا
قصہ فحش تو ایک پورے باب مین بیان کیا لیکن اِس لطیف مضمون کو اُڑا دیا۔

توریت	قرآن
ویہی احرهد برسم هاله حطاو مشقه	ودخل معه السجن فتین[1]
ملك مصريم وهافنه لادينهم لملك	قال احدهما انی ارانی اعصر
مصريم ويقصف فرعه عل شني سيري	خمرا وقال الآخر انی ارانی
سيوعل شرهمشقو وعل شرها وتيم	احمل فوق راسی خبزا تاکل
وتين اتر بمشمر بيت شرهطبحيم البيت	الطیر منه نبئنا بتاویله
هسهر مقوم اشر يوسف اسور شم	انا نراك من المحسنین۔

[1] دیکھو راڈویل کا ترجمہ قرآن صفحہ ۲۳۳ حاشیہ سورۂ یوسف ۱۲

توریت	قرآن
ویبا الیهم یوسف ببقر ویرا اتم وهنم	قال لا یاتیکما طعام
زعفیم ویسال اتسریس فرعه اشر اتو	ترزقنه الا نباتکما
بمشمر بیت ادنیو لامرمدوع قنیکم رعیم	بتاویله قبل ان یاتیکما
هیوم ویامر والیو حلوم حلمنو وفتر	ذلکما مما علمنی ربی
این اتو ویامر الیهم یوسف هلوا لا	انی ترکت ملة قوم لا
لهیم فترنیم سفر ونالی ویسفر شر همشقیم	یومنون بالله وهم بالاخرة
ات حلمو لیوسف ویامر لو بحلومی وهنه	هم کفرون واتبعت
جفن لفنی و بجفن شلشه شریجیم و	ملة ابائی ابراهیم و
هوکفرحت علته نصه هبشیلو اشکلیته	اسحٰق ویعقوب ما کان
عنبیم وکوس فرعه بیدی واقح ات	لنا ان نشرك بالله من
هعنبیم واشحط اتم الکوس فرعه واتن ات	شئ ذلك من فضل الله
هکوس عل کف فرعه ویامر لو یوسف	علینا وعلی النّاس و
زه فترنو هشلشت هشرجیم شلشت	لکن اکثر الناس لا
یمیم هم بعود شلشت یمیم یشا فرعه ات	یشکرون یصاحبی السجن
راشك وهشی بك عل کنك ونتت	ءارباب متفرقون خیر
کوس فرعه بید وکشفط یراشون اشر	ام الله الواحد القهار
هیت مشقهو کی امز کرتنی اتك کاشر	ما تعبدون من دونه
یطب لك وعشیتنا عمدی حسد و	الا اسماء سمّیتموها انتم
هزکرتنی الفرعه وهوصاتنی من هبیت	واباؤکم ما انزل الله
هزه کی جنب جنبتی مارص هعبریم وجم	بها من سلطان ان الحکم

تورىت	قرآن
فنہ لاعشیتی مادمہ کی شموانی ببور ویراشو	الا للہ امر الا تعبدوا
ھافیم کی طوب فترو یامر الیوسف افانی بحلومی	الا ایاہ ذلک الدین
وھنہ شلشہ شلی حری عل راشی وبسل	القیم ولکن اکثر الناس
ھعلیون مکل ماکل فرعہ معشہ افہ وھعوف	لا یعلمون ۔ یصاحبی
اکل اتم من ھسل معل راشی ویعن یوسف	السجن اما احدکما
ویامر زہ فترنو شلشت ھسلیم شلشت یمیم	فیسقی ربہ خمرا و
ھم یعود شلشت یمیم یشا فرعات راسک	اما الاخر فیصلب
معلیک وتلہ اوتک عل عص واکل ھعوف	فتاکل الطیر من راسہ
ات بشرک معلیک ویھی بیوم ھشلشی یوم	قضی الامر الذی فیہ
ھلدت ات فرعہ ویعش مشتہ لکل عبد	تستفتین ۔ وقال
یو ویشا ات راس سر ھمشقیم وات راش	للذی ظن انہ ناج
شرھافیم بتوک عبد یو ویشب ات شر	منھما اذکرنی عند
ھمشقیم عل مشقہ ویتن ھکوس عل کف	ربک فانسہ الشیطن
فرعہ وات شرھافیم تلہ کاشر فتر لھم	ذکر ربہ فلبث فی السجن
یوسف ولا زکر شر ھمشقیم ات یوسف ویشکحھو	بضع سنین ۔

ترجمہ	ترجمہ
اور اسکے بعد ایسا ہوا کہ بادشاہ مصر کے آبدار	اور یوسف کے ساتھ قیدخانہ
اور خانساماں نے شاہی جرم کیا اور فرعون	مین دو جوان اور آئے ایک
آبدار اور خانساماں پر غصہ ہوا اور اسنے	نے کہا مین نے خواب مین دیکھا

توریت

اُنھین اپنی گارڈ کے کپتان کے مکان مین
جہان یوسف اسیر تھا قید کر دیا اور کپتان نے
قیدیون کو یوسف کے سپرد کر دیا۔ اور وہ
اُن کی نگہداشت کرنے لگا اور ایک فصل تک
وہ قید رہے اور ایک رات کو دونون نے خواب
دیکھا یعنی آبدار و خانسامان نے جو شاہ مصر
کے ملازم تھے اور قید کیے گئے تھے۔ اور صبح
کو یوسف اُن کے پاس آیا اور اُنھین متفکر
پایا اور اُس نے فرعون کے اُن ملازمون سے جو
قید تھے پوچھا تم آج کیون غمگین ہو۔ اُنھون نے
کہا ہم نے ایک خواب دیکھا ہے اور کوئی تعبیر
دینے والا نہین ہے اور یوسف نے کہا کیا
تعبیر دینا خدا کے ہاتھ نہین ہے تم مجھ سے
کہو تو سہی۔ اور آبدار یوسف سے یون کہنے لگا
مین نے خواب مین انگور کی ایک بیل دیکھی
جسمین تین شاخین تھین اور ایسا معلوم ہوتا
تھا کہ وہ کھلا چاہتی ہین اور کلیان نکلنے
والی ہین اور پختہ انگور پیدا ہو گئے اور فرعون
کا پیالہ میرے ہاتھ مین ہے مین نے انگور لیکر
فرعون کے پیالے مین نچوڑے اور فرعون کے

قرآن

جیسے شراب نچوڑتا ہون اور
دوسرے نے کہا مین دیکھتا ہون
جیسے سر پر روٹیان لادے ہون
اور چڑیان اُس مین سے کھا رہی
ہین۔ یوسف انکی تعبیر بتا دے
ہم تجھے نیک آدمی پاتے ہین
اُس نے کہا قبل اِس کے کہ
تمھارا کھانا جو تمھین ملتا ہے
تمھارے پاس آئے مین تمھین
تعبیر بتا دون گا یہ وہ علم ہے جو
میرے رب نے مجھے سکھایا مین نے
اُن لوگون کا طریق چھوڑ دیا
جو اللہ پر یقین نہین رکھتے اور
آخرت کو بھی نہین مانتے اور
مین اپنے باپ دادون کے طریق
پر چلتا ہون ابراہیم اور اسحق
اور یعقوب کے ہمارا یہ کام نہین
ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو
شریک کرین یہ اللہ کا فضل ہے
ہم پر اور لوگون پر لیکن اکثر

توریت

ہاتھ مین دیا۔ یوسف نے کہا اسکی تعبیر یہ ہے
تین شاخین تین دن ہین۔ تین دن مین
فرعون تجھے سربلند کریگا اور تیری جگہ پر
مقرر کریگا اور تو فرعون کو پیالہ دیگا جسطرح
تو پہلے آبداری کرتا تھا لیکن جب تو اچھی
حالت مین ہو تو مجھے بھی یاد رکھنا اور براہ کرم
مجھپر مہربانی کرنا۔ فرعون سے میرا ذکر کرنا اور
اِس گھر سے مجھے نکال لینا کیونکہ مجھے عبریون
کے زمین سے چُرا لائے ہین اور یہان بھی
مین نے کوئی ایسا کام نہین کیا جسکے سبب
سے وہ مجھے اس قیدخانہ مین ڈال دین
جب خانساماں نے دیکھا کہ تعبیر تو خوب دی
تب اُس نے یوسف سے کہا مین نے بھی
خواب دیکھا ہے مین نے دیکھا کہ میرے سر پر
سفید روٹی کے تین ٹوکرے ہین اور اوپر
والے مین فرعون کے واسطے سب قسم کے کھانے
جو باورچی پکاتے رکھے ہین اور چڑیان میرے
سر کے ٹوکرے سے نکال نکال کھا رہی ہین
اور یوسف نے جواب دیا اسکی تعبیر یہ ہے تین
ٹوکرے تین دن ہین۔ تین دن مین فرعون

قرآن

آدمی شکر نہین کرتے اے میرے
رفیق زندان جُدا جدا دیوتا
بہتر ہین یا وہ اکیلا خُدا جو زبردست
ہے تم جو اس کے سوا جنھین
پوجتے ہو وہ فقط نام ہین جو
تم نے اور تمھارے باپ دادا نے
رکھ لیے ہین۔ اللہ نے تو ان کے
پوجنے کی کوئی سند نہین اُتاری
اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہین
ہے اُس نے تو یہ حکم دیا ہے کہ
سوا اسکے کسی اور کو نہ پوجو
یہی سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر
لوگ نہین جانتے۔ اے میرے
رفیق زندان! تم مین سے ایک
تو اپنے صاحب کو شراب
پلائے گا اور دوسرا جو ہے اُسکو
سولی دی جائے گی پھر چڑیان
اُس کے سر کو نوچ کھائین گی
تم جس بات کو پوچھتے تھے
اُس کا فیصلہ ہوچکا۔ اور جسکو

توریت	قرآن
تیرا سر تجھ سے جدا کر دیگا اور ایک درخت پر سولی چڑھا دے گا اور چڑیان تیرا گوشت نوچ نوچ کر کھا ئین گی اور ایسا ہوا کہ تیسرے دن جب فرعون کی سالگرہ تھی تو اُس نے سب ملازمین کو دعوت دی اور آبدار کو سربلند کیا اور خانساماں کا سر کاٹ لیا سب ملازمین کے سامنے۔ اور اُسنے ساقی کو پہلی جگہ دی اور وہ فرعون کو پیالہ دینے لگا لیکن خانساماں کو سولی دیگئی جسطور سے یوسف نے تعبیر دی تھی۔ لیکن آبدار یوسف کو بھول گیا اور اُسکو یاد نہ آیا۔	یوسف ؑ نے سمجھا کہ چھوٹنے والا ہے اُس سے کہا اپنے صاحب سے میرا بھی ذکر کرنا۔ لیکن شیطان نے اُس کو بھلا دیا کہ اپنے صاحب سے اُس کا ذکر کرے آخر کئی برس تک یوسف قید خانہ مین اور رہا۔

توریت مین حضرت یوسف صرف یہ کہکر کہ تعبیر خدا کے ہاتھ ہے فوراً ساقی کے خواب کی تعبیر شروع کر دیتے ہین پھر جن الفاظ مین اُس سے سفارش چاہی ہے اُن سے لجاجت اور گدایانہ ابرام ٹپکتا ہے۔ آپ کا ساقی سے یہ کہنا بڑی عنایت ہو گی بادشاہ سے کہکر مجھے یہان سے نکلوا لیجیے مجھ غریب کو میرے وطن سے جبر اکر لائے ہین مین نے کچھ نہین کیا بیٹھا ہون مجھ بیکس کو قید مین ڈال رکھا ہے" لیکن ساقی رہا ہو کر بھول جاتا ہے اور آپ چند سال اور قید رہتے ہین۔

اب قرآن مجید کا اسلوب بیان دیکھو دونون کا خواب سنکر بجاے اسکے کہ حضرت یوسف فوراً تعبیر شروع کر دین فرماتے ہین ٹھہرو مین تمھارا کھانا آنے سے پہلے ہی تعبیر کہدونگا مجھے تو یہ علم خدا نے سکھایا ہے اس طور سے انھین مشتاق بنا کر عین موقع پر اپنے اصلی فرض کو یعنی خدا پرستی کی تعلیم و تلقین اور شرک و بت پرستی کی مذمت

پُرجوش اور موثر طریقہ سے ادا کرتے ہین اس طور سے آپ کا اصلی جوہر کھلتا ہے کہ
آپ نہ معبر تھے نہ کاہن بلکہ نبی زادہ۔ رسول کریم اور ہادی برحق تھے۔ پھر تعبیر
خواب کے بعد ساقی سے فقط یہ جملہ فرماتے ہین اُذکرنی عند ربک (یعنی اپنے
صاحب سے میرا بھی ذکر کرنا) جس سے اظہار مدعا ہے مگر خودداری کے ساتھ بغیر
گدایانہ ابرام ولجاجت کے یہ جملہ کسقدر بلیغ ہے پھر معًا ایک ایسا جملہ بیان ہوتا
ہے جس سے خاصان خدا کے روحانی رمز پر روشنی پڑتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:
فانساہ الشیطن ذکر ربہ فلبث فی السجن بضع سنین۔ دیکھو توریت
مین ساقی کا بھول جانا اور آپ کا عرصہ تک قید رہنا کس قدر فصل کے بعد آخر باب
مین بیان ہوا ہے اور وہ بھی بطور نقل واقعہ کے لیکن یہان کلام مجید مین ادھر
حضرت یوسف نے ادائے فرض نبوت کے بعد بلحاظ اسکے کہ دنیا عالم اسباب
ہے اور تدبیر ممنوع نہین ہے ساقی سے اظہار مدعا کیا اور اُدھر غیرت آلٰہی جوش
مین آئی کہ توکل محض اور دوام حضور کے مقام قرب سے جنبش کیسی اب ساقی کی
فراموشی سے حصول مدعا مین تاخیر کا نتیجہ دیکھو سچ ہے:۔

جن کے رتبے ہین سوا اُن کو سوا مشکل ہے

حسنات الابرار سیات المقربین

قرآن	توریت
وقال الملک انی اری سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف	ویھی مقص شنیتم یمیم وفرعہ حلم وھنہ عمد عل ھیار وھنہ من ھیار علت سبع فروت بغوت مراہ دبری ات بشرو ثرعینہ باحو وھنہ سبع

توریت	قرآن
فروت احروت علوت احری هن من هیار	وسبع سنبلت خضر و
زعوت مراه ود قوت لبشر وتعمدنه اصل	اخر یابسات یایها
هفروت عل شفت هیار وتاکلنه هفروت زعوت	الملاء افتونی فی
همراه ودقت هبشر اتسبع هفروت یفت همراه	رؤیای ان کنتم
وهبری ات یفص فرعه وییشن ویحلم شنت وهنه	للرءیا تعبرون قالوا
سبع شبلم علوت بقنه احد بریاوت وطبت وهنه	اضغاث احلام وما
سبع شبلیم دقوت بشدفت قدیم صمحوت	نحن بتاویل الاحلام
احری هن وتبلعانه هشبلیم هدقوت اتشبع هشبلیم	بعلمین وقال الذی
هبریاوت وهملاوت ویقص فرعه وهنه حلوم	نجا منهما وادکر بعد
وهنه ولبقر ولقغم ردحو ویشلح ویقرا ات کل حرطمی	امة انا انبئکم بتاویله
مصریم واتکل حکمیه ویسفر فرعه لهم اتحلمو واین	فارسلون یوسف ایها
فوترا اوتم لفرعه دیدبر شر همشقیم اتفرعه لامر	الصدیق افتنا فی سبع بقرات
اتحطای انی مزکیر هیوم فرعه قصف عل عبدیو	سمان یاکلهن سبع عجاف
وتین اتی بمشمر بیت شر هطبحیم اتی واتشر هافیم	وسبع سنبلت خضر واخر
ونحلمه حلوم بلیه احد انی وهوا ایش کفترون	یبست لعلی ارجع الی الناس
حلمو حلمنو وشم اتنی نعر عبری عبد لشر هطبحیم	لعلهم یعلمون قال تزرعون
ونسفر لو ویفترلنو اتحلمیتنو ایش کحلمو فتر ویهی	سبع سنین دابا فما حصدتم
کاشر فتر لنو کن هنه اتی هشیب عل کنی واتو تله	فذروه فی سنبله الا قلیلا مما
ویشلح فرعه ویقرا اتیوسف ویرصهو من هبور و	تاکلون ثم یاتی من بعد ذلک
یحلبح ویحلف شملیتو ویبا الفرعه ویامر فرعه الیوسف	سبع شداد یاکلن ما قدمتم

توریت

حلوم حلمتی وفتو این القھو وا ین شمعتی علیک لامر
تشمع حلوم لفترا تو ویعن یوسف اتفرعہ لامر
بلعدی الھیم یعنہ اتشلوم فرعہ ویدبر فرعہ الیوسف
بجلمی .... ویامر یوسف اتفرعہ حلوم
فرعہ احد ہواات اشر ھالھیم عشہ ھنید لفرعہ
شبع فرت مطبت شبع شنیم ھنہ و شبع
ھشبلیم ھطبت شبع شنیم ھنہ حلوم احد ھو۔ وشبع
ھفرات ھرفوت وھرعت ھعلت احریھن
شبع شنیم ھنہ وشبع ھشبلیم ھرفوت شد فوت
ھفدیم وھیو شبع شنی رعب ھوا ھد بر اشر و
برتی الفرعہ اشرھا الھیم عشہ ھراہ الفرعہ ھنہ
شبع شنیم باوت شبع جد ول بکل ارض مصرایم و
قمو شبع شنی رعب احریھن ونشقح کل ھشبع بارض
مصرایم وکلہ ھرعب ات ھارض ولا یودع ھشبع
بارض مفنی ھرعب ھوا احرمی کن کی کبد ھوا ماد
وعل ھشنوت ھحلوم الفرعہ فعمیم کی نکون ھربر
معم ھالھیم وممھر ھالھیم لعشتو وعتہ یرا فرعہ ایش
بنون وحکم ویشیتھو عل ارض مصرایم وعشہ فرعہ
ویفقد فقدیم عل ھارض وحمش ات ارض مصرایم
بشبع شنی ھشبع ویقبضو اتکل اکل ھشنیم ھطبوت

قرآن

لهن الا قليلا مما تحصنون ثم
يأتى من بعد ذلك عام فيه
يغاث الناس وفيه يعصرون
وقال الملك ائتونى به فلما
جاءه الرسول قال ارجع
الى ربك فسئله ما بال النسوة
التى قطعن ايديهن ان ربى
بكيدهن عليم قال ما خطبكن
اذ راودتن يوسف عن نفسه
قلن حاش لله ما علمنا
عليه من سوء قالت امرات
العزيز الأن حصحص الحق
انا راودته عن نفسه و
انه لمن الصادقين ذلك
ليعلم انى لم اخنه بالغيب وان
الله لا يهدى كيد الخائنين
وما ابرئ نفسى ان النفس
لامارة بالسوء الا ما رحم ربى
ان ربى غفور رحيم۔ وقال الملك
ائتونى به استخلصه لنفسى فلما

توریت

هبات هاله ویصبر و برتحت بیہ فرعه اکل بعریم دشمره و
و هم ماکل نفقد ون لارص بسبع شنی هرعب شرقین
بارص مصریم ولا تکرت بارص هرعب ویطب هد بر
بعینی فرعه وبعینی کل عبد یو دیا مر فرعه العبد
یو همضا کزه ایش اشر رو ح الهیم بو و یامر فرعه الیوسف
احری هود یع الهیم او تك ائکل رات این هبون وحکم
کمولك اته تهیر علی بیتی وعل فیك یشق کل عمی رق
هکسا اجدل ممك

قرآن

کلمه قال انك الیوم لدینا
مکین امین قال اجعلنی علی
خزائن الارض انی حفیظ علیم
وکذلك مکنا لیوسف فی الارض
یتبؤ منها حیث یشاء نصیب
برحمتنا من نشاء ولا نضیع اجر
المحسنین ولاجر الاخرة خیر
للذین امنو وکانو یتقون

ترجمہ

اور ایسا ہوا کہ دو سال بعد فرعون نے یہ خواب دیکھا
کہ وہ دریا کے کنارے کھڑا ہے یکایک دریا سے
سات موٹی اور خوش شکل گائین نکلین اور وہ
چراگاہ مین چررہی تھین اور ان کے بعد دریا سے
سات اور بدشکل اور دبلی گائین نکلین اور کنارے
پر اُن کے مقابل کھڑی ہوئین اور یہ بدشکل دُبلی
گائین اُن خوش شکل موٹی گایون کو کھا گئین۔ پس
فرعون جاگ اٹھا اور پھر سو گیا اور دوبارہ خواب دیکھا
کہ سات ایک ہی طرح کی عمدہ بالیان کھڑی ہوگئین
اور پھر سات پتلی اور شرقی ہوا سے جھلسی ہوئی بالیان

ترجمہ

اور بادشاہ نے کہا مین خواب مین
کیا دیکھتا ہون کہ سات گائین
موٹی ہین ان کو سات دبلی گائین
کھائے جاتی ہین اور سات سبز
بالیان اور باقی سوکھی۔ درباریو!
تعبیر کہو اگر تم تعبیر دینا جانتے ہو
وہ بولے یہ خواب پریشان ہین
اور ایسے پریشان خوابون کی
تعبیر ہم کو معلوم نہین۔ اور جو
اُن دو قیدیون مین سے چھوٹ گیا تھا

توریت

کھڑی ہوئین اور یہ پتلی سات بالیان ان سات
عمدہ بالیون کو نگل گئین اور فرعون جاگ پڑا اور یہ خواب تھا اور
ایسا ہوا کہ صبح کو وہ پریشان اُٹھا اور مصر کے
سب جادوگرون کو بُلایا اور سب عاقلون کو
اور اُن سے اپنا خواب بیان کیا لیکن فرعون
کے خواب کی کوئی تعبیر نہ دے سکا تب ساقی فرعون
سے کہنے لگا آج میری خطائین مجھے یاد آئین
فرعون اپنے نوکرون پر خفا ہوا اور مجھے افسر گارد
کی جیل مین بھیجا مجھے اور خانسامان کو اور ہم
دونون نے ایک خواب دیکھا جنکی تعبیر الگ الگ
تھی اور ہمارے ساتھ ایک عبری غلام بھی تھا
افسر گارد کا ہم نے اُس سے خواب بیان کیا اُسنے
تعبیر دی ہر ایک کی الگ الگ اور جیسی اُس نے
تعبیر کہی تھی ویسا ہی ہوا۔ اُس نے مجھے میری
جگہ دلوائی اور دوسرے کو سولی چڑھایا تب فرعون
نے یوسف کو بُلوایا اور وہ اُسے جلدی سے قیدخانہ
سے نکال لائے اور اُس نے خط بنایا اور کپڑے
بدلے اور فرعون کے سامنے آیا اور فرعون نے کہا
مین نے ایک خواب دیکھا ہے جس کی تعبیر کوئی نہین
دے سکا اور مین نے سنا ہے کہ تو تعبیر دینا جانتا ہے

قرآن

اُسنے کہا اور ایک مدت کے بعد
اُس کو خیال آیا مین تم کو اُسکی
تعبیر بتاتا ہون مجھکو بھیجو تو سہی
اے یوسف تو سچا ہے ہمین
تعبیر بتا سات موٹی گائین ہین
جنھین سات دبلی گائین
کھائے جاتی ہین اور سات
ہری بالیان ہین اور دوسری
سوکھی تاکہ مین لوگون کے پاس
واپس جاؤن اور تاکہ وہ سمجھ لین
یوسف نے کہا تم سات سال
برابر کھیتی کروگے پھر جب فصل
کاٹو تو اناج بالیون مین رہنے دو
مگر تھوڑا سا اپنے کھانے کے
موافق نکال لو ان کے بعد
سات سخت قحط کے سال آئینگے
جسمین جو کچھ تم نے ذخیرہ کیا
تھا کھا لیا جائے گا مگر تھوڑا
جو بچا رکھوگے پھر ان کے بعد
ایسا سال آئے گا جسمین بارش

توریت

اور یوسف نے فرعون سے کہا مجھ مین کیا
دھرا ہے خدا فرعون کو سلامتی کا جواب دے گا
اور فرعون نے خواب بیان کیا ...... اور
یوسف نے فرعون سے کہا کہ فرعون کا خواب
ایک ہی ہے خدا نے فرعون کو جو کچھ وہ کرنے
والا ہے دکھایا ہے۔ سات خوش شکل گائین
سات برس ہین اور سات عمدہ بالیان سات
برس ہین خواب ایک ہی ہے اور سات دبلی
اور بدشکل گائین جو بعد کو نکلین سات سال
ہین اور سات خالی بالیان جو مشرقی ہوا سے
جھلسی ہین سات سال قحط کے ہین۔ یہ بات ہے
جو مین نے فرعون کے حضور مین بیان کی خدا
جو کچھ کرنے والا ہے اُسے فرعون کو دکھا دیا ایسا
ہوگا کہ سرزمین مصر مین سات سال بڑے
افزائش کے ہون گے اور پھر سات سال ان کے
بعد قحط کے جسمین ساری افزائش سرزمین مصر مین
بھول جائین گے اور قحط ملک کو برباد کر دے گا
اور افزائش زمین مین معلوم نہ ہوگی اسوجہ سے
کہ جو قحط آئے گا وہ بڑا ہولناک ہوگا اور اسلیے
فرعون کا خواب مکرر ہوا کیونکہ خدا نے اسکو ایسا

قرآن

ہوگی اور لوگ رس نچوڑین گے
بادشاہ نے کہا اُسے میرے پاس
لاؤ جب اس کا قاصد آیا یوسف
نے کہا اپنے مالک کے پاس
لوٹ جاؤ اور اُس سے پوچھ ان
عورتون کا کیا قصہ ہے جنھون
نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے بیشک
میرا رب اُن کے فریب سے واقف
ہے۔ پوچھا کیا معاملہ گذرا جب
تم نے یوسف کو پھانسنا چاہا
وہ بولین حاشا للہ ہم کو اُس کی
کوئی بُرائی معلوم نہین ہے تب
عزیز کی بیوی کہنے لگی اب حق
بات تو کھل گئی مین نے خود
اُس سے خواہش بجھانا چاہی
اور بیشک وہ سچا ہے (یوسف
نے کہا) یہ سب اِس لیے کہ وہ
جان لے کہ مین نے پیٹھ پیچھے اسکی
خیانت نہین کی اور خیانت
کرنے والون کا داؤن اللہ چلنے

قرآن	توریت
نہین دیتا اور مین اپنے نفس کو پاک نہین کہتا بیشک نفس تو بُرے کام کی طرف اُبھارتا ہے مگر یہ کہ میرے رب نے رحم کیا بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ اور بادشاہ نے کہا اُسکو میرے پاس لاؤ مین خاص اپنے کام پر رکھونگا جب بادشاہ نے یوسف سے گفتگو کی کہنے لگا آج سے تو ہمارے پاس مرتبہ والا ہے امانت دار یوسف نے کہا مجھے مُلک کے خزانہ پر مقرر کر مین حفاظت کرسکتا ہون اور خبردار ہون اور ہم نے اسطرح یوسف کو ملک مین جما دیا وہ جہان چاہتا تھا رہتا تھا ہم جسے چاہین اپنی رحمت پہونچاتے ہین اور نیکون کی محنت ہم برباد نہین ہونے دیتے اور ایماندار پرہیزگارون کے لیے آخرت کا ثواب بہتر ہے۔	مقرر کردیا ہے اور عنقریب خدا ایسا کریگا اِس لیے فرعون کو اب ایک ہوشیار اور عقلمند آدمی چاہیے جو سرزمین مصر پر مقرر کیا جائے فرعون کو ایسا کرنا چاہیے اور اُسے زمین پر حاکم مقرر کرنا چاہیے اور سات افزائش کے سالون مین زمین مصر کا پانچوان حصہ آمدنی لینا چاہیے اور سات عمدہ برسون کی پوری خوراک جمع کرنا چاہیے اور فرعون کے ہاتھ مین غلہ رکھنا چاہیے اور اُسی شہرون مین خوراک رکھنا چاہیے اور یہ خوراک مصر کے ملک مین قحط کے سات برس کے واسطے جمع رہنا چاہیے تاکہ ملک قحط سے تباہ نہو۔ یہ بات فرعون کو پسند آئی اور اُس کے سب ملازمین کو بھی اور فرعون نے ملازمین سے کہا کیا ہم کوئی ایسا آدمی جیسا یہ ہے پاسکتے ہین جس مین روح الٰہی موجود ہے اور فرعون نے یوسف سے کہا خدا نے تجھے یہ سب کچھ دکھایا ہے تجھ سے زیادہ واقف کار اور عقلمند اور کوئی نہین ہے تو میرے گھر پر حاکم ہوگا اور میری رعایا تجھے بوسہ دیگی صرف تخت پر مین تجھ سے بڑا رہونگا۔

توریت مین حضرت یوسف ساقی کی سفارش سے فرعون کے خواب کی تعبیر کے لیے قید خانہ سے نکالے جاتے ہین اور بعد تعبیر بادشاہ کے نائب مقرر ہوتے ہین لیکن جس الزام پر آپ کو فوطیفر نے غصہ مین آکر قید کیا تھا اُس سے بری ہونے کا کہین کبھی ذکر نہین ساقی نے جبوقت یوسف کی تقریب بادشاہ سے کی وہان اس قدر اور کہتا کہ میرے اور خانسامان کے ساتھ قید خانہ مین ایک اور بخطا عبری غلام تھا مگر توریت نے اور باتون کو تو طول دے کر اور مکرّر بیان کیا لیکن اِس ضروری امر کو اُڑا دیا جس سے آپ کا کیرکٹر فوطیفر بادشاہ اور درباریون سب کی نگاہ مین مشتبہ رہا۔ اب قرآن کا اُسلوب بیان دیکھو فرعون کا خواب سنکر اور نجومیون کو عاجز پاکر ساقی کو حضرت یوسف یاد آتے ہین لیکن چونکہ شاہی خواب کا معاملہ ہے جس کی تعبیر سے بڑے بڑے نجومی عاجز ہین اِس لیے فوراً یوسف کا نام نہین لیتا ہے اور پہلے خود قید خانہ مین جاکر اور معقول تعبیر خواب سنکر اطمینان کے ساتھ واپس آکر بادشاہ سے ذکر کرتا ہے آپ طلب ہوتے ہین اس موقع پر بجاے اسکے کہ آپ خوش ہوکر فوراً روانہ ہو جائین پہلے جس جرم مین آپ ماخوذ ہین اُس کی تحقیقات چاہتے ہین تاکہ سب پر اصل حقیقت کھل جائے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عزت اور آبرو کا خیال دنیاوی عروج پر مقدم ہے حسن اتفاق سے اگر تقرب شاہی حاصل ہوگیا لیکن ننگ و نام پر دھبہ قائم رہا تو کس کام کا۔ غرضکہ تحقیقات ہوتی ہے زنان مصر شہادت دیتی ہین اور عورت منفعل ہوکر اپنے جھوٹے الزام کا خود اقرار کر لیتی ہے۔ اور حضرت یوسف علی رُوس الاشہاد بیگناہ ثابت ہوتے ہین تب آپ کسر نفس سے اقرار عبودیت اور شکر الٰہی کے طور پر کسقدر اعلی اور ارفع خیال ان الفاظ مین ادا فرماتے ہین وما ابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی

غفور رحیم - پھر آپ دربار مین جاتے ہین فرعون آپ سے گفتگو کر کے آپکا گرویدہ ہوجاتا ہے اور اپنا مقرب بنانا چاہتا ہے آپ جس کام کو باحسن وجوہ سر انجام دے سکتے ہین اُسکے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے ہین اور بغیر جھجک کے پورے اعتماد کے ساتھ فرماتے ہین اِنّی حَفِیظٌ علیم کیونکہ ایسے موقع پر انکسار نہین کرتے بلکہ افراد اور قومون کی ترقی اور حسن سیاست مُدن کا راز اسمین مضمر ہے کہ جو شخص جس کام کے واسطے موزون ہو اُس کے لیے قدر دان حاکم کے سامنے خود کو پیش کرے اور پورے اعتماد نفس کے ساتھ - پھر نائب مقرر ہونے کے بعد نیک بندون پر دنیاوی انعام کے ساتھ ہی اجر آخرت اور اسکی فضیلت کے ذکر کا التزام قصہ کے اخلاقی اور مذہبی پہلو کو کس قدر بلند کر دیتا ہے -

قرآن	توریت
وجاء اخوة یوسف	ویبا واھی یوسف ویشتحولو افیم ارصہ ویرا
فدخلوا علیه فعرفهم	یوسف الاحیو ویکرم ویتنکر الیھم ویدبر اتم
وهم له منکرون ولما جهزهم	قشوت ویامر الیھم ماین باتم ویامرو مارص
بجهازهم قال ائتونی	کنعن لشبر اکل ویکر یوسف الاحیو وھم لا ھکر
باخ لکم من ابیکم	ھو ویزکر یوسف ات ھحلموت اشر حلم لھم
الا ترون انی اوف	ویامر الیھم مرجلیم اتم لروات اتعروت
الکیل وانا خیر المنزلین	ھارص باتم ویامرو الیو لا ادنی و
فان لم تاتونی به فلا	عبدیک بیا لشبر اکل کلنو بنی ایش احد نحن
کیل لکم عندی ولا	کنیم انحن لا ھیو عبدیک مرجلیم ویامر
تقربون قالوا سنراود	الیھم لا کی عروت ھارص باتم لرادہ ویامرو

توریت	قرآن
شنیم عشر عبدیاک احیم انحنو بنی ایش	عنه اباه وانا لفاعلون
احد بارص کنعن وهنه هقطن ات ابینو	وقال لفتیٰنه اجعلوا
هیوم ویاحد اینینو ویامر الیهم یوسف هو	بضاعتهم فی رحالهم لعلهم
اشر دبرتی الکم لامر مرجلیم اتم بزات	یعرفونها اذا انقلبوا الی
تبحنو حی فرعه ام تصاو مزه کی ام ببوا احیکم	اهلهم لعلهم یرجعون
هقطن هنه شلحو مکم احد ویقح ات احیکم	فلما رجعوا الی ابیهم
واتم هاسرو ویبحنو دبریکم هامت اتکم و	قالوا یا ابانا منع منا
ام لا حي فرعه کی مرجلیم اتم ویاسف اتم	الکیل فارسل معنا اخانا
المشمر شلشت یمیم ویامر الیهم یوسف بیوم	نکتل وانا له لحفظون
هشلیشی زات عشو وحیو ات هالهیم انی	قال هل اٰمنکم علیه
یراه کنیم اتم احیکم احد یاسر ببیت مشمرکم	الا کما امنتکم علی اخیه
واتم لکو هبیا وشبر رعبون بیتکم وات احیکم	من قبل فالله خیر حفظا
هقطن تبیاو الی ویامنو دبریکم ولا تموتو	وهو ارحم الراحمین
ویعشو کن ویامرو ایش الاحیو ابل اشمیم	فلما فتحوا متاعهم وجدوا
انحنو عل احینو اشر راینو صرت نفشو بهت	بضاعتهم ردت الیهم
حننو الینو ولا شمعینو علکن باه الینو هصره	قالوا یا ابانا ما نبغی
هزات ویعن راوبن اتم لامر هلوا امرتی الیکم	هذه بضاعتنا ردت
لامر الحطاو بیلد ولا شمعتم وجم دمو هنه	الینا ونمیر اهلنا ونحفظ
ندرش وهم لا یدعو کی سمع یوسف کے	اخانا ونزداد کیل بعیر

توریت	قرآن
هملیص بنیتم ولیسب معلیهم ویبك ویشب	ذلك كيل يسير. قال
الهم ویدبر الهم ویصو ماتو اتشمعون ویاسر	لن ارسله معكم حتّى
اتو یعینهم ویصو یوسف ویملا واتکلیهم برو	تؤتون موثقا من الله
لهشیب کسفیهم ایش لشقو ولتت لهم صده لدرك	لتأتنني به الا ان يحاط
ویعش لهم کن ویشاوات شبرم عل حمریهم	بكم فلما اتوه موثقهم
ویلکو مشم ویفتح هاحد اتشقو لتت مسفو لحمرو	قال الله على ما نقول
بملون ویرا ات کسفو وهنه هوا بفی امتحتو	وكيل وقال يٰبني
ویامر الاحیو هوشب کسفی وجم هنه بامتحتی	لا تدخلوا من باب
ویصا لبم ویحرد وایش الاحیو لامر مه زات	واحد وادخلوا من ابواب
عشه الهیم لنو ره ویبا والیعقب ابیهم ارصه	متفرقة وما اغنى عنكم
کنعن ویجید ولو ات کل هقرات اتم	من الله من شئ ان الحكم
ویامر الیهم یعقب ابیهم اتو شکلتم	الا لله عليه توكلت
یوسف اینتو وشمعون اینتو وات بنیمن تقحو	وعليه فليتوكل
علی هو کلنه ویامر راوبن الابیو لامر اتشنی	المتوكلون. ولما دخلوا
بنی تمیت ام لا ابی انو الیك تنه اتو عل	من حيث امرهم ابوهم
یدی وانی اشیبنو الیك ویامر لا یرد بنی عمکم	ما كان يغني عنهم من
کی احیو مت وهو لبد ونشار وقراهو اسون	الله من شئ الا حاجة
بدرك اشر تلکو به وهورد تم ات شیبتی	في نفس يعقوب قضٰها
بیجون شاوله وهرعب کبد بارص ویهی کاشر	وانه لذو علم لما علمنٰه
کلو لاکل ات هشبر اشر هبیا و ممصر یم ویامر	ولكن اكثر الناس لا يعلمون

توریت	قرآن
الیھم ابیھم شبو شبرو لنو معطا کل ویامر	ولما دخلوا علی یوسف
الیو یھودہ لامر ھعد ھعد ھنو ھایش لامر	اوی الیہ اخاہ قال
لاترا و فنی بلتی احیکم اتکم ام یشک مشلح	انی انا اخوک فلا تبتئس
ات احینو اتنو نردہ ونشبر الک اکل وام اینک	بما کانوا یعملون -
مشلح لا نردکی ھایش امر الینو لا ترادفنی بلتی	فلما جھزھم بجھازھم
احیکم اتکم ویامر یشرال لمہ ھرعتم لی لھجید	جعل السقایۃ فی رحل
لایش ھعود لکم اح ویامرو شاول شال ھایش	اخیہ ثم اذن موذن
لنو ولمولدتنو لامر ھعود ابیکم ھی ھیش لکم اح	ایتھا العیر انکم لسارقون
ونجد لو عل فی ھدبریم ھالہ ھید وع ندع کی	قالوا واقبلوا علیھم
یامر ھوید وال احیکم ویامر یھودہ ال	ماذا تفقدون قالوا
یشرال ابیو شلحہ ھغراتی ونقومہ ونلکہ ونحیہ	نفقد صواع الملک ولمن
ولانموت جم اغنو جم اتہ جم طفینو انکی اعربنو	جاء بہ حمل بعیر وانا
میدی مبقشنو ام لاھبیا تیو الیک وھصجیتو	بہ زعیم - قالوا تاللہ
لفنیک وحطاتی لک کل ھیمیم کی لولا ھتمہ مھنو	لقد علمتم ما جئنا
کی عتہ شبنو زہ فعمیم ویامر الھم یشرال ابیھم	لنفسد فی الارض وما کنا
ام کن افوا زات عشعو قحو مزمرت ھارص بکلیکم	سارقین قالوا فما جزاؤہ
وھور یدا ولایش منحہ معط صری ومعط دبش	ان کنتم کذبین
نکات ولط بطنیم وشقد یم وکسف مشنہ قحو بیدکم	قالوا جزاؤہ من وجد
وات یکسف ھموشب بغی ام تحتیکم تشیبو بیدکم	فی رحلہ فھو جزاؤہ
اولی مشجہ ھوا وات احیکم قحو وقومو شوبو ال	کذلک نجزی الظلمین

توریت	قرآن
هایش وال شدی وتن لکم رحیم لفنی هایش	فبدأ باوعیتهم
وشلح لکم ات احیکم احر وات بنیمین وانی	قبل وعاء اخیه ثم
کاشر شکلتی شکلتی ویقحو هانشیم ات همنحه	استخرجها من
هزات ومشنه کسف لقحو بیدم وات بنیمین	وعاء اخیه کذلک
ویقمو ویردو مصریم ویعمدو لفنی یوسف	کدنا لیوسف ماکان
ویرا یوسف اتم ات بنیمین ویامر لاشر عل	لیاخذ اخاه فی
بیتو هبا ات هانشیم هبیته وطبح طبح وهکن	دین الملک الا ان
کی اتی یاکلو هانشیم بصهریم ..... ویجشو ال	یشاء الله نرفع
هایش اشر عل بیت یوسف ویدبرو الیو فتح	درجٰت من نشاء وفوق
هبیت ویامرو بی ادنی یرد ورد نو بتحله	کل ذی علم علیم
لشبر اکل ویهی کی بانو ال هملون ونفتحه ات	قالوا ان یسرق فقد
امتحیتنو وهنه کسف ایش بفی امتحتو بسفنو	سرق اخ له من قبل
بمشقلو ونشب اتو بیدنو وکسف احر هوردنو بیدنو	فاسرها یوسف فی
لشبر اکل لا ید عنو می شم کسفنو بامتحیتنو ویامر	نفسه ولم یبدها لهم
شلوم لکم ال تیرا الهیکم والهی ابیکم نتن لکم	قال انتم شر مکانا
مطمون بامتحتیکم کسفکم بالی ویوصا الهم ات	والله اعلم بما تصفون
شمعون ویبا هایش ات هانشیم بیته یوسف ویتن	قالوا یایها العزیز ان
میم ویرحصو رجلیهم ویتن مسفو لحمریهم	له ابا شیخا کبیرا
ویکینو ات همنحه عد بوا یوسف بصهریم کی شمعو کی شم	فخذ احدنا مکانه
یاکلو لحم ویبا یوسف هبیته ویبیا ولو ات همنحه	انا نرٰک من المحسنین

توریت	قرآن
اشر بید مرهبیة ونشیحو ولوا رصه ویشال لهم	قال معاذ الله ان
لشلوم ویامر هشلوم ابیکم هزقن اشر امرتم	نا خذ الا من
هعود نوحی ویامر وشلوم لعبدك لابینو عود نو	وجدنا متاعنا
حی ویقدو ویشتحو ویشاعینو ویرا ات بنیمین احیو	عنده انا اذا لظلمون
بن امو ویامر هزه احیکم هقطن اشر امرتم	فلما استا یئسوا
الی ویامر الهیم یحنك بنی ویمهر یوسف کی نکمر	منه خلصوا نجیا
ورحمیو الاحیو ویبقش لبکوت ویبا هحدره ویبك	قال کبیرهم الم
شمه ویرحص فنیو ویصا ویتا فق ویامر شیمو	تعلموا ان اباکم
لحم ویشیمو لولبدو ولهم لبدم ولمصریم ها کلیم	قد اخذ علیکم
اتو لبدم کی لا یوکلون همصریم لاکل ات هعبریم	موثقا من الله ومن
لحم کی توعبه هوا لمصریم..... ویصو ات اشر علبیتو	قبل ما فرطتم
لامر ملا ات امتحت ها نشیم اکل کاشر یوکلون	فی یوسف فلن ابرح
شاد ویشیم کسف ایش بفی امتحتو وات احبیی جبیع	الارض حتی یاذن
هکسف تشیم لبفی امتحت هقطن وات کسف شبرو	لی ابی او یحکم الله
ویعش کدبر یوسف اشر دبر هبقر اور وها نشیم شلحو	لی وهو خیر الحاکمین
همه وحمریهم هم یصاوات هعیر لاهرحیقو یوسف	ارجعوا الی ابیکم
امر لاشر علبیتو قوم ردف احری ها نشیم وهشیتم	فقولوا یا ابانا
وامرت الهم لمه شلمتم رعه تحت طوبه هلوازه	ان ابنك سرق وما
اشر یشته ادنی بو وهوا نحش ینحش بو هرعتم	شهدنا الا بما علمنا
اشر عشیتم ویشیحم ویدبر الهم ات هدبریم هاله	وما کنا للغیب حفظین

توریت	قرآن
ویامر والیولمہ ید برادنی کد بو یم ہالہ حلیلہ	واسئل القرية التي
لعبدك معشوت کد برهزه هن کسف اشر	كنا فيها والعير
مضانو بغی امتحیتنو هشیبنو الیك مارص کنعن	التي اقبلنا فيها و
وایك نجنب مبیت ادنیك کسف او زهب اشر	انا لصدقون - قال
یمصا اتو معبدك ومت وجم انخنو نهیه لادنی	بل سولت لكم
لعبدیم ویامر جم عته کد بریکم کن هوا شر	انفسكم امرا فصبر
یمصا اتو یهیه لی عبد واتم مهیو نقیم ویمهرو	جميل عسى الله ان
ویوریدو ایش ات امتحتوارصہ ویفتحتوا یش	ياتيني بهم جميعا
امتحتو ویخفش بجدول محل وبقطن کلہ ویمصا هجبیع	انه هو العليم الحكيم
بامتحت بنیمن ویقرعو شملتم ویعمس ایش عل	وتولى عنهم وقال
حمرو ویشبو هعیره ویبا یهوده واخیو بیتہ یوسف	ياسفى على يوسف
وهوا عودنو شم ویفلو لفینو ارصہ ویامر لهم یوسف	وابيضت عيناه من
مہ همعشہ هزه اشر عشیتم هلو ایدعتم کی نحش	الحزن فهو كظيم
ینحش ایش اشر کمنی ویامر یهوده مہ نامر	قالوا تالله تفتؤا
لادنی مہ ندبر ومہ نصطداق هالهیم مصاات عون	تذكر يوسف حتى
عبدیك هننو عبدیم لادنی جم انخنو جم اشر نمصا	تكون حرضا او تكون
بید وویامر حلیلہ لی معشوت زات هایش اشر نمصا	من الهالكين
هجبیع بید وهوا هیہ لی عبد واتم علو لشلوم ال ابیکم	قال انما اشكوا
ویجش الیو یهوده ویامر کی ادنی یدبر نا عبدك دبر	بثي وحزني الى الله و
بازلنی ادنی وال یحر افك بعبدك کی کموك کفرعه ادف	اعلم من الله

قرآن	توریت
ما لا تعلمون۔	شال اتعبد یولامرھیشلکم اب رواح ونامر
یٰبنی اذھبوا	الادنی یشلنواب رتن ویلدن قنوم قطن و
فتحسسوا من	احیومت ویوترھوالبد ولاموابیوامبوت امر
یوسف واخیہ	العبدیک هوردهوالی ویشیمہ عینی علیو
ولا تائسو من روح	ونامرالادنی لایوکل هنعر لعزبات ابیو و
اللہ۔ انہ لا یائس	عزبات ابیومہ وتامرالعبد یک امولا یرد
من روح اللہ الا	احیکم هقطن اتکم لا تسفون لرادت فنی و یھی
القوم الکفرون	کے علینوالعبدک ابی ونجد لواتد بری ادنی
فلما دخلوا علیہ	ویامرابینوشبوشبرولنومعط اکمونامرلانوکل
قالوا یایھا العزیز	لودت امرلیش احینوهقطن اتنوویردنوکی لانوکل
مسنا واھلنا	لرادت فنی هایش اوحینو هقطن اینو اتنو ویامر
الضر وجئنا ببضاعۃ	عبدک ابی الینو اترید عتم کی شیتم یلدہ لی
مزجٰۃ فاوف	اشتی ویصا هاحد ماتی وامراک طرف طرف و لا
لنا الکیل وتصدق	رایتوعد هنہ ولصحتم جم اتزہ معم فنی وقرهو
علینا ان اللہ یجزی	اسون وهوردتم ات شیبتی مرعہ شالہ وعترکب
المتصدقین۔ قال	ای العبدک ابی وهنعر اینو اتنو ونفشو فشورہ
ھل علمتم ما	بنفشودهیہ کراوتوکی این هنعرومہ وهو یدعبیک
فعلتم بیوسف و	ات یشب عبدک ابینو بیجون شالہ کی عبدک
اخیہ اذ انتم	عرب ات هنعر معم ابی لامرام لابی انو الیک و
جاھلون قالوا ءانک	حطاتی لابی کل هیمیم وعتہ یشب نا عبدک تحت

توریت

هنعر عبد لادنی وهنعر یعل عم احیو کی ایک
اعله الاب وهنعر ایننو اتی فن اراه برع اشر
یمصا ات ابی۔ ولا یکل یوسف لهت افق لکل
هنصبیم علیو ویقرا هوصی او کل ایش معلی
ولا عمد ایش اتو بهتودع یوسف الاحیو ویتن
ات قلو ببکی ویشمعو مصریم ویشمع بیت فرعه
ویامر یوسف الاحیو انی یوسف هود ابی حی ولا
یکلو احیو لعنوت اتو کی نبهلو مفنیو ویامر یوسف
الاحیو جشو نا الی ویجشو ویامر انی یوسف احیکم
اشر مکرتم اتی مصریمه وعته ال تعصبو وال یحر
بعینکم کی مکرتم اتی هنه کی لمحیه شلحنی
الهیم لفنیکم کی زه شنتیم هرعب بقرب هارص
وعود حمش شنیم اشر این حریش وقصیر وشلحنی
الهیم لفنیکم لشوم لکم شاریت بارص و
لهحیوت لکم لفلیطه گدله وعته لا اتم شلحتم
اتی هنه کی هالهیم ویشمینی لاب لفرعه
ولادون لکل بیتو ومشل بکل ارص مصریم۔
مهرو وعلو الابی وامرتم الیو که امر بنک
یوسف شمنی الهیم لادون لکل مصریم ردہ
الی التعمد۔

قرآن

لانت یوسف
قال انا یوسف
وهذا اخی قد من
الله علینا انه
من یتق ویصبر
فان الله لا یضیع
اجر المحسنین۔
قالوا تالله لقد
اثرک الله علینا
وان کنا لخطئین
قال لا تثریب
علیکم الیوم
یغفر الله لکم و
هو ارحم الراحمین
اذهبوا بقمیصی
هذا فالقوہ علی
وجه ابی یات
بصیرا واتونی
باهلکم
اجمعین

ترجمہ توریت

اور یوسف کے بھائی آئے اور انھون نے اسے سجدہ کیا اور یوسف نے بھائیون کو دیکھکر پہچانلیا لیکن خود کو غیر ظاہر کیا اور سخت الفاظ کہے اور پوچھا تم کہان سے آئے انھون نے کہا سرزمین کنعان سے غذا خریدنے اور یوسف نے انھین پہچان لیا لیکن وہ پہچان نہ سکے اور یوسف کو وہ خواب یاد آیا جو اس نے دیکھا تھا ان کے بارے مین اور انسے کہنے لگا تم مخبر ہو یہان کا کچا چٹھا دریافت کرنے آئے ہو اور وہ بولے نہین خداوند تیرے خادم غلہ خریدنے آئے ہین ہم سب ایک باپ کی اولاد ہین اور سچے ہین مخبر نہین ہین اسنے کہا نہین تم یہان کا کچا چٹھا دریافت کرنے آئے ہو اور وہ بولے تیرے خادم بارہ بھائی ہین ایک باپ کی اولاد کنعان مین اور سب سے چھوٹا آج باپ کے پاس ہے اور ایک نہین ہے اور یوسف انسے کہنے لگا اسی سے تو کہتا ہون کہ تم مخبر ہو اب تمھارا امتحان لیا جائیگا فرعون کی جان کی قسم تم یہان سے جانے نہ پاؤگے جب تک اپنے چھوٹے بھائی کو یہان نہ لاؤ۔ ایک تم مین سے جاے اور اپنے بھائی کو

ترجمہ قرآن

اور یوسف کے بھائی اسکے پاس آئے اسنے انھین پہچان لیا مگر انھون نے نہ پہچانا اور جب یوسف نے انکا سامان سفر تیار کردیا تو کہنے لگا اپنے بھائی کو جو تمھارے باپ سے ہے لیکر آؤ کیا تم نہین دیکھتے کہ مین کیسی پوری ناپ (غلہ) دیتا ہون اور مین سب سے اچھی طرح مہمانی کرتا ہون پھر اگر تم اسکو نہ لاؤگے تو تمھارے لیے میرے پاس پیمانہ نہین ہے پھر میرے پاس نہ پھٹکنا وہ بولے ہم جاتے ہین اپنے باپ سے خواہش کرین گے اور ہم ضرور کرینگے اور یوسف نے اپنے خدام سے کہا یہ جو پونجی لائے ہین وہ انکی خورجیون مین رکھ دو اس لیے کہ جب یہ لوٹ کر اپنے گھر پہونچین تو اپنی پونجی پہچان کر شاید

توریت

لائے باقی تم سب قید رہو گے تاکہ تمھارا قول صحیح
ثابت ہو ورنہ فرعون کی جان کی قسم تم مخبر ہو ۔ اور
تین دن تک انھین قید رکھا اور تیسرے دن یوسف
کہنے لگا تم ایسا کرو اور زندہ رہو کیونکہ مجھے خوف خدا
ہے اگر تم سچے ہو تو ایک کو قید مین چھوڑ جاؤ اور قحط
کے لیے اپنے گھرون مین غلہ لیجاؤ لیکن اپنے چھوٹے
بھائی کو لاؤ تاکہ تمھاری بات سچ نکلے اور تم مارے
نہ جاؤ اور انھون نے ایسا ہی کیا اور ہر ایک اپنے
بھائی سے کہنے لگا حقیقت مین اپنے بھائی کے معاملہ
مین ہم گنہگار رہین کیونکہ وہ ہم سے عاجزی کرتا تھا مگر
ہم نے اُس کی مصیبت کا خیال نہ کیا اس لیے ہم پر یہ
وبال پڑا اور روبن کہنے لگا مین نے نہین کہا تھا
کہ لڑکے پر ظلم نہ کرو مگر تم نے نہ سنا اب دیکھو اس کا
خون بدلہ لیتا ہے اور وہ نہ جانتے تھے کہ یوسف یہ سب
سمجھ رہا ہے کیونکہ ترجمان بیچ مین تھا اور یوسف اُدھر
سے ہٹ آیا اور رونے لگا اور پھر واپس آکر انسے باتین
کرنے لگا اور شمعون کو لے کر ان کے سامنے بندھوا دیا تب
اس نے حکم دیا کہ انکے برتنون مین غلہ بھر دو اور ہر ایک
کی پونجی بورے مین رکھ دو اور انھین زاد راہ دو اور
اس طرح اسنے انکے ساتھ برتاؤ کیا ۔ اور وہ گدھون پر

قرآن

پھر آئین پھر جب وہ لوٹ کر
باپ کے پاس پہونچے تو کہنے لگے
بابا غلہ کا لانا ہمارے لیے بند
ہوگیا ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ
بھیج ہم غلہ لائین اور ہم اسکے
نگہبان ہین ۔ باپ نے کہا کیا
مین اسپر بھی تمھارا ایسا ہی بھروسا
کرون جیسا پہلے اسکے بھائی کے
بارہ مین کیا تھا اللہ بہتر نگہبان
ہے اور وہ سب رحم کرنے والون سے
زیادہ رحم کرنے والا ہے اور جب
انھون نے اپنا سامان کھولا تو
دیکھا کہ انکی پونجی وہی ہے جو
لوٹا دیگئی ہے ۔ تب کہنے لگے بابا
ہمین اور کیا چاہیے یہ پونجی بھی
ہے جو ہم کو پھیر دی گئی ہے اور
اپنے گھر والون کے لیے غلہ لائینگے
اور اپنے بھائی کی خبرداری کرینگے
اور ایک اونٹ بھر غلہ اور لائینگے
ابکی جو لائے ہین وہ تھوڑا سا ہے

توریت

غلہ لاد کر روانہ ہوے اور جب ایک نے بورا کھول کر گدھے کو سراے مین چارہ دینا چاہا تو اُسے اپنا روپیہ نظر آیا کیونکہ وہ بورے کے منھ مین تھا اور اُس نے بھائیون سے کہا میرے دام تو میرے بورے مین موجود ہین اور ان کے دل ڈوب گئے اور وہ ڈر گئے اور ہر ایک بھائی کہنے لگا خدا نے ہمارے ساتھ یہ کیا کیا اور وہ یعقوب کے پاس کنعان مین آئے اور سرگذشت سنائی ......

اور یعقوب کہنے لگا تم نے مجھے میرے بیٹون سے جدا کیا نہ یوسف ہے نہ شمعون اور بنیامین کو لیجاوگے یہ سب میرے خلاف ہے اور روبن کہنے لگا با میرے دو لڑکون کو مار ڈالنا اگر مین اسکو واپس نہ لاؤن اور تیرے سپرد نہ کرون اور یعقوب کہنے لگا میرا بیٹا تمھارے ساتھ نہین جائیگا کیونکہ اُسکا بھائی مرچکا اور وہ اکیلا ہے اگر اسپر جہان تم لیے جاتے ہو کوئی آفت آئے تو اِس غم مین میرے سفید بالون کو قبر مین پہونچا دوگے ......

اور قحط کا ملک مین زور ہوا اور ایسا ہوا کہ جب وہ غلہ جو مصر سے لائے تھے کھا چکے تب باپ نے ان سے کہا ہمارے لیے اب اور غذا لاؤ اور یہودا کہنے لگا اُس شخص نے صاف کہدیا تھا کہ جب تک اپنے بھائی کو نہ لاؤگے مجھ سے مل نہین سکتے اگر بھائی کو ہمارے ساتھ کردے

قرآن

باپ نے کہا مین تو ہرگز اُس کو تمھارے ساتھ بھیجنے والا نہین جب تک تم خدا کی قسم کھا کر مجھے عہد نہ کرو کہ تم ضرور لیکر اُسکو میرے پاس آؤگے ہان اگر تم سب گھر جاؤ (مبتلاے آفت ہوجاؤ) تو اور بات ہے جب اُنھون نے یہ عہد کرلیا تو باپ نے کہا ہم جو کہہ رہے ہین اللہ اسپر گواہ ہے۔ اور کہنے لگا میرے بیٹو! ایک ہی دروازے سے سب نہ جانا بلکہ الگ الگ دروازون سے داخل ہونا اور مین اللہ کے حکم کو تم سے ذرا بھی ٹال نہین سکتا حکم تو بس اللہ ہی کا چلتا ہے اُسی پر مین نے بھروسہ کیا اور بھروسہ کرنے والون کو بھی بھروسہ چاہیے اور جب وہ مصر مین اُس طرح جیسے باپ نے کہا تھا داخل ہوے تو اللہ کے سامنے یہ تدبیر کچھ کام نہ آئی وہ تو یعقوب

توریت

توہم غلہ لائین کیونکہ وہ شخص کہہ چکا ہے کہ بغیر اپنے
بھائی کے لائے ہوے تم مجھ سے مل نہین سکتے۔ اور
اسرائیل کہنے لگا تم نے میرے ساتھ یہ کیسی برائی کی
کہ اُس سے کہہ دیا کہ ایک بھائی اور بھی ہے اور
وہ بولے اس شخص نے ہمارے عزیزون کا حال پوچھا
اور کہنے لگا کیا تمھارا باپ زندہ ہے کیا کوئی اور
بھائی بھی ہے اور ہم نے اُسکے عنوان کلام کے
مطابق جواب دیا مگر یہ خبر نہ تھی کہ وہ بھائی کو بلا بھیجے گا
اور یہودہ باپ سے کہنے لگا لڑکے کو میرے ساتھ کر دو
تاکہ ہم جائین اور زندہ رہ سکین اور ہم سب اور تو اور
بال بچے موت سے بچ جائین مین ضامن ہوتا ہون
میرے ہاتھون اُسے لینا اگر مین اُسے تیرے پاس لاؤن
تو سارا الزام مجھ پر ہے کیونکہ ہم یہان ٹھہرے رہے
نہین تو اب تک دو مرتبہ ہو آئے ہوتے اور اسرائیل
اُنکے باپ نے کہا اگر ایسا ہے تو اپنے برتنون مین اس
شخص کے لیے میوہ بھر لو کچھ خوشبو اور شہد بھی مصالحہ
مر مکی اخروٹ اور بادام بھی اور دونا روپیہ۔ وہ روپیہ بھی
جو تمھارے بورون مین واپس ملا اسے بھی لیجاؤ شاید
غلطی ہوئی ہو بھائی کو بھی لیجاؤ اور روانہ ہو اور خدا ے قدیر
اُس شخص کو تم پر مہربان کرے کہ وہ تمھارے دوسرے بھائی کو

قرآن

کے دل کی ایک آرزو تھی جو پوری
کرنی اور بے شک یعقوب کو جو
ہم نے سکھایا تھا وہ اُسکو جانتا تھا
لیکن اکثر آدمی یہ نہین جانتے اور
جب وہ یوسف پاس پہونچے تو اُسنے
اپنے بھائی کو اپنے پاس اُتارا اور
کہا مین تیرا (سگا) بھائی ہون پس
تو غم نکر جو یہ کرتے رہے۔ پھر جب
یوسف نے اُن کا سامان سفر تیار
کر دیا تو پانی پینے کا پیالہ اپنے
بھائی کے سامان مین رکھوا دیا
پھر ایک پکارنے والے نے پکارا
قافلے والو! تم بیشک چور ہو ان
لوگون نے پکارنے والون کی طرف
رُخ کیا اور پوچھا کیون کیا چیز
تمھاری گم ہے وہ بولے ہم کو
بادشاہ کا پیالہ نہین ملتا اور جو شخص
اس کو لے کر آئے اسکو ایک اونٹ بھر
غلہ ملے گا اور مین اسکا ضامن ہون
یوسف کے بھائی کہنے لگے تم تو

ترجمہ توریت

اور بنیامن کو بھیجدے ورنہ اگر بیٹون کی جدائی ہے تو خیر۔ اور اُنھون نے تحائف اور دونا روپیہ اور بنیامن کو ہمراہ لیا اور مصر پہونچ کر یوسف کے سامنے حاضر ہوے اور یوسف نے بنیامن کو دیکھا اور اپنے کارندہ سے کہا اِنھین گھر مین لاؤ اور ذبیحہ تیار رکھو یہ سب میرے ساتھ دوپہر کو کھانا کھائین گے اور وہ مختار کے پاس آئے وہ انسے دروازے پر ملا وہ بولے جناب جب پہلے غلہ خریدنے آئے تو ایسا ہوا کہ جب سراے مین ہم نے بورے کھولے تو ہم سبکی پوری رقم بورے مین نکلی اب ہم اُسے واپس لائے اور دوسری رقم بھی خرید غلہ کے واسطے ہم لائے ہم نہین جانتے کہ کس نے ہمارا روپیہ بورے مین رکھدیا اور وہ کہنے لگا تم پر سلامتی ہو ڈرو نہین تمھارے خدا اور تمھارے باپ کے خدا نے تمھارے بورون مین خزانہ دیا۔ تمھارا روپیہ مجھے پہونچا اور وہ شمعون کو نکال لایا اور سب کو یوسف کے گھر لایا پاؤن دھونیکو پانی دیا اور گدھون کو چارہ۔ اور اُنھون نے تحائف تیار کیے کیونکہ اُنھون نے سُنا تھا کہ دوپہر کو ساتھ کھانا ہوگا اور یوسف گھر مین آیا وہ تحائف لائے اور تعظیم کو زمین پر جھکے اُسنے خیر وعافیت پوچھی اور کہا تمھارا بوڑھا باپ جسکا تم نے ذکر کیا اچھا ہے اور ابھی زندہ ہے اور وہ بولے تیرے خادم ہمارے باپ کی صحت اچھی ہے اور وہ زندہ ہے اور اُنھون نے

ترجمہ قرآن

جان چکے ہو ہم اس لیے نہین آئے ہین کہ ملک مین فساد مچائین اور نہ ہم چور ہین۔ وہ کہنے لگے بھلا اگر تم جھوٹے نکلے تو (چور) کی کیا سزا ہے وہ بولے اُس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان سے نکلے وہی شخص اُس کے بدلے دیا جائے (غلام ہو جائے) ہم ظالمون کو یہی سزا دیتے ہین پھر اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے دوسرون کی خرجیان دیکھنا شروع کین پھر وہ پیالہ اپنے بھائی کی خرجی سے نکلوایا ہم نے اس طرح یوسف کو تدبیر بتائی وہ بادشاہ (مصر) کے قانون کی رو سے اپنے بھائی کو رکھ نہین سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ چاہتا ہم جس کو چاہتے ہین اُسکو بلند درجہ دیتے ہین اور ہر ایک ذی علم سے بڑھکر دوسرا علم والا ہے۔ وہ کہنے لگے اس نے چوری کی

توریت

سر جھکا کر تعظیم کی اور اس نے سر اُٹھا کر اپنے ماں کے
بیٹے بنیامن کو دیکھا اور کہا یہ تمھارا چھوٹا بھائی ہے جس کا
ذکر کرتے تھے اور پھر کہنے لگا بیٹا تم پر خدا کی رحمت ہو اور
یوسف جلدی اُٹھا کیونکہ بھائی کو دیکھکر اُسکا دل اُمنڈ آیا اور
وہ چلا کہ کہان آنسو گراؤن اور وہ اپنے کمرے مین گیا اور
رونے لگا اور پھر منھ دھوکر باہر آیا اور خود کو سنبھال کر کہنے لگا
کھانا لاؤ اور وہ سب الگ الگ بیٹھے اور مصری بھی الگ
بیٹھے کیونکہ یہودی اور مصری ساتھ کھانا نہین کھاتے کیونکہ
مصریون کو چھوت کا خیال ہے ...... اور یوسف نے
مختار سے کہا ان کے بورے غذا سے بھر دو جسقدر لیجا سکین
اور سب کا روپیہ بورون مین رکھدو اور میرا چاندی کا پیالہ
چھوٹے بھائی کے بورے مین مع اُسکے روپیہ کے اور اسنے
یوسف کے حکم کی تعمیل کی اور نور کے تڑکے وہ اپنے گدھے
لیکر روانہ ہوے اور وہ شہر سے دور نہین گئے تھے کہ یوسف
نے مختار سے کہا ان کے پیچھے جاؤ اور جب وہ ملین تو کہنا
کہ تم نے نیکی کا بدلہ بدی کیون دیا کیا یہ وہ پیالہ نہین
ہے جسمین میرا مالک پانی پیتا ہے اور احکام نجوم دیکھتا ہے
تم نے یہ بُرا کیا اور وہ پیچھے چلا اور اُنسے یہ سب کہا اور وہ بولے
حضور ایسا کیون فرماتے ہین ہم خادمون سے یہ بہت
بعید ہے کہ ایسا فعل کرین دیکھیے وہ روپیہ جو ہمارے

قرآن

تو کیا اس کے بھائی (یوسف)
نے بھی پہلے چوری کی تھی
یوسف نے اس کو سنکر اپنے
دل مین بات رکھی اور انپر
ظاہر نہونے دیا یہ قول کہ
تم تو اپنی جگہ بدتر ہو اور
اللہ خوب جانتا ہے جو تم
بیان کرتے ہو۔ بھائی
کہنے لگے اے عزیز اس کا
ایک بوڑھا باپ ہے تو اسکے
عوض ہم مین سے کسی کو
رکھ لے ہم تجھے احسان
کرنے والا پاتے ہین یوسف
نے کہا خدا کی پناہ کہ ہم
کسی کو (ناحق) پکڑ کر رکھین
مگر جس کے پاس ہماری چیز
نکلی ایسا کرین تو ہم ظالم
ٹھہرین۔ پھر جب اسکی رہائی
سے ناامیدی ہوئی تو بڑا
بھائی کہنے لگا تم نہین جانتے

توریت

بورون مین ملا ہم پھر کنعان سے واپس لائے ہم کیونکر
تیرے مالک کے یہان سے چاندی یا سونا چرائے جائین گے
جس کے پاس نکلے اُس کو مار ڈالو اور ہم سب غلام بنجائینگے
اور اُسنے کہا اچھا یہی سہی جسکے پاس نکلے وہ غلام بنایا جا
اور باقی چھوڑ دیے جائین اور ہر ایک جلدی جلدی اپنا
بورا اُتارنے لگا اور اُس نے تلاش شروع کی بڑے سے
ابتدا کر کے چھوٹے تک اور بنیامن کے بورے مین پیالہ
نکلا تب اُنھون نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور گدھون پر
لاد کر شہر آئے اور یہودہ اور بھائی یوسف کے گھر آئے کیونکہ
وہ اب تک وہان تھا اور وہ سجدے مین گر پڑے اور یوسف
نے کہا تم نے یہ کیا کیا کیا تم نہین جانتے تھے کہ مجھ ایسا شخص
چھپی بات جان لے گا اور یہودہ کہنے لگا حضور ہم کیا کہین
کیا بولین کیونکر صفائی کرین خدا نے تیرے خادمون کا گناہ
ظاہر کر دیا ہم حضور کے غلام ہین وہ بھی جس کے پاس پیالہ
نکلا اور ہم بھی۔ وہ کہنے لگا مجھ سے یہ نہ ہوگا کہ بجز اُسکے
جسکے پاس پیالہ نکلا اُسکو غلام بناؤن باقی تم سب سلامتی کے
ساتھ باپ کے پاس جاؤ۔ تب یہودہ قریب آکر کہنے لگا اے
خداوند اپنے خادم کو ایک بات کان مین کہنے دیجیے اور خفا
نہو جیے کیونکہ آپ تو بجاے فرعون کے ہین حضور نے خادم
سے پوچھا تھا کہ تمھارے باپ اور کوئی بھائی ہین اور ہم نے

قرآن

کہ تمھارے باپ نے تم سے
قسم دیکر پکا اقرار لیا تھا اور پہلے
تم یوسف کے باب مین ایک قصور
کر چکے ہو تو مین جب تک میرا
باپ مجھے اجازت نہ دے یا اللہ
کوئی اور تدبیر نکالے یہان سے
ہل نہین سکتا اور اللہ بہتر
فیصلہ کرنے والا ہے تم باپ کے
پاس لوٹ جاؤ اور کہو بابا تیرے
بیٹے نے چوری کی اور ہمنے تو
اسیقدر ہی گواہی دی جو ہم نے
یقین کیا اور ہم کو غیب کی کیا
خبر تھی اور اس بستی والون سے
پوچھ لے جہان ہم تھے اور اس
قافلہ والون سے جنمین ہم
آئے ہین اور ہم بالکل سچے
ہین۔ اُسنے کہا بلکہ تمھارے
دلون نے ایک بات بنالی ہے پس صبر
بہتر ہے امید ہے کہ اللہ اُن سب
کو میرے پاس لائے گا بیشک

توریت

کہا ایک بوڑھا باپ ہے اور ایک بوڑھاپے کی اولاد چھوٹا
لڑکا جسکا بھائی مرگیا ہے اور ماں کا وہی ایک لڑکا ہے
اور باپ اُسے بہت چاہتا ہے اور آپ نے ہم خادمون
سے کہا اُس بھائی کو لاؤ کہ مین دیکھون اور ہم نے کہا خداوند
وہ باپ سے جدا ہوگا تو باپ اُسکی یاد مین مرجائیگا اور
آپ نے خادمون سے کہا جب تک اُس کو نہ لاؤ گے مجھ سے
مل نہین سکتے اور ایسا ہوا کہ ہم نے باپ سے جاکر یہی کہا
اور باپ نے کہا جاؤ اور غذا خرید لاؤ اور ہم نے کہا اگر بھائی
ساتھ نہ ہوگا تو ہم نہین جا سکتے اور اُس شخص کی صورت
دیکھ نہین سکتے اور آپ کے خادم ہمارے باپ نے کہا تم
جانتے ہو کہ میری بیوی کے دو بیٹے ہوے ایک مجھ سے جدا
ہوگیا اور مین نے کہا بیشک وہ پارہ پارہ ہوگیا اور جب
سے پھر وہ مجھ سے نہ ملا اب اگر اسکو بھی لے گئے اور کوئی مصیبت
اسپر پڑگئی تو اس غم مین تم میرے سفید بالون کو قبر مین
پہونچادوگے اسلیے اگر مین آپکے خادم اپنے باپ کے پاس
گیا اور لڑکا ساتھ نہوگا چونکہ اُس کی زندگی اس سے
وابستہ ہے اِس لیے اسکو ساتھ نہ دیکھکر وہ مرجائیگا اور
ہم خادمون کے باعث باپ کے سفید بال اس غم مین قبر
مین پہونچادینگے۔ کیونکہ آپ کا خادم ضامن ہے اور
باپ سے کہکر آیا ہے کہ اگر لڑکا ساتھ نہ آئے تو سارا الزام

قرآن

وہ جاننے والا حکمت والا ہے اور
پھر منھ پھیر کر کہنے لگا ہاے
یوسف اور غم سے اُسکی آنکھین
سفید ہوگئین اور وہ درد سے
بھرا تھا۔ وہ کہنے لگے بخدا تو ہمیشہ
یوسف کو یاد کرتا رہیگا یہانتک
کہ تو گھل گھل کر تباہ ہوجائے
یا فنا ہوجائے۔ اسنے کہا مین
تو شکایت غم و درد اللہ ہی سے
کرتا ہون اور مین اللہ سے
وہ جانتا ہون جو تم نہین
جانتے میرے بیٹو جاؤ اور یوسف
کی خبر لگاؤ اور اسکے بھائی کی
بھی اور اللہ کی رحمت سے ناامید
نہو بیشک اسکی رحمت سے وہی
ناامید ہوتے ہین جو کافر ہین
پھر جب وہ یوسف کے پاس آئے
تو کہنے لگے اے عزیز ہا ہمپر اور
ہمارے گھر والون پر مصیبت پھٹ
پڑی ہے اور ہم تھوڑی سی پونجی

توریت

میرے سر ہے۔ اسلیے لڑکے کے عوض براہ کرم مجھے غلام بنا لیجیے
اور بھائیون کے ساتھ لڑکے کو جانے دیجیے کیونکہ باپ کے پاس مین
کیسے جاؤن جبکہ لڑکا ساتھ نہین کہین ایسا نہو کہ میری باپ پر
آفت آجائے تب یوسف ان سب کے سامنے ضبط نہ کرسکا اور اُسنے چلاکر
کہا میرے پاس سے سب ہٹ جائین اور جب سب ہٹ گئے تو یوسف
نے خود کو بھائیون پر ظاہر کیا اور رونے مین اُسکی آواز بلند ہوئی مصریون
نے سنی اور فرعون کے گھر تک پہونچی۔ اور یوسف بھائیون سے کہنے لگا
مین یوسف ہون کیا میرا باپ ابتک زندہ ہے اور بھائی چُپ ہین کہ
اُسکے سامنے کیا کہین اور یوسف بھائیون سے کہنے لگا مین التجا
کرتا ہون تم میرے قریب آؤ اور وہ قریب آئے اور وہ کہنے لگا مین وہ
یوسف ہون جسے تم نے مصر مین بیچا اس لیے اب غم نہ کرو اور نہ غصہ
ہو کہ تم نے مجھے یہان بیچ ڈالا کیونکہ خدا نے مجھے جان بچانے
کے واسطے یہان تم سے پہلے بھیجا یا دو برس سے قحط پڑا ہوا ہے
اور ابھی پانچ برس اور باقی ہین کہ نہ کھیتی ہوگی نہ فصل کٹے گی
اور خدا نے تم سے پہلے مجھے یہان بھیجا کہ تم زمین پر باقی رہو اور
ایک بڑے نجات کے ذریعہ سے تم کو زندہ رکھے اس لیے تم نے مجھے یہان
نہین بھیجا بلکہ خدا نے اور اُس نے مجھے گویا فرعون کا باپ بنایا اور
اسکے سارے گھر کا مالک اور سارے ملک مصر کا حاکم۔ جلدی کرو اور
باپ کے پاس جاؤ اور کہو تیرا بیٹا یوسف یون کہتا ہے خدا نے مجھے مصر
کا حاکم کیا اب یہان آؤ اور دیر نہ کرو۔

قرآن

لیکر آئے ہین تو ہم کو پوری
ناپ غلہ دلوادے او رہم کو
خیرات دے اللہ خیرات کرنے
والون کو اچھا بدلہ دیتا ہے۔
اُسنے کہا تمھین معلوم ہے کہ
تم نے یوسف اور اسکے بھائی
کے ساتھ نادانی مین کیا کیا
وہ کہنے لگے کیا تو ہی یوسف ہے؟
یوسف نے کہا ہان مین ہی یوسف
ہون اور یہ میرا بھائی اللہ نے ہمپر
احسان کیا جو پرہیزگاری اور صبر
کرے تو بیشک اللہ نیکون کا اجر
ضایع نہین کرتا وہ بولے بخدا اللہ
نے تجھکو ہمپر بزرگی دی اور ہم
خطاوار تھے یوسف نے کہا آج تمپر
الزام نہین ہے اللہ تمکو بخشے اور وہ سب
سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ میرا
کرتہ لیجاؤ اور اسکو باپ کے منہ پر
ڈالدو وہ بینا ہوکر آئیگا اور اپنے
سب گھر والون کو میرے پاس لے آؤ۔

توریت مین قصہ بیان نہایت موثراور دلچسپ ہے۔حضرت یوسف کا بھائیون کو مخبری کے الزام مکے پیچ مین لاکر اپنے حقیقی بھائی بنیامن کو بلوانا۔ بھائیون کا اس نئی مصیبت کو اپنے سابقہ اعمال کی سزا سمجھکر منفعل ہونا حضرت یوسف کا انھین پریشان دیکھکر پوشیدہ آنسو بہانا۔ بھائیون کا واپس آکر باپ سے صورت واقعہ بیان کرنا اور پونجی کا خرجیون مین موجود پاکر ڈر جانا حضرت یعقوب کا پہلے صاف انکار کرنا لیکن پھر قحط کی سختی سے مجبور ہوکر بنیامن کو تحفہ تحائف کے ساتھ انکے ہمراہ کردینا اور پھر خدا سے دعا کرنا بھائیون کا مصر پہونچنا حضرت یوسف کا باپ کی خیریت پوچھنا پھر بنیامن کو دیکھکر فرط محبت سے بیقرار ہوکر اٹھ جانا اور اپنے خاص کمرے مین دل کی بھڑاس نکالنا پھر منھ دھوکر باہر آنا اور دعوت کرنا پھر حسن ترکیب سے پیالہ کے معاملہ مین بھائیون کو مجبور و عاجز کردینا اور بنیامن کو اپنے پاس رکھ لینا لیکن یہودہ کا موثر تقریر سے آپ کو بیتاب کردینا اور آپ کا غیرون کو ہٹاکر چیخ کر رونا اور خود کو ظاہر کردینا بھائیون کا مبہوت ہوجانا لیکن آپکا تسلی و تشفی دینا پھر باپ کو مع پورے قبیلہ کے بلوا بھیجنا غرضکہ یہ تمام امور نہایت موثر اور عمدہ پیرایہ مین ادا ہوے ہین قرآن نے بھی اس مضمون کو لیا لیکن دیکھو کہ محض جذبات برانگیختہ کرنے پر اکتفا نہین کیا بلکہ علم النفس کے دقائق کی رعایت ملحوظ رکھی ہے اور پلاٹ کو اپنے حسن اسلوب سے کھرا کردیا ہے۔ اس کی تفصیل پر غور کرو:-

حضرت یوسف اپنے حقیقی بھائی بنیامن کو بلانا چاہتے ہین اسکے لیے توریت مین بھائی مخبری کے پیچ مین لائے جاتے ہین پھر پونجی بھی خرجیون مین چھپائی جاتی ہے تاکہ ڈر کر واپس آئین اب قرآن مین دیکھو حضرت یوسف نرمی سے پیش آتے ہین تاکہ بھائی بھڑک نہ جائین پھر پونجی بھی خرجیون مین رکھ دیتے ہین تاکہ وہ سمجھین کہ بڑا سخی داتا ہے اور اسلیے خوش ہوکر دوبارہ آئین اور بھائی کو ساتھ لائین۔ بیشک خوف و بیم کے مقابلہ مین امید و رجا کو استعمال کرنا علم النفس کا دقیق نکتہ ہے۔

توریت مین بنیامن کو بھائیون کے ساتھ دیکھکر حضرت یوسف فرط محبت سے بیچین ہوکر پوشیدہ آنسو بہاتے ہین لیکن پھر جب پیالہ اُنکی خرجی مین چھپا دیتے ہین تو چونکہ خود کو بنیامن پر ظاہر نہین کیا تھا اور وہ اس کارروائی سے ناواقف ہے اسلیے بھائیون کے ساتھ وہ بیچارہ بھی غلامی کی نئی مصیبت مین پھنس جانیسے پریشان ہے۔ آب دیکھو قرآن مین حضرت یعقوب کے ارشاد کے مطابق بھائی الگ الگ دروازون سے داخل ہوتے ہین حضرت یوسف بنیامن کو اپنے پاس اُتارتے ہین اور خود کو اُسپر ظاہر کرکے تسلی دیتے ہین اسطرح پیالہ کی چوری کے معاملہ مین جب سب بھائی حیران و پریشان ہین تو بنیامن مطمئن ہے اور خواہ مخواہ اور بھائیون کے ساتھ تردد کی مصیبت مین مبتلا نہین ہوتا۔

پیالہ کے قصہ کے بعد توریت مین حضرت یوسف یہودہ کی تقریر سنکر بیتاب ہو جاتے ہین اور خود کو ظاہر کردیتے ہین قرآن نے اس کا پلاٹ اور گہرا کردیا۔ یہودہ اپنی کوشش مین ناکام رہ کر خود ٹھہر جاتا ہے اور بھائیون کو باپ کے پاس بنیامن کی چوری اور گرفتاری کا حال کہنے بھیجتا ہے حضرت یعقوب یہ سنکر تڑپ جاتے ہین اور اگرچہ اُنکو اسکا یقین نہین آتا لیکن یوسف کا غم تازہ ہو جانے سے فرط الم مین منھ پھیر کر بیتابانہ فرماتے ہین یااسفیٰ علی یوسف۔ بیٹے یہ حالت دیکھکر تسلی دیتے ہین کہ کب تک یہ غم رہیگا اپنے آپکو کیون ہلاک کرتے ہو۔ آپ فوراً سنبھل کر جواب دیتے ہین کہ مین تو اپنے خدا سے درد دل کہتا ہون اس طور سے قرآن نے اس باریک نکتہ کو سمجھا کہ درد و غم مین تڑپ جانا تقاضاے بشریت ہے اور مقام تسلیم کا منافی نہین ہے ہان خدا کے سوا غیر کے سامنے دکھڑا رونا اور بین کرنا زیبا نہین۔ اب اسکے بعد باوجودیکہ غم والم کی انتہا ہو چکی حضرت یعقوب رحمت الٰہی کے اس پختہ عقیدہ کے جوش مین جو بنی اسرائیل کی تاریخ مین ایک حیرت انگیز جذبہ ہے اور جس نے حوادث اور مصائب مین انکے بزرگون کو ہمیشہ سنبھالا فرماتے ہین لاتایئسو من روح اللہ آپکو یقین ہو جاتا ہے کہ خداوند یہواہ انکے ساتھ اسقدر سختی نہ کرے گا ضرور یوسف زندہ ہین اسلیے یوسف اور بنیامن کے واسطے

بیٹون کو پھر بھیجتے ہین بھائی جب مصر پہونچتے ہین تو ایسے پُر درد الفاظ مین حضرت یوسف سے خطاب کرتے ہین کہ آپ بیتاب ہوکر خود کو ظاہر کر دیتے ہین۔ یہان یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیے کہ توریت مین بنیامن کو بیٹون کے ہمراہ مصر بھیجتے وقت حضرت یعقوب کی زبان سے یہ فقرہ نکل جاتا ہے کہ "خداے قدیر اُس شخص کے سامنے تمپر رحم کرے کہ تمھارے دوسرے بھائی (یوسف کو) اور بنیامن کو واپس بھیجدے" حالانکہ قصہ کی ابتدا مین خون آلود قمیص دیکھکر خود حضرت یعقوبؑ نے کہا تھا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا اِسلیے توریت کا یہ فقرہ کچھ بےمعنی سا ہوگیا ہے کیونکہ یوسف کے زندہ باقی رہنے کا کوئی قرینہ نہین ہے بخلاف اس کے قرآن نے قصہ کی ابتدا مین بنا دیا تھا کہ یعقوب نے بیٹون کی بات کا یقین نہین کیا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا بلکہ خیال تھا کہ وہ زندہ ہے اگرچہ غائب ہے اس طور سے قرینہ قائم ہو گیا جو اس موقع پر کام آیا۔

حضرتؑ یوسف بنیامن کو اپنے پاس رکھنا چاہتے ہین توریت مین پیالہ بنیامن کی خرجی مین چھپا دیا جاتا ہے لیکن اسکے بعد پونجی بھی خرجیون مین چھپا دیجاتی ہے اول مرتبہ جب پونجی بھائیون نے خرجیون مین دیکھی تو ڈر گئے تھے اور حضرت یعقوب کی ہدایت کے موافق واپس کرنے آئے تھے اب دوبارہ پھر پیالہ کے ساتھ پونجی خرجیون سے نکلی تو وہ کہہ سکتے تھے کہ ہمارے ساتھ فریب کیا گیا جس نے پونجی چھپا دی اُسی نے پیالہ بھی چھپایا آب دیکھو قرآن مین صرف پیالہ بنیامن کی خرجی مین چھپایا جاتا ہے پونجی دوبارہ خرجیون مین نہین چھپاتے تاکہ کسی عذر کی گنجائش باقی نہ رہے۔

توریت	قرآن
ویشلحات احیو ویلکو ویامر الهم التوجزو بلدرك ویعلومصریم ویبا وارص كنعن اليعقب	ولما فصلت العير قال ابوهم انى لاجد ريح يوسف لولا ان تفندون۔

توریت

ابیھم و یجد ولو لامر عود یوسف حی وکی ھو
امشل بکل ارص مصریم ویفج لبو کی لا ھامیم لھم
وید برو الیوات کل دبری یوسف اشر دبر الھم
ویرا ات ھعجلوت اشر شلح یوسف لشات اتو وتحی
روح یعقب ابیھم و یامر یشرال اب عود یوسف
بنی حی الکہ وارانو بطرم اموت ۔
ویسع یشرال وکل اشرلو ویبا بارہ شبع ویزبح
زبحیم لالھی ابیو یصحق ویامر الھیم لیشرال بمرات
ھلیلہ ویامر یعقب یعقب ویامر ھننی ویامر
انکی ھال الھی ابیک الیترا مردہ مصریمہ کے
یجوئ لجدول اشیمک شم انکی ارد عمک مصریمہ وانکی
اعلک جم علہ یوسف یشیت یدو العینک ویقم
یعقب مبار شبع ویشاو بنی یشرال ات یعقب ابیہم
وات طفوبات نشیھم بعجلوت اشر شلح فرعہ
لشات اتو ویقحوات مقنیھم وات رکوشم
اشر رکشو بارص کنعن ویبا و مصریمہ یعقب
وکل زرعو اتو بنیو وبنی بنیو اتو بنتیو وبنیوت
بنیو وکل زرعو ھبیا اتو مصریمہ ۔
وات یھودہ شلح لفنیو ال یوسف لھورت لفنیو
جشنہ ویباو ارصہ جشن ویاسر یوسف مرکبتو

قرآن

قالوا تاللہ انک لفی ضللک
القدیم فلما ان جاء البشیر القہ
علی وجھہ فارتد بصیرا قال
الم اقل لکم انی اعلم من اللہ ما لا
تعلمون ۔ قالوا یا ابانا استغفر لنا
ذنوبنا انا کنا خطئین ۔ قال سوف
استغفر لکم ربی انہ ھو الغفور
الرحیم ۔ فلما دخلوا علی یوسف
اوی الیہ ابویہ وقال ادخلوا
مصر ان شاء اللہ آمنین ۔ و
رفع ابویہ علی العرش وخروا
لہ سجدا وقال یا ابت ھذا تاویل
رؤیای من قبل قد جعلھا
ربی حقا وقد احسن بی اذ اخرجنی
من السجن وجاء بکم من البدو
من بعد ان نزغ الشیطن
بینی وبین اخوتی ان ربی
لطیف لما یشاء انہ ھو العلیم
الحکیم ۔ رب قد آتیتنی
من الملک وعلمتنی من تاویل

توریت

ویعل لقرات یشرال ابوجشنہ ویرا الیو یوفل عل
صوار یو دیبک عل صوار یو عود ویامر یشرال
الیوسف اموتہ ھفعم احری راوتی ات فنیک کی
عودک حی۔

ترجمہ

پس بنیامین اور اسکے بھائی روانہ ہوے اور یوسف نے
اُنسے کہا راستہ مین ایک دوسرے پر خفا نہونا اور وہ مصر سے
روانہ ہوکر کنعان پہونچے اور اپنے باپ یعقوب سے ملے اور
کہنے لگے یوسف ابتک زندہ ہے اور سارے ملک مصر کا حاکم
ہے اور یعقوب کا دل دھڑکنے لگا کیونکہ اُسکو یقین نہ آیا
اور انھون نے یوسف کی سب باتین بیان کین جو اُسنے
کہی تھین اور جب اُسنے وہ گاڑیان دیکھین جو یوسف
نے لانے کے واسطے بھیجی تھین تو اُن کے باپ یعقوب
کا دل باغ باغ ہوگیا اور اسرائیل کہنے لگا بس کافی ہے
میرا بیٹا یوسف ابھی زندہ ہے مین جاؤنگا اور اُسے
دیکھونگا قبل اسکے کہ مجھے موت آئے۔

اور اسرائیل سامان لیکر سفر کو نکلا اور بیرشبع پہونچا اور اپنے
باپ اسحٰق کے خدا کے نام پر قربانی کی اور خدا نے شب
کو رویا مین اُس سے کلام کیا اور کہا یعقوب! او یعقوب!
اور اسنے جواب دیا لبیک اور خدا کہنے لگا مین خدا ہون

قرآن

الاحادیث فاطر السمٰوات
والارض انت ولی فی الدنیا
والاخرۃ۔ توفنی مسلما والحقنی
بالصّٰلحین۔

ترجمہ

اور جب قافلہ (مصر سے) نکلا تو اُنکے
باپ نے کہا مین خوشبو یوسف کی
سونگھ رہا ہون اگر تم یہ نہ کہو کہ مین
سٹھیا گیا ہون۔ وہ بولے بخدا تو
اپنی اُسی پُرانی دھن مین ہے پھر
جب خوشخبری دینے والا آپہونچا
تو کرتا اسکے منھ پر ڈالدیا تو جس طرح
پہلے دیکھتا تھا دیکھنے لگا۔ کہنے لگا
کیون مین نہ کہتا تھا کہ مین اللہ کی
طرف سے وہ جانتا ہون جسکو تم نہین
جانتے وہ کہنے لگے اے باپ ہمارے
گناہ بخشوا بیشک ہم گنہگار تھے اُسنے
کہا ہان مین تمھارے لیے اپنے رب
سے بخشش چاہونگا بیشک وہ بخشنے والا
مہربان ہے۔ پھر جب یوسف سے

توریت

تیرے باپ کا خدا مصر جاتے ہوئے کچھ خوف نہ کر کیونکہ مین تجھ سے ایک بڑی قوم نکالونگا مین تیرے ساتھ مصر چلتا ہون اور مین تجھے پھر واپس لاؤنگا اور یوسف تیری آنکھون پر ہاتھ رکھے گا۔ اور یعقوب بیرشبع سے اٹھا اور بنی اسرائیل کو لیچلا یعقوب ان کا باپ اُن کے بچے اور بیویان ان گاڑیون مین جو فرعون نے لینے بھیجی تھین مع اُس مال کے جو کنعان سے لائے اور اسطرح یعقوب اور اُسکی ساری اولاد مصر پہونچی جسمین اُسکے لڑکے۔ پوتے۔ بیٹیان۔ نواسیان۔ اور پورا قبیلہ مصر پہونچا اور اُسنے یہودہ کو یوسف کے پاس آگے بھیجا کہ اُسکا رُخ سرزمین جشن کی طرف کردے اور وہ جشن پہونچے اور یوسف گاڑی پر سوار ہوکر اپنے باپ اسرائیل کے جشن مین پیشوائی کو آیا اور سامنے آکر گلے ملکر رونے لگا کچھ دیر تک۔ اور اسرائیل یوسف سے کہنے لگا اب مجھے مرجانے دے مین نے تیری صورت دیکھ لی تو اب تک زندہ ہے۔

قرآن

تو اُسنے اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور کہنے لگا خدا چاہے تو اب مصر مین بے کھٹکے داخل ہو اور یوسف نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور سب اُسکے لیے سجدے مین جھک پڑے اور اُسنے کہا اے باپ جو خواب مین نے پہلے دیکھا تھا اُسکی یہ تعبیر ہے اللہ نے اسکو سچ کر دکھایا اور مجھ پر یہ احسان کیا کہ مجھکو قید خانہ سے نکالا اور تم کو سب کو گانون سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور بھائیون کے درمیان فساد ڈلوایا۔ بے شک میرا پروردگار جو چاہے باریک تدبیر کرتا ہے وہی جاننے والا ہے حکمت والا خداوندا تو نے مجھے ملک مین سے دیا اور تعبیر خواب بھی سکھائی اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے تو میرا والی ہے دنیا اور آخرت مین۔ مجھ کو اپنا تابعدار رکھکر دنیا سے اُٹھالے اور نیک بندون سے مجھے ملادے۔

توریت مین حضرت یوسف کا پیغام سنکر حضرت یعقوب خوش خوش روانہ ہوتے ہین اور سارے قبیلہ والون کو جن کے نام فرداً فرداً توریت نے گنوائے ہین اور جن کو ہم نے

بخیال طوالت متن و ترجمہ سے خارج کر دیا ساتھ لے جاتے ہین راہ مین خداوند بہواہ بشارت دیتا ہے کہ یعقوب مین تیرے ساتھ مصر چلتا ہون اور تجھے پھر واپس لاؤن گا۔ لیکن حضرت یعقوب کا انتقال مصر مین ہوا اور وہ واپس نہ آسکے ہان ان کی نعش واپس آئی جیساکہ اسی کتاب پیدائش کے باب ۵۰ مین لکھا ہے۔ بہرحال حضرت یعقوب سب کو لیکر مصر پہونچتے ہین حضرت یوسف پیشوائی کو آتے ہین پھر باپ بیٹون کی ملاقات اور گلے ملکر رونا مؤثر طور پر بیان کیا ہے۔ اب قرآن مین دیکھو حضرت یعقوب کا دل اندر سے آنے والی خوشی کی بشارت دیتا ہے قاصد یوسف آتا ہے اور کرتا منھ پر ڈالتا ہے کہ جن آنکھون نے خون آلود قمیص دیکھکر اشک کا دریا بہایا تھا وہ اب پیراہن یوسفی دیکھکر فرط سرور مین کھل جائین۔ بیٹے اپنی خطا پر نادم ہوکر آپ سے سفارش چاہتے ہین آپ وعدہ کر کے سب کو ساتھ لے کر خوش خوش روانہ ہوتے ہین حضرت یوسف خیر مقدم ادا کرتے ہین پھر والدین کو تخت پر بٹھاتے ہین اور سب سجدہ تحیت و شکر مین گر پڑتے ہین اس طور سے والدین کا فرق مراتب قائم کر کے حضرت یوسف اپنے خواب کے سچ ثابت ہونے پر اظہار مسرت کر کے شکر خدا بجا لاتے ہین اور دعا پر جسکے الفاظ نہایت موثر ہین اور مقام شکر اور قرب الٰہی کی سچی تصویر ہین ختم کرتے ہین۔

اتنی نیرنگیون اور مصائب کے بعد بچھڑے ہوؤن کا خیر و خوبی کے ساتھ پھر ملنا اس داستان سرور کو حقیقت مین یہان ختم کر دیتا ہے لیکن توریت مین اسکے بعد چار باب اور بڑھائے ہین۔ حضرت یوسف باپ اور بھائیون کو فرعون سے ملاتے ہین اور سرزمین جشن مین قیام کرتے ہین اراضی دلواتے ہین پھر قحط سے مصریون کی پریشانی کا تذکرہ ہے پھر حضرت یعقوب مرض الموت مین مبتلا ہوتے ہین حضرت یوسف اپنے بیٹون کو برکت حاصل کرنے لاتے ہین پھر حضرت یعقوب اپنے سب بیٹون کو جمع کرتے ہین اور ایک لمبی چوڑی نظم مین ان سب کے واسطے پیشین گوئی کرتے ہین اور وفات پاتے ہین۔ حضرت یوسف

نعش مبارک کو حنوط کرکے وطن لاکر دفن کرتے ہین اور مصر واپس جاتے ہین اب بھائی پھر اندیشہ کرتے ہین کہ کہین یوسف بدلہ نہ لین لیکن آپ اُنکو تسلی اور تشفی دیتے ہین اور پھر بھائیون کے سامنے وفات پاتے ہین۔ قرآن مجید نے قصہ کو دعاے یوسف پر ختم کرکے پھر تعلیم و تلقین شروع کی اور سورہ کا خاتمہ یون کیا:۔

لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب ما کان حدیث یفتری و لکن تصدیق الذی بین یدیه و تفصیل کل شئ و هدی و رحمة لقوم یومنون	بیشک انکے قصون مین ارباب دانش کیلیے عبرت تھی یہ بنائی ہوئی بات نہین ہے بلکہ تصدیق ہے اس چیز کی جو اُن کے پاس ہے اور تفصیل ہے ہر چیز کی اور ایمان لانے والی قوم کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

بیشک قرآن کا قصۂ یوسف محض بنائی ہوئی داستان نہین ہے بلکہ مصدق قصہ توریت ہے اور اسکے ساتھ ہدایت اور رحمت ہے اور یہی وہ خصوصیت ہے جو توریت کے بیان مین اب مخشوش پائی جاتی ہے۔

موازنہ ختم ہوچکا ارباب نظر غور کرین اور پھر خود ہی انصاف کرین کہ نولدکی کا اعتراض کسقدر واقعات کے خلاف اور بیجا تعصب پر مبنی ہے۔

نولدکی کے بقیہ اعتراض کے جواب

نولدکی نے اسکے بعد اور اعتراض بھی کیے ہین مگر وہ محض عامیانہ ہین۔ ہم نے کلام مجید کے متعلق جسقدر اس کتاب مین لکھا ہے اسکے مطالعہ کے بعد وہ اعتراض خود بخود رفع ہوجاتے ہین ہان ایک اعتراض ایسا ہے جسکو ہم یہان بیان کرتے ہین۔ وہ کہتا ہے کہ قرآن مجید کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ خالص عربی زبان مین نازل ہوا ہے لیکن اُسمین غیر زبانون کے الفاظ بھی پائے جاتے ہین۔ اسکا جواب یہ ہے کہ نولدکی نے علم السنہ کے اصول سے یہان بالکل چشم پوشی کی ہے۔ مکہ اُس زمانہ مین ایک تجارتی شہر تھا اور کعبہ کی زیارت کو لوگ دور دور سے آتے تھے اور قریش ممالک غیر مین تجارت کرنے جاتے تھے اسلیے اُنکی زبان بھی

الفاظ کا لین دین کرتی تھی اور ممالک غیر کے الفاظ معرب ہوکر بے تکلف استعمال ہوتے تھے اور اسطرح جزو زبان ہوجاتے تھے کہ فصحا اور شعرا ان کو استعمال کرتے تھے۔ زندہ زبانون کی نشو ونما اور ترقی کا راز یہی ہے عبرانی اور سریانی کے برخلاف عربی اُس زمانہ مین بھی زندہ زبان تھی (اور اب بھی ہے) اسلیے قرآن مین جو زبان قریش مین نازل ہوا ایسے الفاظ کا موجود ہونا اُسکے دعوی کا منافی نہین ہے خصوصًا جب زباندانان قریش نے اُس زمانہ مین یہ اعتراض نہین کیا حالانکہ قرآن کو اساطیر الاولین سحر، کذب و افترا سب کچھ کہا لیکن یہ کبھی نہ کہا کہ اسکا دعوی "عربی مبین" غلط ہے اب اگر نولدکی ایسا کہتا ہے تو اس سے خود اُسکا عربی دانی کا دعوی محض لاف وگزاف رہجاتا ہے۔

نولدکی نے اس ضمن مین یہ بھی لکھدیا ہے کہ اکثر جگہ ان الفاظ غیر زبان کے معنی قرآن مین اصل کے خلاف غلط مذکور ہین مثلاً علیون کے معنی عبرانی مین برتر اور اعلے کے ہین اور توریت مین خدا کا نام لیکن قرآن کے سورہ مطففین مین بمعنی آسمانی کتاب کے ہین۔

نولدکی کی یہ غلط فہمی ہے قرآن مجید مین یہ لفظ یون واقع ہوا ہے ان کتب الابرار لفی علیین وما ادرٰک ما علیون کتٰب مرقوم یشھدہ المقربون[۹۱] علیون علیین کی دوسری شکل ہے اسکا مادہ علو جسکے معنی وہی ہین جو عبرانی مین ہین[۹۲] توریت مین اسکا استعمال یون ہوا ہے وھوکھن لال علیون (اور وہ خداے تعالی کا کاہن تھا) ترجمہ توریت پیدائش ۱۴/۱۸ مین العلیون بمعنی خداے تعالی لکھے ہین جسکا عربی مترادف العلی ہے۔ دیکھو علیون یہان ال کی صفت ہے۔ یہود مین خدا کا اسم ذات یہوہ تھا جیسے عربی مین اللہ اور عام لفظ خدا کے واسطے ال اور بصورت جمع الوہیم۔ اسم صفت مین الشدای بمعنی قدیر وقادر استعمال ہوتا تھا اور علیون بمعنی برتر اور اعلی[۹۲]

قرآن مجید مین جسطرح وما ادرٰک ما سجین کتٰب مرقوم فرمایا ہے اسکے مقابلہ مین علیین و

---

۹۱ تفسیر ابن جریر جلد ۳۰ صفحہ ۶۴ و ۶۵ ۹۲ انسائیکلو پیڈیا آف ریجن جلد ششم صفحہ ۲۵۳

علیون کو کتب مرقوم کہا ہے جس کے معنی بروایت ابن عباسؓ "جنت"، وبروایت کعبؓ وقتادہؓ "قائمہ جانب راست عرش"، وبروایت ضحاکؒ "سدرۃ المنتہیٰ" غرضکہ سب میں لفظی معنی کی مناسبت کا لحاظ ہے (تفسیر ابن جریر)

الغرض یورپ نے باوجود دیکہ آج کل علمی ترقیون کی شہ نشین پر ہے لیکن قرآن مجید کے متعلق اپنی روش وہی رکھی ہے پہلے اگر جہالت تھی تو اب دانستہ انکار وجحود۔ بائبل اگرچہ اسکے محققین کے نزدیک محرف ہے لیکن پھر بھی اسکی حمایت کی جاتی ہے قرآن مجید اگرچہ صحف سماوی کا "مہیمن" یعنی امین ہے اور خود بھی محفوظ ہے لیکن پھر بھی ہر کس وناکس اسکی مخالفت پر تلا بیٹھا ہے یُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

قرآن مجید صحف سماوی کا "مہیمن" ہے

خیر اگر مخالفین قرآن بمصداق كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ اپنے اپنے صحف سے وابستہ ہین تو اسقدر اور ٹھنڈے دل سے سُن لین پھر اختیار ہے۔

قل یا اهل الکتب تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا الله ولا نشرک به شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون۔	کہدے اے اہل کتاب آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمہارے درمیان کی۔ یہ کہ بندگی نہ کرین مگر اللہ کی اور کسیکو اسکا شریک نہ ٹھہرائین اور اللہ کے سوا ایک ایک کو آپسمین رب نہ ٹھہرائین پھر اگر وہ قبول نہ کرین تو کہدو شاہد رہو کہ ہم حکم کے تابع ہین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

تمت بالخیر

فہرست اُن کتابون کی جن سے اس کتاب کی تالیف مین مدد لی گئی

تفاسیر کبیر۔ کشاف۔ ابن جریر الطبری۔ خازن۔ سراج المنیر۔ ابن کثیر۔ مجمع البیان الطبرسی
صافی۔ اتقان۔ فوز الکبیر۔ بیضاوی۔ مدارک۔ معالم۔ روح المعانی۔ میزان الاعتدال ذہبی۔
صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ فتح الباری۔ تقریب التہذیب۔ ابن حزم کتاب الفصل۔ فتوح البلدان بلاذری
ابن خلکان۔ الفہرست ابن ندیم۔ کشف الظنون۔ شرح نخبۃ الفکر۔ سراج القاری۔ آثار عجم۔
خطبات احمدیہ۔ علم الکلام۔

انگریزی کتابین بدین تفصیل بخطِ انگریزی

Wellhausen.—History of Israil and Judah.

Jewish Encyclopaedia.—

Chagigah. Talmud.—Tr. by Rev. A. Streane.

Apocrypha.—Tr. by Charles Oxford Press, 1913.

Variorum Reference Bible.—

Thomson.—History of English Bible.

Encyclopaedia of Religion and Ethics.

,, **Britannic a.**

,, **Biblica.**

,, of **Islam.**

Josephus.—Antiquities.

Helps to the Study of Bible.—Oxford Press.

S. Edwards.—Old Testament.

Westcott.—Historic Faith.

,, —Introduction to the History of Gospels.

Harnack.—What is Christianity ?

Eusibius.—Ecclesiastical History, Tr. by Rev. C. Cruse.

Mosheims.— Do. do.

Berkitt.—Early Eastern Christianity.

,, —History of Bible.

Graetz.—History of Jews.

B. Cowper.—The Apocryphal Gospels.

Weinel and Widgery.—Jesus in the 19th century and after.

P. Vivian.—The Churches and Modern thought.

E. Clodd.—Jesus of Nazareth.

Driver.—Introduction to the Bible.

C. Taylor.—Sayings of the Jewish Fathers.

Kautzsch.—Literature of the Old Testament.

Lightfoot.—Apostolic Fathers.

Von Soden.—The Books of the New Testament.

Noldeke.—Sketches from Eastern History.

Steindorff.—Religion of the Ancient Egyptians.

H. Hirschfeld.—New Researches into the Composition and Exegesis of the Quran.

E. Sell.—The Historical Development of the Quran.

Muir.—The Quran.

Sale.— Do.

Margoliouth.—Life of Mohammed.

Tylor.—Anthropology.

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

کتب خانہ
جامعۂ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس …، مجلس انتظامی …
مجالس شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ کی … اراکین جامعہ … رکھ سکیں گے۔
۲- اساتذہ جامعۂ عثمانیہ و کلیات ملحقہ و گزیٹیڈ عہدہ داران جامعہ
دس کتابیں ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ اور انٹرمیڈیٹ
اور اراکین دارالترجمہ … شدہ دو کتابیں بی۔ اے۔ و تحقیقاتی جماعتوں کے
۳- طلبا ایم۔ اے، ال ال بی … اپنے پاس رکھ سکیں گے۔
کے طلبہ تین کتابیں ایم۔ اے … اپنے پاس … طلبہ کے حساب
طلبہ پانچ کتابیں دو ہفتہ … واپس … لیا جائیگا۔
۴- مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو … جائیگی مگر اس کا …
ایک آنہ یومیہ فی کتاب … لیا جائیگا۔
۵- بشرط موقع کتابیں گھر جاری کی جا سکیں گی …
یہ کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔
۶- کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر … داری
عائد ہوگی۔
۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا … نہ
لگایا جائے۔
۸- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
جاری نہ کی جا سکیں گی۔ فقط